تکلیف نہ دیجئے

(مع 96 دلچسپ حکایات)

(دعوتِ اسلامی)

شعبہ اصلاحی کتب

تکلیف نہ دیجئے

پیش کش

مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اِصلاحی کتب)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم ط

نام کتاب: تکلیف نہ دیجئے

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (شعبہ اصلاحی کتب)

ناشر: مکتبۃ المدینہ باب المدینہ (کراچی)

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۴ جمادی الاخری ۱۴۳۷ھ   حوالہ: 207

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین وعلیٰ اٰلہ واصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

"تکلیف نہ دیجئے"

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرِ ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اور عربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کتب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

03 - 04 - 2016

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
مجلس
تفتیشِ کتب و رسائل
فیضانِ مدینہ پرانی سبزی منڈی باب المدینہ کراچی

E.mail:ilmia@dawateislami.net

مدنی التجاء: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

’’تحمل و بُردباری‘‘ کے بارہ حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو

پڑھنے کی ’’12 نیّتیں‘‘

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : **نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، ج٦، ص ١٨٥، حدیث: ٥٩٤٢)

دومَدَنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

﴿۲﴾ جتنی اچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیّتوں پر عمل ہو جائے گا)۔ ﴿5﴾ حتَّی الْوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿6﴾ قِبلہ رُو مُطالعہ کروں گا ﴿7﴾ قرآنی آیات اور ﴿8﴾ اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا ﴿9﴾ جہاں جہاں ’’اللّٰہ‘‘ کا نامِ پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ اور ﴿10﴾ جہاں جہاں ’’سرکار‘‘ کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا۔ ﴿11﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿12﴾ کتابت وغیرہ میں شَرْعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (مصنّف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

www.dawateislami.net

المدينة العلمية

از: بانیِ دعوتِ اسلامی، عاشقِ اعلیٰ حضرت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادِری رضوی ضیائی دامت بر کاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علیٰ اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم

تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **''دعوتِ اسلامی''** نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن وخوبی سرانجام دینے کے لئے متعدِّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس **''المدينة العلمية''** بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اِشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں: [1]

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (٤) شعبۂ تراجمِ کتب

(۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب (٦) شعبۂ تخریج

[1] تادمِ تحریر (جمادی الاُخری ۱٤۳۷ھ) 10 شعبے مزید قائم ہو چکے ہیں: (۷) فیضانِ قرآن (۸) فیضانِ حدیث (۹) فیضانِ صحابہ واہلِ بیت (۱۰) فیضانِ صحابیات وصالحات (۱۱) شعبہ امیرِ اہلسنّت (۱۲) فیضانِ مدنی مذاکرہ (۱۳) فیضانِ اولیاوعلما (۱٤) بیاناتِ دعوتِ اسلامی (۱۵) رسائلِ دعوتِ اسلامی (۱٦) عربی تراجم۔ **(مجلس المدينة العلمية)**

www.dawateislami.net

''**المدینۃ العلمیۃ**'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت اِمامِ اَھلسنّت،عظیم البَرَکت،عظیمُ المرتبت،پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت، حامیٔ سنّت ، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت ، پیرِ طریقت،باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علاّمہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْعَ سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔تمام اسلامی بھائی اوراسلامی بہنیں اِس عِلمی ،تحقیقی اوراشاعتی مدنی کام میں ہرممکن تعاوُن فرمائیں اورمجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اوردوسروں کوبھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''**دعوتِ اسلامی**'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''**المدینۃ العلمیۃ**''کو دن گیارھویں اور رات بارھویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت،جنّت البقیع میں مدفن اورجنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

دُرُود شریف لکھنے والے کی مغفرت ہوگئی

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میرا ایک اسلامی بھائی تھا، مرنے کے بعد اسے خواب میں دیکھ کر پوچھا: **مَافَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟** یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا۔ میں نے پوچھا: کس عمل کے سبب؟ کہنے لگا: میں حدیث لکھتا تھا جب بھی شاہِ خیرُ الْاَنام عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کا ذِکرِ خیر آتا میں ثواب کی نیّت سے "صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وسلَّم" لکھتا، اسی عمل کی بَرَکت سے میری مغفِرت ہوگئی۔

(اَلْقَوْلُ الْبَدِیع ص۴۶۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(حکایت: 1)

گندم کی بالی

حضرت علامہ ابنُ الحاج مکی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نَقْل کرتے ہیں کہ ایک بُزُرگ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اپنے اَصحاب کے ساتھ گندم کے کھیت کے پاس سے گزرے تو ان کے ساتھ جانے والے ایک شخص نے گندم کی بالی کو چُھوا اور فوراً ہاتھ ہٹالیا۔ بزرگ نے یہ منظر دیکھ لیا اور اسے حکم فرمایا کہ کھیت کے مالک سے اس معاملے کو معاف کروائے۔ اس شخص نے عرض کی: حضرت! گندم کی بالی تو اسی طرح موجود

www.dawateislami.net

ہے اور میرے ہاتھ لگانے سے اس میں کوئی کمی نہیں آئی۔ بزرگ نے ارشاد فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر ایک ہزار یا اس سے زیادہ لوگ یہاں سے گزریں اور سب تمہاری طرح اسے ہاتھ لگائیں تو کیا اسے نقصان پہنچے گا؟ اس نے جواب دیا: جی ہاں۔ اِرشاد فرمایا: تم نے جو کیا ہے وہ اس ظُلم میں سے تمہارا حصہ ہے، پھر اس شخص نے جب تک گندم کے مالک سے معاف نہیں کروالیا آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے نہ اس سے کلام فرمایا اور نہ ہی اسے اپنی صحبت میں رہنے کی اجازت دی۔(المدخل، ۲۸۶/۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم میں سے ہر ایک اس دنیا میں تنہا آتا ہے اور اکیلا ہی رخصت ہوتا ہے لیکن یہاں رہتا تنہا نہیں بلکہ دوسرے لوگوں کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، ہماری ذات سے کبھی کسی کو راحت پہنچتی ہے تو کبھی تکلیف اور کبھی کچھ بھی نہیں یعنی تکلیف نہ راحت، اگر دیگر مسلمانوں کو ہم سے راحت پہنچے گی تو نیتِ خیر ہونے کی صورت میں ہمیں اس کا ثواب ملے گا، بلا وجہِ شرعی تکلیف پہنچائیں گے تو عذاب کی حقداری ہے اور تیسری صورت میں نہ ثواب نہ عذاب۔ کوشش ہونی چاہئے کہ ہم باعثِ زحمت نہیں سببِ راحت بنیں۔ اس حوالے سے ہمارے رویّے مختلف ہوتے ہیں، بعض اسلامی بھائیوں کی اس طرف خوب توجہ ہوتی ہے کہ ہماری ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے، اگر ان سے کسی مسلمان کو تکلیف پہنچ بھی جائے تو انہیں احساسِ ندامت ہوتا ہے اور وہ توبہ کرکے اس سے ہاتھوں ہاتھ معافی مانگ لیتے ہیں، جبکہ کچھ اسلامی بھائی

www.dawateislami.net

اس حوالے سے غفلت کا شکار ہوتے ہیں اور انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی کہ انہوں نے کسی کو تکلیف پہنچادی ہے اور کئی اسلامی بھائی اس بات کی خواہش تو رکھتے ہیں کہ کسی کو ان سے تکلیف نہ پہنچے لیکن معلومات کی کمی اور غیر محتاط انداز کی وجہ سے اکثر انہیں پتا ہی نہیں چلتا کہ وہ اپنی حرکات وسکنات سے دوسرے کو تکلیف میں مبتلا کر چکے ہیں، انسان کے ہاتھوں صرف زندہ انسان ہی تکلیف نہیں اٹھاتا بلکہ مُردوں، فرشتوں، جنوں اور جانوروں کو بھی تکلیف پہنچ جاتی ہے۔اسی طرح کے تقریباً 78 معاملات کی نشاندہی اس کتاب میں کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ ہم کس کس طریقے سے دوسروں کے لئے باعثِ تکلیف بن سکتے ہیں؟ نیز مسلمان کو تکلیف پہنچانے کی کیا کیا وعیدیں ہیں؟ اور تکلیف سے بچانے کی کیسی کیسی نویدیں ہیں؟ جس کو کسی سے تکلیف پہنچ جائے اور وہ اس پر صبر کرے تو اس کے لئے کیا کیا بشارتیں ہیں؟ اس کتاب کا نام شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّارؔ قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ''**تکلیف نہ دیجئے**'' رکھا ہے جبکہ دعوتِ اسلامی کے ''دارالافتاء اہلسنّت'' کے اسلامی بھائی نے اس کی شرعی تفتیش فرمائی ہے، اس کتاب کو نہ صرف خود پڑھئے بلکہ دیگر اسلامی بھائیوں کو پڑھنے کی ترغیب دے کر اپنا ثواب کھرا کیجئے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں ''**اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش**'' کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس مَدَنی مقصد کے حصول کے لئے مَدَنی اِنعامات پر عمل اور مَدَنی قافِلوں میں سفر کی سعادت بھی عطا کرے۔ **اٰمین** شعبہ اِصلاحی کتب (المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی))

www.dawateislami.net

اچھا کون اور بُرا کون؟

ایک مرتبہ رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے صحابہ کرام علَیْہِمُ الرِّضوَان سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اچھے بُروں کی خبر نہ دوں؟ سب خاموش رہے، تین بار یہی اِستفسار فرمایا تو ایک شخص نے عرض کی: جی ہاں یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! ہمیں ہمارے بُرے بَھلوں کی خبر دیجئے! فرمایا: تمہارا بھلا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شَر سے اَمْن ہو، اور تمہارا بُرا وہ شخص ہے جس سے خیر کی اُمید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب (ت: ٧٦)، ٤/١١٦، حدیث: ٢٢٧٠)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان حدیثِ پاک کے اس حصے کہ ''جس سے خیر کی اُمید کی جائے اور اس کے شَر سے امن ہو'' کے تحت فرماتے ہیں: یعنی قدرتی طور پر لوگوں کے دلوں میں اس کی طرف سے اِطمینان ہو کہ یہ شخص کسی کو تکلیف نہیں دیتا، ہوسکتا ہے تو خیر ہی کرتا ہے۔ ''جس سے خیر کی اُمید نہ کی جائے اور اس کے شر سے امن نہ ہو'' کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: یعنی قدرتی طور پر لوگ اس سے ڈرتے ہوں کہ یہ شخص خطرناک ہے اس سے بچو، اس سے خیر نہ پہنچے گی شر (یعنی بُرائی) ہی پہنچے گی۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٥٧٩)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرء وف مَناوی علیہ رحمۃُ اللہِ الھادی نقل فرماتے ہیں: اس حدیث میں اشارہ ہے کہ ساتھیوں کے ساتھ عَدْل کرنا واجب ہے اور عدل تین

www.dawateislami.net

چیزوں کے ذریعے ہوسکتا ہے:۔(1) زیادتی نہ کرنا (2) ذلیل کرنے سے بچنا (3) تکلیف نہ دینا۔ کیونکہ زیادتی نہ کرنے سے محبت بڑھتی ہے، ذلیل کرنے سے بچنا سب سے بڑی مہربانی ہے اور تکلیف نہ دینا سب سے بڑا اِنصاف ہے۔ اگر یہ تین چیزیں نہ چھوڑی جائیں تو آپس میں دشمنیاں جنم لینے لگتی ہیں اور فساد برپا ہوجاتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الھمزۃ، ۳/ ۱۳۲، تحت الحدیث:۲۸۵۷)

مسلمان کا خون، مال اور عزت مسلمان پر حرام ہے

ہمارا پیارا مذہب اسلام ہر مسلمان کی جان، مال اور عزت کے تحفظ کی ضمانت دیتا ہے چنانچہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ حرمت نشان ہے: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُهٗ وَمَالُهٗ وَعِرْضُهٗ یعنی ہر مسلمان کا خون، مال اور عزت دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم ظلم المسلم ...الخ، ص ۱۳۸٦، حدیث:۲٥٦٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظلمًا قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٥٥٣)

مفتی صاحب ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: مسلمان کو نہ تو دل میں حقیر جانو! نہ

www.dawateislami.net

اُسے حقارت کے الفاظ سے پکارو! یا بُرے لَقَب سے یاد کرو! نہ اس کا مذاق بناؤ! آج ہم میں یہ عیب بہت ہے، پیشوں، نسبوں، یا غربت و اِفلاس کی وجہ سے مسلمان بھائی کو حقیر جانتے ہیں کہ وہ پنجابی ہے، وہ بنگالی، وہ سندھی، وہ سرحدی، اسلام نے یہ سارے فرق مٹا دیئے۔ شہد کی مکھی مختلف پھولوں کے رس چوس لیتی ہے تو ان کا نام شہد ہو جاتا ہے۔ مختلف لکڑیوں کو آگ جلا دے تو اس کا نام راکھ ہو جاتا ہے۔ یوں ہی جب حضور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کا دامن پکڑ لیا تو سب مسلمان ایک ہو گئے، حبشی ہو یا رُومی! (مراۃ المناجیح،٦/٥٥٢)

دامنِ مصطفٰے سے جو لپٹا یگانہ ہوگیا
جس کے حضور ہوگئے اس کا زمانہ ہوگیا

جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی

بلا اِجازتِ شرعی مسلمان کو تکلیف دینا کتنی بڑی جُرأت ہے اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ **اعلیٰ حضرت**، مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف جلد 24 صَفْحَہ 342 میں طَبَرانی شریف کے حوالے سے نقل کرتے ہیں: **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب، طبیبوں کے طبیب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ۔ (یعنی) جس نے (بلا وجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو ایذا دی اُس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔ (اَلْمُعْجَمُ

www.dawateislami.net

الْاَوْسَط، ۲/۳۸۷، حدیث ۳۶۰۷) **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو ایذا دینے والوں کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پارہ 22 سورۃُ الْاَحزاب آیت 57 میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ وَ اَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُّهِیْنًا(۵۷)

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جو ایذا دیتے ہیں **اللہ** اور اس کے رسول کو ان پر **اللہ** کی لعنت ہے دنیا و آخرت میں اور **اللہ** نے ان کیلئے ذلّت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

ذرا سوچئے کہ کون سا مسلمان اس بات کو گوارہ کرے گا کہ وہ **اللہ ورسول** عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کو اِیذا دے اور جہنم کے عذاب کا مستحق قرار پائے! ہم قہرِ قہّار اور غضبِ جبّار عزوجل سے اُسی کی پناہ مانگتے ہیں۔

خدایا! کسی کا نہ دل میں دکھاؤں
اماں تیرے اَبدی عذابوں سے پاؤں

کس قدر بدترین جُرم ہے!

حضرتِ سیِّدنا فُضَیل رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا کہ کتّے اور سوَر کو بھی ناحق اِیذا (یعنی تکلیف) دینا حلال نہیں تو مومنین ومومنات کو اِیذا دینا کس قدر بدترین جُرم ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۲، الاحزاب، زیرِ آیت:۵۸)

www.dawateislami.net

(حکایت 2) قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہو گئے

سیِّدُنا مِسْعَر بِن کِدامعلیہ رَحمۃُ اللّٰہ السلام سے روایت ہے: ایک روز ہم امام اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کے ساتھ کہیں سے گزر رہے تھے کہ بے خیالی میں امام اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم کا مبارک پاؤں ایک لڑکے کے پَیر پر پڑ گیا، لڑکے کی چیخ نکل گئی اور اُس کے منہ سے بے ساختہ نکلا: یَا شَیْخُ اَلَاتَخَافُ الْقِصَاصَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ! ''یعنی **جناب! کیا آپ قِیامت کے روز لئے جانے والے انتِقامِ خُداوندی سے نہیں ڈرتے؟**'' یہ سنتے ہی امام اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہِ الاکرم پر لرزہ طاری ہو گیا اور غش کھا کر زمین پر تشریف لائے، جب کچھ دیر کے بعد ہوش میں آئے تو میں نے عرض کی کہ ایک لڑکے کی بات سے آپ اس قدر کیوں گھبرا گئے؟ فرمایا: ''کیا معلوم اُس کی آواز غیبی ہِدایت ہو۔'' (اَلْمَناقِب لِلْمُوَفَّق، ۲/ ۱٤۸)

عطا ہو خوفِ خدا خدارا دو الفتِ مصطفٰے خدارا
کروں عمل سنّتوں پہ ہر دم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص ۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

دوسروں کو اِیذا دینے والو خبردار!

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''**اشکوں کی برسات**'' میں اس حکایت کو نقل کرنے کے بعد صفحہ 18 پر لکھتے ہیں: **میٹھے میٹھے**

www.dawateislami.net

اسلامی بھائیو! یہ تصوُّر بھی نہیں کیا جا سکتا کہ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم جان بوجھ کر کسی پر ظُلم کریں اور اُس کا پَیر کُچل دیں، بے خیالی میں سرزد ہونے والے فِعل پر بھی آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ **خوفِ خدا** عزوجل کے سبب بے ہوش ہو گئے اور ایک ہم لوگ ہیں کہ جان بوجھ کر نہ جانے روزانہ کتنوں کو طرح طرح سے اِیذائیں دیتے ہوں گے، مگر افسوس! ہمیں اِس بات کا اِحساس تک نہیں ہوتا کہ اگر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے قِیامت کے روز ہم سے اِنتقام لیا تو ہمارا کیا بنے گا! (اشکوں کی برسات، ص۱۸)

بداخلاقی کی دو علامتیں

حضرت سیِّدُنا ابوحازِم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: آدمی کے بدخُلق ہونے کی علامت یہ ہے کہ وہ اپنے اہلِ خانہ کے پاس اس حالت میں جائے کہ وہ خوشی سے مُسکرا رہے ہوں اور اسے دیکھ کر خوف سے الگ الگ ہو جائیں اور ایک علامت یہ ہے کہ بلّی اس سے (ڈر کر) بھاگ جائے یا کتا خوف کی وجہ سے دیوار پھلانگ جائے۔ (تنبیه المغترین، ص۱۹۹)

خوش خلقی کے درجات

مُفَسِّرشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: خوش خُلقی کا اَدنیٰ درجہ یہ ہے کہ کسی کو جانی، مالی، عزت کی اِیذا نہ دے، اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ برائی کا بدلہ بھلائی سے کرے، یہ بہت اعلیٰ چیز ہے، جسے خدا تعالیٰ نصیب کرے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۴۶۱)

www.dawateislami.net

بدی را بدی سہل باشد جزا

اگر مردی اَحسِن اِلٰی مَن اَسا

(یعنی بدی کا بدلہ بدی سے دینا تو آسان ہے اگر تو مرد ہے تو برائی کرنے والے کے ساتھ بھی بھلائی کر)(غیبت کی تباہ کاریاں، ص۳۴۲)

سزا کا مستحق ہے

صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علاّمہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی بہارِشریعت جلد2 صفحہ 407 پر لکھتے ہیں: جو شخص مسلمان کو کسی فعل یا قول سے اِیذا پہنچائے اگرچہ آنکھ یا ہاتھ کے اِشارے سے وہ مستحقِ تعزیر ہے۔[1]

(الدر المختار ، كتاب الحدود ، باب التعزير ، ٦/ ١٠٦)

بُرے خاتِمے کے چار اسباب

شرحُ الصُّدور میں ہے، بعض عُلَماءِ کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السّلام فرماتے ہیں: بُرے خاتمے کے چار اَسباب ہیں:(۱) نماز میں سُستی (۲) شراب نوشی

---

[1] :تَعزِیر: کسی گناہ پر بغرضِ تادِیب (اَدب سکھانے کے لئے) جو سزا دی جاتی ہے اس کو تعزیر کہتے ہیں، شارِع نے اس کے لئے کوئی مقدار معین نہیں کی ہے بلکہ اس کو قاضی کی رائے پر چھوڑا ہے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرے۔ تعزیر کا اختیار صرف بادشاہ اسلام ہی کو نہیں بلکہ شوہر بی بی کو، آقا غلام کو، ماں باپ اپنی اولاد کو، اُستاذ شاگرد کو تعزیر کرسکتا ہے۔(بہارِشریعت،2/403 بحوالہ الدر المختار ، كتاب الحدود ، باب التعزير ، ٦/ ١٠٦) اس کے تفصیلی مسائل جاننے کے لئے بہارِشریعت جلد2 کے حصہ 9 صفحہ 403 کا مطالعہ کیجئے۔

www.dawateislami.net

(۳)والدین کی نافرمانی (٤)مسلمانوں کوتکلیف دینا۔(شرحُ الصُّدور ص ۲۷)

مجھے دیدے ایمان پر اِستقامت
پئے سیِّدِ مُحتَشَم یاالٰہی

(وسائلِ بخشش،ص۵۷۳)

(حکایت:3)

چھڑی باغ میں واپس رکھ آئے

حضرتِ سیِّدُ نا صالح دَہّان علیہ رحمۃُ الحنّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُ نا جابر بن زید رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک مرتبہ اپنے گھر والوں میں سے کسی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے ایک باغ سے گزرے تو کتوں کو بھگانے کے لئے وہاں سے ایک شاخ اٹھالی اور گھر لَوٹتے وقت مسجد میں رکھ دی۔ مسجد میں موجود لوگوں سے کہا: اس کا خیال رکھنا! یہ میں نے ایک قوم کے باغ کے پاس سے گزرتے وقت اٹھالی تھی۔ لوگوں نے کہا: اے ابوشَعْثَاء! اس شاخ کی کیا اہمیت ہے؟ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر باغ سے گزرنے والا ہر شخص ایک ایک شاخ لیتا رہے تو باغ میں کچھ بھی نہیں بچے گا۔ چنانچہ صبح ہوئی تو آپ وہ شاخ اُسی باغ میں واپس رکھ آئے۔

(حلیة الاولیاء، جابر بن زید، ۳/۱۰۳، رقم: ۳۳۳۵)

دو اچھی اور دو بُری خصلتیں

منقول ہے: دو خصلتیں ایسی ہیں کہ ان سے افضل کوئی خصلت نہیں: (۱)اللّٰہ تعالٰی پر ایمان لانا (۲) مسلمانوں کو نفع پہنچانا، جبکہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ

www.dawateislami.net

ان سے زیادہ بُری کوئی خَصلت نہیں (۱) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا (۲) مسلمانوں کو تکلیف دینا۔ (اَلْمُنَبِّھات، ص ۳)

کروں یا خدا مومنوں کی میں خدمت
نہ پہنچے کسی کو بھی مجھ سے اَذِیَّت

(حکایت:4) عبادت کا طعنہ دینے کا انجام

بَحْرُ الْعُلُوم حضرت علامہ مولانا مفتی عبدالمنّان علیہ رحمۃُ المنّان اپنے دادا مرحوم عبدالرحیم بن دوست محمد کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دادا جان ایک بازار میں مزدوری کرتے تھے، ایک دفعہ اُجرت لینے کے لئے اس شخص کے پاس گئے جس کے یہاں مزدوری کرتے تھے تو اس کے لڑکے نے کہا: ابھی گزشتہ ہفتے تو خرچی لے کر گئے تھے، آج پھر چلے آئے، اتنی عبادت و ریاضت تو کرتے ہیں، اسی سے خوب ڈھیر سارا روپیہ کیوں نہیں مانگ لیتے! دادا جان نے ان کو کوئی جواب نہ دیا، فوراً گھر واپس لوٹ آئے اور دیر تک یہ فرماتے رہے: کیسے لوگ ہیں، یہ مسلمان کہے جائیں گے؟ اللہ کا نام لینے اور بندگی کرنے پر طعنہ دیتے ہیں۔ بھلا ان لوگوں کو کیا احساس ہوتا، البتہ حضرت اس جملے پر نہایت دُکھی رہے اور آپ نے اس شخص کے لئے کام کرنا چھوڑ دیا۔ بحرالعلوم رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے مزید فرمایا: اللہ تعالٰی کسی کی سرکشی پسند نہیں فرماتا، میرے زمانے تک وہ لوگ زندہ رہے، ساری اکڑفوں ختم ہوگئی تھی۔ ان میں ایک صاحب تو اس طرح مرے کہ مرتے دم انہیں کوئی ایک چمچہ پانی دینے

www.dawateislami.net

والا نہ تھا حالانکہ تین چار جوان بچے موجود تھے۔(بحرالعلوم نمبر ملخصاً ص۲۲۴)

لوگوں کو تکلیف دینے والا ملعون ہے

امیرالمؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ حضورتاجدارِعالَم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جس نے مسلمان کو تکلیف یا دھوکا دیا وہ ملعون ہے۔(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی الخيانة والغش، ۳/۳۷۸، حديث: ۱۹٤۸)

(حکایت:5) لوگوں کو تکلیف دینے والے کا عذاب

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ہم شفیعِ روزِ شُمار، دوعالَم کے مالک ومختار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کے ساتھ چل رہے تھے، ہمارا گزر دوقبروں کے پاس سے ہوا تو آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم رُک گئے لہٰذا ہم بھی آپ کے ساتھ ٹھہر گئے۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا رنگ مبارک متغیر ہونے لگا یہاں تک کہ آپ کی قمیص مبارک کی آستین کپکپانے لگی۔ ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کیا ماجرا ہے؟ ارشاد فرمایا: کیا تم بھی وہ آواز سن رہے ہو جو میں سن رہا ہوں؟ ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم! آپ کیا سماعت فرمارہے ہیں؟ ارشاد فرمایا: ان دونوں افراد پر ان کی قبروں میں انتہائی سخت عذاب ہورہا ہے وہ بھی ایسے گناہ کی وجہ سے جو حقیر ہے (یعنی ان دونوں کے خیال میں حقیر تھا یا پھر یہ کہ اس سے بچنا ان کے لئے آسان تھا)۔ ہم نے عرض کی: وہ کون

www.dawateislami.net

سا گناہ ہے؟ ارشاد فرمایا: ان میں سے ایک پیشاب سے نہ بچتا تھا اور دوسرا اپنی زبان سے لوگوں کو اذیت دیتا تھا اور چغلی کرتا تھا۔ پھر آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہ وسلَّم نے کھجور کی دو ٹہنیاں منگوائیں اور ان میں سے ہر ایک قبر پر ایک ایک ٹہنی رکھ دی۔ ہم نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کیا یہ چیز ان کو کوئی نفع دے گی؟ آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہاں! جب تک یہ دونوں ٹہنیاں تر رہیں گی ان سے عذاب میں تخفیف ہوتی رہے گی۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الأذکار، ۲/۹٦، حدیث: ۸۲۱)

آگ میں پھینک دیا جائے گا

مدینے کے تاجدار، رسولوں کے سالار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تم جانتے ہو **مُفلِس کون ہے؟** صحابۂ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! ہم میں سے جس کے پاس دراہم و سامان نہ ہوں وہ مُفلِس ہے۔ فرمایا: میری اُمّت میں **مُفلِس** وہ ہے جو قیامت کے دن نماز، روزے اور زکوٰۃ لے کر آیا اور یوں آیا کہ اِسے گالی دی، اُس پر تُہمت لگائی، اِس کا مال کھایا، اُس کا خون بہایا، اُسے مارا تو اس کی نیکیوں میں سے کچھ اِس مظلوم کو دے دی جائیں اور کچھ اُس مظلوم کو پھر اگر اِس کے ذمّے جو حُقُوق تھے ان کی ادائیگی سے پہلے اِس کی نیکیاں ختم ہو جائیں تو ان مظلوموں کی خطائیں لیکر اس ظالم پر ڈال دی

www.dawateislami.net

جائیں پھر اسے آگ میں پھینک دیا جائے۔

(مُسلِم،کتاب البر والصلة،باب تحريم الظلم،ص ١٣٩٤،حديث:٢٥٨١)

خارش مُسَلَّط کردی جائے گی

مسلمانوں کو تکلیف دینے والے جہنم جیسے مقامِ عذاب میں مزید عذابات کا سامنا بھی کریں گے چنانچہ حضرت سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: جہنمیوں پر ایک قسم کی خارش مُسَلَّط کردی جائے گی، جس کی وجہ سے وہ اپنے بدنوں کو کُھجائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے کسی کی ہڈی ظاہر ہوجائے گی تو ندا کی جائے گی: اے فلاں! کیا تجھے اس کی وجہ سے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا: ہاں! تو ندا دینے والا کہے گا: یہ اس کا بدلہ ہے جو تم مسلمانوں کو تکلیف دیتے تھے۔

(احياء علوم الدين،كتاب آداب الالفة، الباب الثالث،٢/٢٤٢)

کھال تک اُتار لیں گے

مسلمانوں کی عزت کی دھجیاں اُڑا کر خوش ہونے والے سنبھل جائیں کہ اس کا انجام بہت بُرا ہوگا چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن شَجَرہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جس طرح سمندر کے کَنارے ہوتے ہیں اِسی طرح جہَنَّم کے بھی کَنارے ہیں جن میں بُختی اونٹوں جیسے سانپ اور خَچروں جیسے بچھّو رہتے ہیں۔اہلِ جہَنَّم جب عذاب میں کمی کیلئے فریاد کریں گے تو حکم ہوگا کَناروں سے باہَر نکلو وہ جُوں ہی نکلیں گے تو وہ سانپ اُنہیں ہونٹوں اورچِہروں سے پکڑ لیں گے اور ان کی کھال تک

www.dawateislami.net

اُتارلیں گے وہ لوگ وہاں سے بچنے کیلئے آگ کی طرف بھاگیں گے پھران پر کھجلی مُسَلَّط کردی جائے گی وہ اس قَدَر کُھجائیں گے کہ ان کا گوشت پوست سب جَھڑ جائے گا اورصرف ہڈّیاں رَہ جائیں گی، پکار پڑے گی: اے فُلاں! کیا تجھے تکلیف ہورہی ہے؟ وہ کہے گا : ہاں۔ تو کہا جائے گا: یہ اُس اِیذاء کا بدلہ ہے جوتو مومنوں کو دیا کرتا تھا۔(اَلتَّرْغِیب وَالتَّرْھِیب،کتاب صفة الجنة والنار،فصل فی ذکر...الخ،٤ / ٢٨٠، حدیث:٥٦٤٩ ملخصاً)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

کیا اب بھی باز نہیں آئیں گے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلمان کو بلا وجہِ شرعی تکلیف دینے والا اپنی زندگی میں ،موت کے وقت،حسابِ حشر میں اور سب سے بڑھ کر عذاباتِ جہنم کی وجہ سے خود تکلیف میں آجائے گا،کیا یہ سب کچھ ہماری آنکھیں کھول دینے کے لئے کافی نہیں ہے! کیا اب بھی ہم مسلمانوں کو تکلیف دینے سے باز نہیں آئیں گے! آیئے دیکھتے ہیں کہ ہم کس کس انداز سے دوسروں کے لئے باعِثِ تکلیف بن سکتے ہیں؟ چنانچہ

(1) مسلمان کو گھور کر دیکھنا

کسی کو ڈرانے یا خوفزدہ کرنے کے لئے صرف ہاتھ پاؤں یا چھری یا اسلحہ ہی استعمال نہیں ہوتا بلکہ یہ کام آنکھوں سے بھی لیا جاتا ہے، چنانچہ ہمارے معاشرے میں تیز نگاہوں سے گھور کر ڈرانا بہت معمولی سمجھا جاتا ہے(بالخصوص بچوں کو)،لیکن یہ

www.dawateislami.net

نادانی ہے، سرکارِمدینہ،قرارِقلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کی طرف ڈرانے والی نظروں سے گھورے **اللہ** تعالٰی اسے قیامت کے دن ڈرائے گا۔(شعب الایمان،باب فی طاعۃ اولی الامر،فصل فی ذکر...الخ، ۶/۵۰،حدیث:۷۴۶۸)

مُفَسِّرِشَہِیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: بھائی سے مراد مسلمان بھائی ہے یعنی جو شخص کسی مسلمان کو بلاقصور تیز نظر سے گھور کر ڈرائے ورنہ قصور مند کو گھورنا ڈرانا ضروری ہے۔ (مزید لکھتے ہیں:) اس سے اشارۃً معلوم ہوا کہ مسلمان بھائی کو رحمت کی نظر سے دیکھنا ثواب ہے کہ **اللہ** تعالٰی اسے عنایت کی نظر سے دیکھے گا۔(مراۃ المناجیح،۵/۳۶۹)

آنکھ سے تکلیف پہنچانا جائز نہیں

سرکارِمدینہ منوّرہ،سردارِمکّہ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کی طرف آنکھ سے اِس طرح اشارہ کرے جس سے تکلیف پہنچے۔(احیاء علوم الدین،کتاب آداب الالفۃ...الخ،الباب الثالث،۲/۲۴۳) ایک مقام پر ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو جائز نہیں کہ وہ کسی مسلمان کو خوفزدہ کرے۔(ابوداوٗد،کتاب الادب،باب من یاخذ...الخ، ۴/۳۹۱، حدیث:۵۰۰۴)

المدد یا شہِ اَبرار مدینے والے
قلب سے خوفِ خدا دُور ہوا جاتا ہے (وسائلِ بخشش،ص۴۳۲)

www.dawateislami.net

(2) اِحسان جتا کر اِیذا دینا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! فی زمانہ حالات ایسے ہیں کہ اوّل تو کوئی کسی ضرورت مند پر اِحسان کرنے، اس کی خیر خواہی اور مدد کرنے کے لئے تیار نہیں پھر اگر کسی پر احسان کر بھی دے تو ظَرْف اتنا کمزور ہوتا ہے کہ اس احسان کے بدلے میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ سامنے والا اس کے احسان کے بوجھ تلے دبا رہے، اس کی ہر صحیح غلط بات پر ہاں میں ہاں ملائے، اس کی کسی غلطی کی نشاندہی نہ کرے، اگر کبھی وہ قابو سے باہر ہونے لگے یا اس کی شان میں کچھ گستاخی کر بیٹھے تو اس پر اِحسان جتانا اپنا حق سمجھا جاتا ہے (مگر جسے اللّٰہ بچائے)، احسان جَتانے کے لئے متعدد جملے بولے جاتے ہیں جو اکثر سامنے والے پر طعنے کے تیر بن کر برستے ہیں اور اس کے کلیجے کو چھلنی کر جاتے ہیں، مثلاً ۞ تم پھٹے پرانے کپڑوں میں میرے پاس آئے تھے میں نے تمہیں ترس کھا کر نوکری دی تھی ۞ تمہارے پاس دو وقت کھانے کو نہیں تھا مجھے ترس آیا تو تمہارے گھر میں مہینے بھر کا راشن ڈلوایا تھا ۞ یاد ہے جب تمہارا کاروبار تباہ ہو گیا تھا اور تم فٹ پاتھ پر آ گئے تھے میں نے تمہیں قرض میں موٹی رقم فراہم کی تھی تو تم نے دوبارہ کاروبار شروع کیا تھا ۞ مالک مکان نے کئی مہینے کا کرایہ نہ دینے کی وجہ سے تمہیں مکان خالی کرنے کا نوٹس دے دیا تھا میں تمہارا کرایہ نہ دیتا تو تم دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہوتے ۞ تمہارا بچہ بیمار تھا دوائی کے لئے پیسے تک نہ تھے میں نے اس کا علاج کرایا تھا ۞ تمہاری والدہ کو کتنا اَرمان تھا سفرِ مدینہ کا، میں نے اپنے خرچ

www.dawateislami.net

پرانہیں عمرے کے لئے بھیجا تھا۞ جب پولیس نے تم پر جھوٹا کیس ڈال دیا تھا میں نے تمہاری جان چھڑائی تھی ورنہ آج جیل میں سَڑ رہے ہوتے ۞تم نے جتنی ترقی کی ہے اس میں میرا ہاتھ ہے۔

نیکی کر دریا میں ڈال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِحسان جتانے والا اس طرح کی باتیں کرکے خوش تو بہت ہوتا ہے لیکن اس کا انجام جان لے اور عبرت پکڑے تو کبھی کسی پر احسان نہ جتائے بلکہ "**نیکی کر دریا میں ڈال**" کے مَقُولے پر عمل پیرا ہو جائے۔ پارہ 3 سورۂ بقرہ کی آیت 264 میں ارشادِ ربانی ہے:

لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰىۙ (پ۳، البقرة:۲٦٤)

ترجمہ کنزالایمان: اپنے صدقے باطل نہ کر دو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر۔

صدرُ الافاضِل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الھادی لکھتے ہیں: احسان رکھنا تو یہ ہے کہ دینے کے بعد دوسروں کے سامنے اِظہار کریں کہ ہم نے تیرے ساتھ ایسے ایسے سلوک کئے اور اس کو مکدّر (یعنی رنجیدہ وملول) کریں۔ (خزائن العرفان، پ۳، البقرة، زیرِ آیت:۲٦۲) تفسیر خازِن میں ہے: اِحسان جتانے کا مطلب یہ ہے کہ کسی پر احسان کرنے کے بعد اسے یوں کہا جائے کہ میں نے تمہیں فلاں فلاں چیز دی ہے اور سارے احسانات گنوا کر ان احسانات کا مزہ کِرکِرا کر دے۔ (خازن، پ:۳، البقرة، تحت الآیة: ۲٦۲، ۱/ ۲۰٦)

www.dawateislami.net

جنت میں نہیں جائے گا

خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحمَۃٌ لِّلْعٰلمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے:

اِحسان جتانے والا، والدین کا نافرمان اور شراب کا عادی جنت میں نہیں جائے گا۔

(نسائی، کتاب الاشربۃ، الروایۃ فی۔۔۔الخ، ص ۸۹۵، حدیث: ۵۶۸۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی یہ لوگ اَوَّلاً جنت میں جانے کے مستحق نہ ہوں گے۔ خیال رہے کہ گناہ صغیرہ ہمیشہ کرنے سے کبیرہ بن جاتا ہے۔ شراب خوری خود ہی سخت جرم ہے پھر اس پر ہمیشگی ڈبل جرم۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۳۰)

اِحسان جتانا کب بُرا ہے؟

ایک اور مقام پر حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان لکھتے ہیں: خیال رہے کہ بندے کا بندے کو احسان جتانا اگر طعنہ زنی کے لیے ہو تو بُرا ہے اگر مُطیع (یعنی فرمانبردار) کرنے کے لئے ہو تو اچھا، اللہ تعالٰی یا رسولُ اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے بہت جگہ اپنی نعمتوں کے اِحسان جتائے ہیں تاکہ بندے اس کی اِطاعت کریں اس کا احسان مانیں یہ اسی کا کرم ہے، مَنَّان کے ایک معنٰے یہ بھی ہیں یعنی احسان جتانے والا۔ (مراۃ المناجیح، ۳/۳۳۳)

احسان جتانے کی بنیاد

امام غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: احسان جتانے کی بنیاد یہ ہے کہ

www.dawateislami.net

صدقہ دینے والا یہ سمجھے کہ میں نے اس پر انعام اور اِحسان کیا جبکہ حق یہ ہے کہ فقیر تو مُحسِن ہے کہ اس نے اس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا حق قبول کیا جو اس کے لئے طہارت اور جہنم سے نجات کا ذریعہ ہے کہ اگر وہ قبول نہ کرتا تو یہ اس کے سبب گروی رہتا۔

(احیاء علوم الدین ،کتاب اسرار الزکاۃ،بیان دقائق الآداب۔۔۔الخ،۱ / ۲۹۱)

نقصان اُٹھانے والے تین افراد

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: تین شخص وہ ہیں جن سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن نہ تو کلام کرے گا نہ نظرِ رحمت فرمائے گا اور نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: وہ تو ٹوٹے اور خسارے ہی میں پڑ گئے، یارسولَ **اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! وہ کون ہیں؟ فرمایا: تہبند لٹکانے والا، اِحسان جتانے والا اور جھوٹی قسم سے مال بیچنے والا۔

(مسلم،کتاب الایمان، باب بیان غلظ تحریم۔۔۔الخ، ص۶۷، حدیث:۱۷۱)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کلام سے مراد محبت کا کلام ہے، دیکھنے سے مراد کرم کا دیکھنا ہے اور پاک فرمانے سے مراد گناہ بخشنا ہے یعنی دوسرے مسلمانوں پر یہ تینوں کرم ہوں گے مگر ان تین قسم کے لوگ ان تینوں عنایتوں سے محروم رہیں گے لہٰذا ان

www.dawateislami.net

سے بچتے رہو۔(مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:) یعنی جو فیشن کے لیے ٹخنوں سے نیچا پاجامہ تہبند استعمال کریں جیسے آجکل جاہل چودھریوں کا طریقہ ہے اور جو کسی کو کچھ صدقہ وخیرات دے کران کو طعنے دیں، اِحسان جتائیں، لوگوں میں انہیں بدنام کریں کہ فلاں آدمی ہمارا دستِ نگر رہ چکا ہے اور جو جھوٹی قسم کھا کر دھوکا دے کر مال فروخت کریں۔(مراۃ المناجیح،٤/٢٤٤)

بھلائی نہیں رہتی

(حکایت:6)

حضرت سیدنا امام ابنِ سیرین علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ المُبین نے ایک شخص کو سنا کہ وہ دوسرے سے کہہ رہا تھا: ''میں نے تیرے ساتھ بھلائی کی اور یہ کیا، وہ کیا۔'' تو آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس شخص سے فرمایا: ''خاموش ہوجاؤ، جب نیکی کو شمار کیا جائے تو اس میں کوئی بھلائی نہیں رہتی۔''

(الجامع لاحکام القرآن،پ٣،البقرة،تحت الآية:٢٦٤،٢/٢٣٦،جزء:٣)

احسان کے بدلے میں دعا بھی طلب نہ کرتیں

جو کسی پر احسان کرے اور اس بات کی تمنا کرے کہ سامنے والا احسان کے بوجھ تلے دب کر میرے سامنے جی جی کرتا رہے، میری آؤ بھگت کرے، میرا بندۂ بے دام بن کر رہے تو ایسی توقعات رکھنے والا غلطی پر ہے، ہمارے بزرگانِ دین جب کسی پر احسان کرتے تو جواباً دعا کے طلب گار بھی نہیں ہوتے تھے کہ کہیں یہ دعا ان کی نیکی کا بدلہ نہ ہوجائے اور اگر کوئی دعا دے بھی دیتا تو بدلے میں اس کے لئے دعا کر دیا

www.dawateislami.net

کرتے، چنانچہ امام غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: اُمُّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ اور ام المؤمنین حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما جب فقیر کی طرف کوئی ہدیہ بھیجتیں تو لے جانے والے سے کہتیں کہ اس کے دعائیہ کلمات کو یاد رکھے، پھر اس جیسے کلمات کے ساتھ جواب دیتیں اور فرماتیں: دعا کے بدلے اس لئے دعا دی ہے تاکہ ہمارا صدقہ محفوظ رہے۔ الغرض! صالحین تو دعا کی توقُّع بھی نہیں رکھتے تھے کیونکہ یہ بدلے کے مُشابِہ ہے اور وہ دعا کے بدلے دعا دیا کرتے تھے۔ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ اور آپ کے بیٹے حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

(احیاء علوم الدین،کتاب اسرار الزکاۃ،بیان دقائق الآداب...الخ،۲۹۲/۱)

(حکایت:7) چیز واپس کرکے احسان کیا ہے

ایک بزرگ نے کسی کی دی ہوئی چیز واپس کردی، لوگوں نے اس بات کا بُرا مانا تو انہوں نے وضاحت کی: میں نے تو ان پر اِحسان کیا ہے کہ اگر میں ان کا عطیہ قبول کرلیتا تو وہ مجھ پر احسان جتاتے، ان کا مال بھی جاتا اور ثواب بھی۔

(کیمیائے سعادت، ص۸۴۳)

(حکایت:8) کوئی چیز ہاتھ میں نہ دیتے

حضرت سیدنا ابوسہل صُعْلُوکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سخی لوگوں میں تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالی علیہ کوئی چیز کسی کے ہاتھ میں نہیں دیتے تھے بلکہ اسے زمین پر رکھ دیتے تھے

www.dawateislami.net

اور لینے والا اسے زمین سے لے لیتا تھا۔اس کی وجہ یہ ارشاد فرماتے تھے کہ دنیا کی اتنی حیثیت نہیں ہے کہ اس کی وجہ سے ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ کے اوپر نظر آئے۔

(المستطرف، ۱ / ۲۷۵)

(حکایت: 9) تھیلی تو ملتی مگر دینے والے کا پتا نہ چلتا

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبداللہ بن زُبیر رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ان لوگوں کے پاس جو سجدے میں ہوتے درہم و دینار سے بھری تھیلیاں لے کر جاتے اور ان کی چپّلوں کے پاس ایسے انداز میں رکھ کر آجاتے کہ انہیں تھیلی کا تو پتہ چل جاتا مگر آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا پتہ نہیں لگ پاتا۔کسی نے ان سے عرض کی: آپ خود جانے کے بجائے کسی کے ہاتھ تھیلیاں کیوں نہیں بھجواتے؟ فرمایا: میں نہیں چاہتا کہ جب کبھی وہ میرے قاصِد کو دیکھا کریں یا مجھ سے ملا کریں تو اِحسان تلے ہونے کی وجہ سے شرمندگی محسوس کریں۔(مختصر منهاج القاصدین، ص۳۹)

بنادے مجھ کو الٰہی خُلوص کا پیکر
قریب آئے نہ میرے کبھی ریا یاربّ (وسائلِ بخشش، ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(3) تیسرے فرد کی موجودگی میں سرگوشی کرنا

جب تیسرا فرد موجود ہو تو ایک دوسرے کے کان میں سَرگوشی نہیں کرنی چاہئے کہ اس سے اسے تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے،فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ

www.dawateislami.net

وسلّم ہے: لَا یَتَنَاجَی اثْنَانِ دُوْنَ وَاحِدٍ فَاِنَّ ذٰلِكَ یُؤْذِی الْمُؤْمِنَ وَاللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ یَکْرَہُ أَذَی الْمُؤْمِنِ دو افراد تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی نہ کریں کیونکہ اس سے ایک مومن کو تکلیف ہوگی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن کی تکلیف کو ناپسند فرماتا ہے۔

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء لا یتناجی ..الخ، ۴/۳۷۷، حدیث: ۲۸۳۴)

ایک اور حدیثِ پاک میں ارشاد فرمایا گیا: جب تم تین ہو تو دو شخص تیسرے کو چھوڑ کر چپکے چپکے باتیں نہ کریں جب تک مجلس میں بہت سے لوگ نہ آجائیں، یہ اس وجہ سے کہ اس تیسرے کو رنج پہنچے گا۔

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب اذا کانوا اکثر...الخ، ۴/۱۸۵، حدیث: ۶۲۹۰)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اگر تین ساتھیوں میں سے دو خُفیہ سرگوشی کریں گے تو تیسرے کو اندیشہ ہوگا کہ کوئی بات میرے خلاف طے کی جائے گی میرے خلاف مشورہ کر رہے ہیں، جب تین سے زیادہ آدمی ہوں تو باقی کسی کو یہ خطرہ نہ ہوگا کہ میرے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ خیال رہے کہ یہ ممانعت وہاں ہے جہاں تیسرے کو اپنے متعلق یہ شُبہ ہوسکتا ہو اگر یہ شبہ نہ ہو سکے تو بلا کراہت یہ عمل جائز ہے لہٰذا یہ حدیث اس حدیث کے خلاف نہیں کہ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے گھر میں تشریف فرما تھے کہ فاطمہ زہرا (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) حاضر ہوئیں حضور (صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے انہیں مرحبا کہا اور ان سے کچھ سرگوشی فرمائی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۵۵۷)

www.dawateislami.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تیسرے فرد کو بھی چاہئے کہ دو افراد کی سرگوشی کی صورت میں حُسن ظن کا جام پی کر عمدہ عبادت کا ثواب کمائے کہ یہ دونوں اپنے کسی معاملے میں بات چیت کر رہے ہوں گے۔

مجھے غیبت و چغلی و بدگمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش،ص۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(4) میزبان کو تکلیف دینا

ایک دوسرے کے گھر آنا جانا ہماری سماجی زندگی کا اہم حصہ ہے، اس میں مسلمان بھائی سے ملاقات کی اچھی نیت کر لی جائے تو ثواب کی حقداری بھی ہے، لیکن کسی کے گھر جانے سے پہلے پیشگی اِطلاع دے دی جائے تو بہت بہتر ہے کیونکہ اچانک مہمان آجانے کی صورت میں بعض اوقات گھر والے آزمائش میں آجاتے ہیں مثلاً وہ خود کسی جگہ جانے کے لئے تیار کھڑے ہوتے ہیں یا کوئی اور مہمان ان کے گھر پہلے سے موجود ہوتا ہے یا وہ وقت ایسا ہوتا ہے کہ سب گھر والوں سو چکے ہوتے ہیں یا گھر کی صفائی ستھرائی کی حاجت ہوتی ہے یا مہمان کی خاطر تواضع کے لئے گھر میں مناسب اشیانہیں ہوتیں۔

کسی کے گھر جا کر ہم کئی قسم کے اَفعال کرتے ہیں جن میں سے کچھ کرنے کے ہوتے ہیں اور کچھ نہ کرنے کے، **''کرنے کے کاموں''** میں اسے سلام کرنا، بیمار

www.dawateislami.net

ہوتو عِیادت کرنا، خوش ہوتو اس کی حوصلہ افزائی کرنا، غمگین ہوتو غم خواری کرنا جبکہ نہ "کرنے کے کاموں" میں اس کے رہن سہن، گھریلو سامان، لباس وغیرہ میں کیڑے نکالنا، دعوت کرے تو کھانے میں عیب نکالنا، طرح طرح کی چیزوں کی فرمائش کرکے اسے آزمائش میں مبتلا کرنا۔ اس قسم کے جملے بول کر میزبان کو تکلیف نہ پہنچایئے: ✿ آپ کے گھر کا پنکھا بہت آہستہ چلتا ہے، یہاں تو اے سی بھی نہیں ہے ✿ حیرت ہے آپ کے یہاں فریج نہیں ہے ✿ دیواروں کا پلستر اُکھڑا ہوا ہے ✿ رنگ نہ ہونے کی وجہ سے آپ کا گھر بھوت بنگلہ دکھائی دے رہا ہے ✿ کمرے بہت چھوٹے ہیں ✿ صوفے بہت پرانے ہیں ✿ ٹی وی کا سائز بہت چھوٹا ہے کچھ دکھائی ہی نہیں دیتا، مدنی چینل دیکھنے کا لُطف تو بڑی اسکرین پر آتا ہے وہ کیوں نہیں لے لیتے ✿ ٹوائلٹ (Toilet، اِستنجاخانے) کی صفائی بھی کروائی ہے کبھی؟ میں اندر گیا تو مارے بدبو کے میرا سر پھٹا جا رہا تھا ✿ آپ کے گھر میں بچوں کا شور بہت ہوتا ہے ✿ آپ بڑے کنجوس لگتے ہیں گھر میں لائٹیں ہوتے ہوئے بھی انہیں روشن نہیں کرتے۔ **اس** کے علاوہ مختلف فرمائشیں کرنے پر بھی میزبان تکلیف میں آسکتا ہے، مثلاً ✿ کھانے میں اتنی تیز مرچ! ساتھ میں کچھ میٹھا ہی بنا لیتے ✿ سادہ پانی ہی لے آئے میں تو لَسّی کا شوقین ہوں ذرا ایک گلاس بنوا لیجئے ✿ کھانے کے ساتھ سَلا د کھانے کا موڈ ہو رہا ہے، لا دیجئے۔

خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے

کھانے میں کسی قسم کا عیب نہیں لگانا چاہئے مثلاً یہ نہ کہیں کہ مزیدار نہیں، کچا

www.dawateislami.net

رہ گیا ہے، پھیکا رہ گیا کیونکہ کھانے میں عیب نکالنا مکروہ وخلافِ سنت ہے، جی چاہے تو کھائیں ورنہ ہاتھ روک لیں۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے فرمایا کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْ وَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے کبھی کسی کھانے کو عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کہا) اگر خواہش ہوتی تو کھالیتے اور اگر ناپسند فرماتے تو چھوڑ دیتے۔

(بخاری، کتاب الاطعمة، باب ماعاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم طعاماً، ۳/ ۵۳۱، حدیث: ۵۴۰۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی کھانے پکانے میں کبھی عیب نہ نکالا کہ نمک کم ہے یا زیادہ، جیسا بعض لوگوں کا عام طریقہ ہے کہ بغیر عیب نکالے کھانا کھاتے ہی نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۱۴)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو عیب نہیں لگایا جاتا

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن علی بن خلف رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ مذکورہ حدیث کے تحت فرماتے ہیں: یہ عمل حُسنِ ادب میں سے ہے کیونکہ جب بندہ اپنے ناپسندیدہ کھانے کو عیب لگاتا ہے تو وہ بلاشبہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رِزْق ٹھکراتا ہے، اور بعض اوقات انسان اس کھانے کو بھی پسند نہیں کرتا جسے دوسرے پسند کررہے ہوتے ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو عیب نہیں لگایا جاتا، ان کا تو شکر ادا کرنا لازم ہوتا ہے۔

(شرح ابن بطال، کتاب الاطعمة، باب ماعاب النبی طعاما، ۹/ ۴۷۸)

اپنے گھر میں بھی کھانے میں عیب نہ نکالیں

امامِ اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن لکھتے ہیں:

www.dawateislami.net

کھانے میں عیب نکالنا اپنے گھر پر بھی نہ چاہیے، مکروہ وخلافِ سنت ہے۔(سرکارِ دو عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی) عادت کریمہ یہ تھی کہ پسند آیا تو تناوُل فرمایا ورنہ نہیں۔اور پرائے گھر عیب نکالنا تو (اس میں) مسلمانوں کی دل شکنی ہے اور کمالِ حرص و بے مُرَوَّتی پر دلیل ہے۔ ''گھی کم ہے یا مزہ کا نہیں'' یہ عیب نکالنا ہے اور اگر کوئی شے اسے مُضِر (نقصان دینے والی) ہے، اسے نہ کھانے کے عذر کے لئے اس کا اِظہار کیا نہ کہ بطورِ طعن وعیب مثلاً ''اس میں مرچ زائد ہے میں اتنی مرچ کا عادی نہیں'' تو یہ عیب نکالنا نہیں اور اتنا بھی (اس وقت کہ جب) بے تکلفی خاص کی جگہ ہو اور اس کے سبب دعوت کُنندہ (یعنی میزبان) کو اور تکلیف نہ کرنی پڑے مثلاً دو قسم کا سالن ہے، ایک میں مرچ زائد ہے اور یہ عادی نہیں تو اسے نہ کھائے اور وجہ پوچھی جائے تو بتادے۔اور اگر ایک ہی قسم کا کھانا ہے، اب اگر (یہ) نہیں کھاتا تو دعوت کنندہ (یعنی میزبان) کو اس کے لئے کچھ اور منگانا پڑے گا، اُسے نَدامت ہوگی اور تنگ دَست ہے تو تکلیف ہوگی تو ایسی حالت میں مروت یہ ہے کہ صبر کرے اور کھائے اور اپنی اذیت ظاہر نہ کرے۔واللہ تعالٰی اعلم (فتاوٰی رضویہ،۲۱/۶۵۲)

(حکایت:10) میرا لوٹا گِروی نہ ہوتا

حضرت سیِّدُنا شقیق علیہ رحمۃ اللہِ المَتِین بیان کرتے ہیں کہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالٰی عنہ کی زیارت کے لئے گیا، انہوں نے روٹی اور نمک سے ہماری میزبانی کی اور فرمایا: اگر رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی

www.dawateislami.net

علیہ والہٖ وسلَّم نے ہمیں تکلُّف کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو میں تمہارے لئے تکلف کرتا۔ میرے دوست نے کہا: پودینہ بھی ہوتا تو زیادہ اچھا تھا۔ چنانچہ، آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ باہر گئے اور اپنا لوٹا گروی رکھ کر پودینہ لے آئے۔ جب ہم کھا چکے تو میرے دوست نے کہا: ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَنَعَنَا بِمَا رَزَقَنَا'' یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے ہمیں عطا کردہ رِزْق پر قناعت کی توفیق دی۔ حضرت سیّدُنا سلمان فارسی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے فرمایا: اگر تم موجود رزق پر قناعت کرتے تو میرا لوٹا گروی نہ ہوتا۔ (المستدرك، کتاب الاطعمة، کرامة الخبز...الخ، ۵/ ۱۶۹، حدیث : ۷۲۲۸)

پوچھ گچھ نہ کرے

تمہاری آمدنی حرام ہے یا حلال؟ یہ کھانا یا پانی کہاں سے لائے ہو؟ جیسے سوالات نہیں کرنے چاہئیں، **سرکارِ** نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کے پاس جائے تو اس کا کھانا کھائے اور پوچھ گچھ نہ کرے، اس کا پانی پیے اور پوچھ گچھ نہ کرے۔

(شعب الایمان، باب فی المطاعم والمشارب، ۵/ ۶۷، حدیث: ۵۸۰۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: خواہ مخواہ اس سے یہ نہ پوچھو کہ یہ کھانا یا دودھ پانی کہاں سے آیا ہے؟ تیری کمائی کیسی ہے؟ حرام ہے یا حلال؟ کہ اس میں بلاوجہ بھائی مسلمان پر بدگمانی ہے اور صاحبِ خانہ کو اِیذا رسانی۔ خیال رہے کہ مخلوط آمدنی والے

www.dawateislami.net

کے ہاں دعوت کھانا درست ہے۔ (مراٰۃ المناجیح،۵/۸۰)

کسی کے کھانے کے بارے میں تفتیش نہ کی جائے

اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: شرعِ مطہر میں مَصلحت کی تحصیل سے مُفْسِدہ (یعنی نقصان دہ چیز) کا اِزالہ مُقدَّم تَر ہے مثلاً مسلمان نے دعوت کی (اور) یہ اس کے مال وطعام کی تحقیقات کر رہے ہیں: کہاں سے لایا؟ کیونکر پیدا کیا؟ حلال ہے یا حرام؟ کوئی نجاست تو اس میں نہیں ملی ہے؟ کہ بیشک یہ باتیں وحشت دینے والی ہیں اور مسلمان پر بدگمانی کر کے ایسی تحقیقات میں اُسے اِیذا دینا ہے خصوصاً اگر وہ شخص شرعاً معظم ومحترم ہو، جیسے عالمِ دین یا سچا مرشد یا ماں باپ یا استاذ یا ذی عزت مسلمان سردارِ قوم تو اِس نے (تحقیقات کر کے) اور بے جا کیا، ایک تو بدگمانی دوسرے مُوحِش (یعنی وحشت میں ڈالنے والی) باتیں، تیسرے بزرگوں کا ترکِ ادب۔ اور (یہ خواہ مخواہ کا متقی بننے والا) یہ گمان نہ کرے کہ خفیہ تحقیقات کرلوں گا، حَاشَا وَکَلَّا! اگر اسے خبر پہنچی اور نہ پہنچنا تعجب ہے کہ آج کل بہت لوگ پرچہ نویس (یعنی باتیں پھیلانے والے) ہیں تو اس میں تنہا بَرُو (یعنی اکیلے میں اس سے) پوچھنے سے زیادہ رنج کی صورت ہے کَمَا ھُوَ مُجَرَّبٌ مَعْلُوْمٌ (جیسا کہ تجربہ سے معلوم ہے۔ت) نہ یہ خیال کرے کہ احباب کے ساتھ ایسا برتاؤ برتوں گا، ھَیْھَات! اَحِبّا (دوستوں) کو رنج دینا کب روا ہے؟ اور یہ گمان کہ شاید اِیذا نہ پائے، ہم کہتے ہیں شاید اِیذا پائے، اگر ایسا ہی ''شاید'' پر عمل ہے تو اُس کے مال وطعام کی حِلّت وطہارت میں ''شاید'' پر کیوں

www.dawateislami.net

نہیں عمل کرتا۔ مَعَ ھٰذَا!!اگر اِیذا نہ بھی ہُوئی اور اُس نے براہِ بے تکلفی بتا دیا تو ایک مسلمان کی پردہ دَری ہوئی (یعنی عیب کھل گیا) کہ شرعاً ناجائز۔ غرض ایسے مقامات میں وَرع واحتیاط کی دو ہی صورتیں ہیں: یا تو اس طور پر بچ جائے کہ اُسے (یعنی مہمان نواز کو) اِجتناب ودامن کشی پر اِطلاع نہ ہو یا سوال وتحقیق کرے تو اُن امور میں جن کی تفتیش مُوجِبِ اِیذا نہیں ہوتی مثلاً کسی کا جوتا پہنے ہے وُضو کرکے اُس میں پاؤں رکھنا چاہتا ہے دریافت کرلے کہ پاؤں تَر ہیں یوں ہی پہن لوں وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیَاس یا کوئی فاسِق بیباک مجاہر مُعلِن اس درجہ وقاحت وبے حیائی کو پہنچا ہوا ہو کہ اُسے نہ بتا دینے میں باک ہو، نہ دریافت سے صدمہ گزرے، نہ اُس سے کوئی فتنہ مُتوقّع ہو نہ اظہارِ ظاہر میں پردہ دَری ہو تو عندالتحقیق اُس سے تفتیش میں بھی حرج نہیں، ورنہ ہرگز بنامِ ورع واحتیاط مسلمانوں کی نفرت ووحشت یا اُن کی رُسوائی وفضیحت یا تجسّسِ عیوب ومعصیت کا باعث نہ ہو کہ یہ سب امور ناجائز ہیں اور شکوک وشبہات میں ورع نہ برتنا ناجائز نہیں۔ عجب کہ امرِ جائز سے بچنے کے لئے چند ناروا باتوں کا ارتکاب کرے، یہ بھی شیطان کا ایک دھوکا ہے کہ اسے محتاط بننے کے پردے میں محض غیر محتاط کر دیا۔ اے عزیز! مدارات خَلْق واُلفت ومُوانست (یعنی لوگوں سے اچھی طرح پیش آنا اور اُلفت ومحبت کا برتاؤ کرنا) اہم اُمور سے ہے۔ (فتاوی رضویہ مخرجہ، ۵۲۶/۴)

(حکایت:11) حلال کو حلال ہی جانو

حضرت سیدنا امام شاذلی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی بہت بڑے متقی بزرگ تھے۔

www.dawateislami.net

ایک مرتبہ آپ اور آپ کے اصحاب کئی دن تک بھوکے رہے، پھر اسکندریہ کے ایک عادِل شخص نے ان کے لئے کھانا بھیجا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنے اصحاب کو وہ کھانا کھانے سے منع کر دیا اور ان حضرات نے بھوکے پیٹ رات گزاری، جب صبح ہوئی تو ارشاد فرمایا: اس کھانے کو کھالو، آج رات مجھ سے کہا گیا: حلال کو حلال ہی جانو جب تک تمہارے دل میں کوئی خیال نہ آئے اور تم کسی مرد یا عورت سے اس کے بارے میں نہ پوچھ لو۔ (فیض القدیر، ۱/ ۳۷۳)

یہ حرام ہے

(حکایت: 12)

حضرت سیدنا یاقُوت رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے میرے سامنے کھانا رکھا اور اسے کھانے پر اِصرار کیا۔ میں نے اس کھانے پر ظُلمت (یعنی تاریکی) دیکھی تو کہا: ''یہ حرام ہے'' اور نہیں کھایا۔ پھر میں حضرت سیدنا مُرسِی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں حاضر ہوا تو انہوں نے ارشاد فرمایا: مریدین کی جہالت میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ ان کے سامنے کھانا رکھا جائے اور وہ اس کھانے پر تاریکی دیکھیں تو کہتے ہیں: ''یہ حرام ہے۔'' اے مسکین! تمہاری پرہیز گاری اپنے مسلمان بھائی کے بارے میں تمہاری بدگمانی کے برابر نہیں ہے۔ تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نہیں چاہتا کہ میں اس کھانے کو کھاؤں۔ (فیض القدیر، ۱/ ۳۷۳)

مُردار اونٹ

(حکایت: 13)

حضرت سیِّدُنا شیخ ابوطالب مکی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں کہ میں نے

www.dawateislami.net

اپنے ایک ساتھی سے نفس کے لالچ وحرص میں مبتلا ہونے کے متعلق یہ حکایت سنی، اس نے بتایا کہ ایک بزرگ ہمارے پاس تشریف لائے، ہم نے اپنے ایک پڑوسی سے ایک بُھنا ہوا اونٹ خریدا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ ان کی دعوت کی۔ جب انہوں نے اپنا ہاتھ کھانے کے لئے بڑھایا اور ایک لقمہ اٹھا کر منہ میں رکھا تو فوراً ہی باہر پھینک دیا اور اس کے بعد کھانے سے الگ ہوتے ہوئے کہنے لگے کہ تم سب کھاؤ! مجھے ایک ایسی تکلیف ہے جو مجھے کھانے سے روک رہی ہے۔ ہم نے عرض کی: اگر آپ نہیں کھائیں گے تو ہم بھی نہیں کھائیں گے۔ تو انہوں نے فرمایا: تم جو بہتر سمجھو، بہرحال میں نہیں کھاؤں گا۔ اس کے بعد وہ وہاں سے چل دیئے اور ہم نے ان کے بغیر کھانا کھانا پسند نہ کیا۔ پھر ایک دوسرے سے کہنے لگے کہ ہمیں اونٹ بُھوننے والے کو بلا کر اس اُونٹ کی حقیقت کے متعلق پوچھنا چاہئے، ممکن ہے ناپسندیدگی کی کوئی وجہ ہو۔ چنانچہ ہم نے بھوننے والے کو بلایا اور اس سے مسلسل اور بار بار پوچھتے رہے تو آخر اس نے اِقرار کرتے ہوئے بتایا: یہ اُونٹ مُردہ تھا اور میرا نفس اس مردہ اونٹ کو بیچ کر قیمت حاصل کرنے کے لالچ میں مبتلا ہو گیا، پس میں نے اسے بھون لیا اور اتفاق سے تم لوگوں نے اسے خرید لیا۔ یہ سن کر ہم نے وہ اونٹ ٹکڑے ٹکڑے کر کے کتوں کو کھلا دیا۔ پھر جب میں کافی دنوں کے بعد اُس بزرگ سے ملا تو عرض کی: کس وجہ سے آپ نے اُونٹ کا گوشت کھانا چھوڑا تھا اور کیا عارضہ لاحق ہوا تھا؟ تو انہوں نے بتایا: 20 سال تک میرے نفس نے کسی کھانے کا لالچ نہ کیا، لیکن جب تم لوگوں نے کھانا

www.dawateislami.net

پیش کیا تو میرا نفس اس کھانے کی ایسی حرص میں مبتلا ہو گیا کہ اس سے پہلے کبھی اُس نے ایسا نہ کیا تھا، چنانچہ میں نے جان لیا کہ کھانے میں کچھ خرابی ہے لہٰذا میں نے نفس کی حرص کی وجہ سے کھانا چھوڑ دیا۔(قوت القلوب ، ۱ / ۱۵۳)

کھانے کی حرص سے تو یا رب! نجات دیدے

اچھا بنادے مجھ کو، اچھی صفات دیدے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(5) مل کر کھانے میں تکلیف نہ دیجئے

بہت مرتبہ ہمیں کوئی چیز مثلاً کھجوریں، آم، مٹھائی وغیرہ دوسروں کے ساتھ مل کر کھانے کا اتفاق ہوتا ہے، ایسے میں بعض اسلامی بھائی حرص ولالچ کی وجہ سے بڑے بڑے ہاتھ مارتے ہیں اور دوسروں کا حصہ بھی کھا جاتے ہیں، یہ سخت ناپسندیدہ، دوسروں کو اذیت پہنچانے والا انداز ہے، حضرت سیدنا جَبَلَہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا بیان ہے کہ جب ہم قحط سالی کا شکار تھے تو حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن زبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما ہمیں کھجوریں عنایت فرماتے تھے۔ حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عمر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما جب ہمارے پاس سے گزرتے تو ارشاد فرماتے: رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس طرح ملا کر کھجوریں کھانے سے منع فرمایا ہے، ہاں اگر کوئی شخص اپنے بھائی سے اجازت لے لے تو پھر کوئی حرج نہیں۔

(بخاری،کتاب المظالم،باب اذا اذن انسان۔۔۔الخ، ۲/ ۱۲۹،حدیث:۲۴۵۵)

www.dawateislami.net

شارِحِ بُخاری مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: جب چند آدمی بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوں تو یہ سخت مَعیوب اور ناپسندیدہ ہے کہ اگر کوئی خاص چیز سب کے کھانے کے لئے آئی ہو تو کوئی شخص زیادہ مقدار میں کھائے۔ اس کی ایک صورت یہ ہے مثلاً کھجوریں ہیں، سب لوگ ایک ایک کھا رہے ہوں اور کوئی شخص دو یا دو سے زائد کھا رہا ہے، یہ کھانے والے کی حرص، تنگ دلی، دون ہمتی کے ساتھ ساتھ دوسرے شرکاء کو ایذاء پہنچانا ہے اس لئے حدیث میں اس سے ممانعت فرمائی گئی اور یہاں اس حدیث میں خصوصی وجہ یہ تھی کہ حضرت عبداللّٰہ بن زبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) نے یہ کھجوریں سب شرکاء کے لئے بھیجی تھیں صرف کھانے کے لئے اور ملکیت حضرت عبداللّٰہ بن زبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما) کی تھی۔ دوسرے کی مِلک میں اس کی مرضی کے خلاف تصرُّف سخت معیوب ہے۔ انہوں نے اس مقصد سے بھیجا تھا کہ اسے سب لوگ بقدرِ ضرورت اور حصہ رسدی کھائیں اس لئے نہیں بھیجا تھا کہ ایک شخص دونا (یعنی ڈبل) کھالے، ہاں اگر کھانا اپنی ملک ہو تو اختیار ہے آدمی جیسے چاہے کھائے۔ (نزھۃ القاری، ٣/٦٧٣)

(حکایت:14) انوکھا دستر خوان

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوالحسن انطا کی علیہ رحمۃُ اللّٰہ الباقی کے پاس ایک بار بَہُت سے مہمان تشریف لے آئے۔ رات جب کھانے کا وَقت آیا تو روٹیاں کم تھیں، چُنانچہ روٹیوں کے ٹکڑے کرکے دَستر خوان پر ڈال دیئے گئے اور وہاں سے چَراغ اُٹھا

www.dawateislami.net

دیا گیا، سب کے سب مہمان اندھیرے ہی میں **دَسترخوان** پر بیٹھ گئے، جب کچھ دیر بعد یہ سوچ کر کہ سب کھا چکے ہونگے چَراغ لایا گیا تو تمام ٹکڑے جُوں کے تُوں موجود تھے۔ **ایثار** کے جذبے کے تحت ایک لقمہ بھی کسی نے نہ کھایا تھا کیونکہ ہر ایک کی یِہی مَدَنی سوچ تھی کہ میں نہ کھاؤں تا کہ ساتھ والے اسلامی بھائی کا پیٹ بھر جائے۔ (اِتحافُ السّادَۃ المتقین،۹/ ۷۸۳) **اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری مغفِرت ہو۔**

اپنی ضَرورت کی چیز دے دینے کی فضیلت

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے **''مدینے کی مچھلی''** میں اس حکایت کونقل کرنے کے بعد صفحہ 26 پر لکھتے ہیں: **اللّٰہ ! اللّٰہ** ! ہمارے اَسلاف کا **جذبۂ ایثار** کس قَدَر حیرت ناک تھا اور آہ! آج ہمارا جذبۂ حرص وطَمع کہ جب کسی دعوت میں ہوں اور کھانا شروع کیا جائے تو ''کھاؤں کھاؤں'' کرتے کھانے پر ایسے ٹُوٹ پڑیں کہ ''کھانا اور چبانا'' بھول کر ''نگلنا اور پیٹ میں لڑھکانا'' شروع کر دیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہمارا دوسرا اسلامی بھائی تو کھانے میں کامیاب ہو جائے اور ہم رہ جائیں! ہماری حرص کی کیفیت کچھ ایسی ہوتی ہے کہ ہم سے بن پڑے تو شاید دوسرے کے منہ سے نوالہ (نِ۔والہ) بھی چھین کر نگل جائیں! کاش! ہم بھی ''اِیثار'' کرنا سیکھیں۔ **سلطانِ دو جہاں** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ بخشش نشان ہے: **''جو شخص کسی چیز کی خواہش رکھتا ہو، پھر اُس خواہش کو روک کر اپنے**

www.dawateislami.net

اوپر (دوسرے کو) ترجیح دے، تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے بخش دیتا ہے۔"

(اِتحافُ السّادَة المتقین،۹/۷۷۹)

ہمیں بھوکا رہنے کا اَوروں کی خاطر

عطا کر دے جذبہ عطا یا الٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(6) مریض کو تکلیف نہ دیجئے

بیمار کی عیادت کرنا کارِثواب ہے لیکن بعض اوقات عیادت کرنے والے مریض کے لئے راحت کے بجائے زحمت کا باعث بن جاتے ہیں۔ بلاضرورت مرض کی تفصیل پوچھنا، طِبّی معاملات سے لاعِلْم ہوتے ہوئے بھی اسے طرح طرح کے مشورے دینا اور دیگر فضول سوالات کرنا مریض کے لئے کوفت کا سبب بن جاتے ہیں، بہرحال عیادت کرنے میں مریض کی کیفیت کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر یہ محسوس ہو کہ ہماری موجودگی مریض کے لئے تکلیف کا سبب ہے تو جلد وہاں سے روانہ ہو جانا چاہیے۔ فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: اَفْضَلُ الْعِیَادَۃِ سُرْعَۃُ الْقِیَام بہترین عیادت جلد اُٹھ جانا ہے۔ (شعب الایمان، باب فی عیادۃ المریض، فصل فی آداب العیادۃ، ۶/۵۴۲، حدیث: ۹۲۲۱)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ تمام اس صورت میں ہے جب بیمار کو اس کے بیٹھنے

www.dawateislami.net

سے تکلیف ہو۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۴۳۳) حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی لکھتے ہیں: جس وقت یہ گمان ہو کہ مریض اس شخص کے زیادہ بیٹھنے کو ترجیح دیتا ہے، مثلاً: وہ اس کا دوست یا کوئی بُزُرگ ہے یا وہ اس میں اپنی مصلحت سمجھتا ہے، اسی طرح کوئی اور فائدہ ہو تو اس وقت مریض کے پاس زیادہ دیر بیٹھنے میں کوئی حرج نہیں۔

(مرقاة المفاتيح، كتاب الجنائز، ٤/٠ ٦، تحت الحديث: ١٥٩١)

اس حدیث پاک کے تحت حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ البارِی نے چار سبق آموز مختصر حکایات نقل کی ہیں، چنانچہ

(حکایت: 15) (۱) انہیں مریض کی عیادت کرنا سکھا

منقول ہے کہ بعض لوگ مرض الموت میں حضرتِ سیِّدُ نا سَری سقطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی عیادت کو گئے اور کافی دیر وہاں بیٹھے رہے، وہ پیٹ کی تکلیف میں مبتلا تھے، لوگوں نے ان سے کہا: آپ ہمارے لئے دعا فرمایئے تاکہ ہم واپس جائیں، حضرتِ سیِّدُ نا سَری سقطی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! انہیں مریض کی عیادت کرنا سکھا۔

(حکایت: 16) (۲) دروازہ بند کردو

ایک شخص مریض کی عیادت کو گیا اور کافی دیر بیٹھا رہا تو مریض نے کہا: لوگوں کی بھیڑ کی وجہ سے ہمیں تکلیف ہوئی ہے، وہ آدمی کہنے لگا، میں اٹھ کر دروازہ بند کردوں؟ مریض نے کہا: ہاں! لیکن باہر سے۔

www.dawateislami.net

(حکایت:17) **(۳) تمہیں تکلیف کیا ہے؟**

ایک شخص کسی بیمار کے پاس بہت دیر بیٹھا پھر بولا کہ تمہیں تکلیف کیا ہے؟ بیمار نے کہا: تمہارے بیٹھنے کی۔

(حکایت:18) **(٤) مریض کے پاس زیادہ دیر مت بیٹھو**

چندلوگ ایک مریض کے پاس آئے اور کافی دیر تک بیٹھے رہے اور کہنے لگے: ہمیں وصیت کیجئے! مریض نے کہا: میں تمہیں اس بات کی وصیت کرتا ہوں کہ جب تم مریض کی عیادت کرنے جاؤ تو اس کے پاس زیادہ دیر مت بیٹھو۔

(مرقاة المفاتيح،كتاب الجنائز،٤/٦٠، تحت الحديث:١٥٩١)

"چل مدینہ" کے سات حُرُوف کی نسبت سے عِیادت کے 7 مَدَنی پھول

❁ مریض کی عِیادت کرنا سنّت ہے ❁ اگر معلوم ہے کہ **عِیادت** کو جائے گا تو اس بیمار پر گراں (یعنی ناگوار) گزرے گا ایسی حالت میں **عِیادت** نہ کرے ❁ **عِیادت** کو جائے اور مرض کی سختی دیکھے تو مریض کے سامنے یہ ظاہر نہ کرے کہ تمہاری حالت خراب ہے اور نہ سر ہلائے جس سے حالت کا خراب ہونا سمجھا جاتا ہے ❁ اس کے سامنے ایسی باتیں کرنی چاہئیں جو اس کے دل کو بھلی معلوم ہوں ❁ اس کی مزاج پُرسی کرے ❁ اس کے سر پر ہاتھ نہ رکھے مگر جبکہ وہ خود اس کی خواہش کرے ❁ فاسق کی عِیادت بھی جائز ہے کیونکہ **عِیادت** حُقوقِ اسلام سے

www.dawateislami.net

ہے اور فاسق بھی مسلم ہے۔ (بہارِ شریعت،۳/۵۰۵)

تو سارے مریضوں کو اللہ شفا دیدے

اچھا ہے فقط وہ جو بیمارِ مدینہ ہے

بے وقوفوں کا عیادت کرنا

حضرتِ سیِّدُنا شعبی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: بے وقوف لوگوں کا مریض کی عیادت کرنا اس کے گھر والوں پر اس کے مرض سے بھی زیادہ بھاری ہوتا ہے، کیونکہ وہ بے وقت آتے ہیں اور دیر تک بیٹھے رہتے ہیں۔

(حلیة الاولیاء ، عامر بن شراحیل الشعبی ، ٤/٣٤٨ ، رقم : ٥٨١٧)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(7) بلا اجازت کسی کا خط دیکھنا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بلا اجازت کسی کا ایس ایم ایس (sms) پڑھ لینا، واٹس اپ (whatsapp) پیغام سن یا دیکھ لینا یا کسی کا خط یا ای میل (برقی خط)، یا ذاتی ڈائری پڑھ لینا بعضوں کے نزدیک کوئی مسئلہ ہی نہیں ہے، ''مجھ سے کیا پردہ''، ''ہماری آپس میں بے تکلفی ہے''، ''ہم تو گہرے دوست ہیں'' اس قسم کے جملے بول کر دل کو منا لیا جاتا ہے، یہ ان کی غلط فہمی بھی ہو سکتی ہے کیونکہ شاید ہی کوئی ان کی اس حرکت کو گوارہ کرتا ہو، زبان سے اگرچہ وہ کچھ نہ کہے لیکن اس کا دل غالباً صدمے میں مبتلا ہوگا، سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد

www.dawateislami.net

فرمایا: جس نے اپنے بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھا اس نے جہنم میں دیکھا۔(ابوداؤد، کتاب الوتر،باب الدعا،٢/١١١،حدیث:١٤٨٥)

شارحِ بخاری حضرت علامہ مولانا محمود بن احمد بدر الدین عینی حنفی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم کا قول ہے کہ اس حدیث میں وہ خط مراد ہے جس میں کسی کا راز یا امانت موجود ہو اور صاحبِ راز اس پر کسی کے مُطّلِع ہونے کو ناپسند کرتا ہو، علمِ دین پر مشتمل کتاب یا خط مراد نہیں کیونکہ اسے دیکھنے سے منع کرنا اور چھپانا جائز نہیں ہے۔ جبکہ ایک قول کے مطابق یہ فرمان ہر کتاب (یعنی لکھی ہوئی چیز) کو عام ہے کیونکہ چیز کا مالک اس کا زیادہ حقدار ہوتا ہے۔

(شرح ابوداؤد للعینی، ٥/٤٠٠،تحت الحدیث:١٤٥٥)

''اس نے جہنم میں دیکھا'' کے تحت علامہ ابن اثیر جزری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: یہ ایک مثال ہے یعنی جس طرح انسان آگ سے بچتا ہے اسی طرح اس فعل سے بچنا چاہیے۔ ایک قول کے مطابق اس کا معنی یہ ہے کہ وہ ایسی چیز کو دیکھتا ہے جو اس پر دوزخ کی آگ لازم کرتی ہے۔ ایک اِحتمال اس معنی کا بھی ہے کہ ایسا کرنے والے کی آنکھوں کو سزا دی جائے گی کیونکہ ان کے ذریعے جرم کا اِرتکاب کیا گیا جیسا کہ اگر کسی کی ناپسندیدگی کے باوجود اس کی گفتگو سنی جائے تو سننے والے کے کانوں کو سزا دی جائے گی۔ (النهاية فی غريب الحديث والاثر، ٤/١٢٨)

اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کسی کا خط بلا جازت دیکھنے کے بارے میں کئے گئے ایک سوال کے جواب میں لکھتے ہیں: بکر کو اصلاً اختیار نہیں، نہ خالد کے خطوط روکنے کا، نہ دیکھنے کا، اور وہ ضرور گنہگار ہوگا، حدیث میں ارشاد ہوا کہ جو بلا اجازت دوسرے کا خط دیکھے وہ جہنم کی آگ دیکھتا ہے۔(ابوداؤد،کتاب الوتر،باب الدعاء،۲/۱۱۱،حدیث:۱٤۸٥)

(فتاویٰ رضویہ،۲٤/۷۱۳)

آنکھوں میں سرِ حشر نہ بھر جائے کہیں آگ
آنکھوں پہ مرے بھائی لگا قفلِ مدینہ (وسائلِ بخشش،ص۹٥)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(8) پڑوسی کو تکلیف نہ دیجئے

کوئی تکلیف دے تو اس کے شر سے بچنے کے لئے اس کے قریب سے اُٹھا جاسکتا ہے، آئندہ اس سے ملنے سے بچا جاسکتا ہے، اس سے تعلقات ختم کئے جاسکتے ہیں لیکن اگر پڑوسی ہی تکلیف دینے پر تُل جائے تو انسان کہاں پناہ ڈھونڈے؟ کیونکہ اس کی تکلیف کا سامنا کرنا پڑے گا یا مکان بدلنا پڑے گا جو کہ بہت دشوار ہے۔اس لئے ہمیں چاہیے کہ مسلمانوں اور خاص طور پر پڑوسی کو تکلیف دینے سے بچیں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ہرگز تکلیف نہ دے۔

(مسلم،کتاب الایمان،باب الحث علی اکرام الجار والضیف۔۔۔الخ،ص٤۳،حدیث: ٤۷)

www.dawateislami.net

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اس کو تکلیف دینے کے لیے کوئی کام نہ کرے، (مزید فرماتے ہیں:) کہا جاتا ہے: ہمسایا اور ماں جایا برابر ہونے چاہئیں۔ افسوس! مسلمان یہ باتیں بھول گئے۔ قرآن کریم میں پڑوسی کے حقوق کا ذکر فرمایا، بہرحال پڑوسی کے حقوق بہت ہیں، ان کے ادا کی توفیق رب تعالیٰ سے مانگئے۔ (مراۃ المناجیح، ٦/٥٣)

حضرتِ سیِّدُنا علّامہ علی قاری علیہ رحمۃُ اللہِ الباری اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے لکھتے ہیں: پڑوسی کی حاجت پوری کرنے کے لئے اس کی مدد کرے، اس سے برائی دور کرے، اور اس پر خصوصی عطائیں کرے، تاکہ وعید کا مستحق نہ ہو۔ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا قاضی عیاض رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کا فرمان ہے: جو شریعتِ اسلامیہ کا اِلتزام کرنا چاہے اس کے لئے پڑوسی اور مہمان کا اِکرام اور ان کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا بھی لازم ہے۔

(مرقاة المفاتيح ، كتاب الاطعمة ، باب الضيافة ، ٨/ ٦٩ ، تحت الحديث : ٤٢٤٣)

وہ ایمان والا نہیں ہوسکتا

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ مؤمن نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! وہ مؤمن نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کی: یارسولَ اللّٰہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! وہ کون ہے؟ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہ

www.dawateislami.net

وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جس کی برائیوں سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ رہے۔

(بخاری،کتاب الادب،باب اثم من لایامن جاره بوائقه،٤/١٠٤،حدیث:٦٠١٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: تین بار فرمانا تاکید کے لئے ہے، ''لَا یُؤْمِنُ'' میں کمالِ ایمان کی نفی ہے، یعنی مؤمنِ کامل نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا، نہیں ہوسکتا۔ حضور انور صلَّی اللہ علیہ وسلَّم نے اس کی وضاحت پہلے ہی نہ فرمادی، بلکہ سائل کے پوچھنے پر بتایا، تاکہ سننے والوں کے دل میں یہ بات بیٹھ جائے، جو بات انتظار اور پوچھ گچھ کے بعد معلوم ہو وہ بہت دلنشین ہوتی ہے، اگرچہ ہر مسلمان کو اپنی شر سے بچانا ضروری ہے مگر پڑوسی کو بچانا نہایت ہی ضروری کہ اس سے ہر وقت کام رہتا ہے، وہ ہمارے اچھے اخلاق کا زیادہ مستحق ہے۔ (مراۃ المناجیح،٦/٥٥٥)

(حکایت:19) تم ہمارے ساتھ نہ بیٹھو

رسولِ انور، صاحبِ کوثر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم ایک غزوہ پر تشریف لے گئے اور ارشاد فرمایا: آج وہ شخص ہمارے ساتھ نہ بیٹھے جس نے اپنے پڑوسی کو ایذا دی ہو۔ ایک شخص نے عرض کی: میں نے اپنے پڑوسی کی دیوار کے نیچے پیشاب کیا تھا۔ آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: آج تم ہمارے ساتھ نہ بیٹھو۔

(المعجم الاوسط، ٦/٤٨١،حدیث:٩٤٧٩)

www.dawateislami.net

40 گھر پڑوس میں داخل ہیں

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم کی بارگاہ میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں نے فلاں قبیلے کے محلے میں رہائش اختیار کی ہے لیکن ان میں سے جو مجھے سب سے زیادہ تکلیف دیتا ہے وہ میرا سب سے زیادہ قریبی پڑوسی ہے۔ سرکارِ والا تَبار، بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلَّم نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق، حضرت سیدنا عمر فاروق اور حضرت سیدنا علی المرتضٰی رضی اللہ تعالٰی عنہم کو بھیجا، وہ مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر پُکارنے لگے: بے شک چالیس گھر پڑوس میں داخل ہیں اور جس کے شر سے اس کا پڑوسی خوفزدہ ہو وہ جنت میں داخل نہ ہوگا۔

(المعجم الکبیر، ۱۹/۷۳، حدیث: ۱۴۳)

(حکایت: 20)

ہمسائے کی بکری کو بھی تکلیف نہ دو

اُمُّ المومنین حضرت سیدتنا اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ ایک دن ہمسائے کی بکری گھر میں داخل ہوگئی۔ جب اس نے روٹی اٹھائی تو میں اسکی طرف گئی اور روٹی کو اس کے جبڑے سے کھینچ لیا۔ یہ دیکھ کر حضور رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تَعَالٰی علیہ وَاٰلہٖ وَسلَّم نے ارشاد فرمایا: تجھے اس کو تکلیف دینا اَمان نہ دے گا کیونکہ یہ بھی ہمسائے کو تکلیف دینے سے کچھ کم نہیں۔

(مکارم الاخلاق للطبرانی، ص ۳۹۵، حدیث: ۲۳۹ ملتقطاً)

www.dawateislami.net

پڑوسیوں کو تکلیف دینے کی مختلف صورتیں

❁اس کے دروازے کے سامنے کچرا ڈال دینا❁ اس کے دروازے کے پاس شور کرنا❁ بچوں کا (بالخصوص سونے کے اوقات میں) شور کرنا❁ وقت بے وقت کیل وغیرہ ٹھونکنا❁ دیوار میں سوراخ کرنے کے لئے ڈرل مشین چلانا❁ مصالحہ وغیرہ پیسنے کے لئے رات کے اوقات میں آواز دینے والا گرینڈر (Grinder) چلانا❁اس کے گھر میں جھانکنا❁ ایک ہی بلڈنگ میں رہنے کی صورت میں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے زور زور سے پاؤں چٹخانا❁اونچی آواز سے ٹیپ ریکارڈر یا ڈیک وغیرہ بجانا (چاہے نعتیں ہی کیوں نہ چلائیں اس کی آواز اپنے تک محدود رکھئے) ❁اپنے گھر کا فرش دھونے کے بعد پانی پڑوسیوں کے گھر کے سامنے چھوڑ دینا ❁ان کے بچوں کو جھاڑنا، مارنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ان تمام باتوں سے بچائے،

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

مسئلہ : مکان خریدا اور اُس میں چمڑا پکاتا ہے یا اُس کو چمڑے کا گودام بنایا ہے جس سے پڑوسیوں کو اذیت ہوتی ہے اگر وقتی طور پر ہے یہ مصیبت برداشت کی جاسکتی ہے اور اس کا سلسلہ برابر جاری ہے تو اس کام سے وہاں روکا جائے گا۔

(بہارِ شریعت،۲/۸۱۴)

پڑوسی کے حقوق

حضرت علامہ علی قاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الباری نقل کرتے ہیں: فرمانِ مصطفٰی صلَّی

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے: کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اگر وہ تم سے مدد مانگے تو اس کی مدد کرو، قرض مانگے تو قرض دو، اگر وہ محتاج ہو تو اسے کچھ دو، بیمار ہو تو عیادت کرو، مرجائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ، اسے کوئی خوشی حاصل ہو تو مبارک باد دو، مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو، بلا اجازت اس کے مکان سے اونچا مکان بنا کر اس کی ہوا نہ روک دو، اگر تم پھل خریدو تو تحفۃً اسے بھی دو اور اگر ایسا نہ کرو تو پھر پوشیدہ طور پر لاؤ اور تمہارے بچے انہیں لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج پہنچے گا۔ اپنی ہانڈی کے دھوئیں سے اسے تکلیف نہ پہنچاؤ مگر یہ کہ اسے بھی کچھ نہ کچھ بھجوا دو۔ کیا تم جانتے ہو پڑوسی کا حق کیا ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے! پڑوسی کا حق وہی شخص ادا کرسکتا ہے جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ رحم فرمائے۔ (مرقات، ٨/٦٩، تحت الحدیث: ٤٢٤٣)

پڑوسیوں کی خاطر شوربہ زیادہ پکا لو

حدیث پاک میں پڑوسیوں سے خیر خواہی کرنے کی ترغیب آئی ہے چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے ابوذَر! جب شوربہ پکاؤ تو اس کا پانی زیادہ کرو! اور اپنے پڑوسیوں کا خیال رکھو۔

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب الوصية بالجار...الخ، ص ١٤١٣، حديث: ٢٦٢٥)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے

www.dawateislami.net

ہیں: اس حدیث سے چند مسئلے معلوم ہوئے: ایک یہ کہ معمولی سالن بھی پڑوسیوں کو بھیجتے رہنا چاہیے، کیونکہ سرکار (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) نے یہاں شوربہ فرمایا گوشت کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ دوسرے یہ کہ ہر پڑوسی کو ہدیہ دینا چاہیے، قریب ہو یا دور، اگرچہ قریب کا حق زیادہ ہے۔ تیسرے یہ کہ ہمیشہ لذت پر اُلفت اور محبت کو ترجیح دینا چاہیے، کیونکہ جب شوربے میں فقط پانی پڑے گا تو مزہ کم ہوجائے گا، لیکن اس کے ذریعہ پڑوسیوں سے تعلقات زیادہ ہوجائیں گے، اسی لیے ''مَاءَهَا'' فرمایا، یعنی صرف پانی ہی بڑھادو! اگرچہ گھی اور مصالحہ نہ بڑھاسکو۔ (مراۃ المناجیح،۳/۱۲۱)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرَّءُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی اس حدیث کے تحت نقل فرماتے ہیں: اس حدیث میں فقراء اور پڑوسیوں پر وسعت کرنے کی خاطر کھانے کا شوربہ بڑھالینے کا اِستحباب موجود ہے، شوربہ میں گوشت والی قوت موجود ہوتی ہے کیونکہ شوربہ میں گوشت کو جوش دینے سے اس کی خاصیت شوربے میں آجاتی ہے۔ اس حدیث میں پکے ہوئے گوشت کے بُھنے ہوئے گوشت سے افضل ہونے کا بھی ثبوت موجود ہے کہ پکا ہونے کی صورت میں سب کو فائدہ ہوگا، کیونکہ گھر والے اور پڑوسی سب کھاسکیں گے، پھر یہ کہ اس میں ثَرید بھی بنائی جاسکے گی جو کہ سب سے افضل کھانا ہے، مزید اس حدیث میں پڑوسی پر احسان کرنے اور اپنے کھانے میں سے کچھ پڑوسیوں کے لئے الگ کرنے کا بھی اِستحباب موجود ہے۔

(فیض القدیر، حرف الهمزة، ۱/ ۵۱۰، تحت الحديث: ۷٤۱)

www.dawateislami.net

(حکایت 21) پڑوسیوں کے لئے بھی گوشت خریدتے تھے

حضرتِ سیِّدُنا فقیہ مَہْدی بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ہم نے ہمیشہ صوفی بزرگ حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابوعبداللہ محمد عربی فِشتالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی کے پڑوسیوں سے اُن کی تعریفیں ہی سنی ہیں، آپ کے پڑوسی بہت اچھے الفاظ سے آپ کو یاد کرتے تھے۔ پڑوسیوں نے یہ بھی بتایا تھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جب بھی گھر والوں کے لئے گوشت خریدتے تو پڑوسیوں کے لئے بھی خریدتے اور فرماتے تھے: میں اکیلا گوشت پکا کر اپنے پڑوسیوں کو محروم نہیں چھوڑ سکتا۔

(الابریز، مقدمۃ المؤلف، الفصل الاول، ۱/ ۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(9) تکلیف دینے والا مذاق نہ کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! کسی کی ڈور بیل (Door Bell) بجا کر بھاگ جانا، سونے والوں کی چارپائی دوسری جگہ رکھ دینا، کسی کو کمرے یا باتھ روم میں بند کردینا، بہروپ دھار کر یا ڈراؤنی شکل بنا کر کسی کو ڈرانا، واش روم کا پانی بند کردینا، دوستوں کی مَنڈلیوں میں، رشتے داروں کے جھرمٹ میں کسی کا مذاق اُڑا کر، اس پر فقرے کس کر، کسی کے سر پر اچانک چپت لگا کر، یا بیٹھنے والے کے نیچے سے کرسی کھینچ کر اس پر ہنسنے بلکہ قہقہے لگانے کو زِندہ دِلی قرار دیا جاتا ہے، لیکن اس طرف کسی کا مشکل ہی دھیان جاتا ہے کہ جس کا مذاق اُڑایا گیا اس کے دل پر کیا گزر

www.dawateislami.net

رہی ہے بلکہ اگر کوئی ہمت کر کے اپنا صدمہ بیان کر دے تو اُسے بُرا بھلا کہا جاتا ہے کہ ''ہماری اتنی سی بات بھی تم سے برداشت نہیں ہوئی !'' **یاد رکھئے! کسی مسلمان کو مذاق میں بھی تکلیف پہنچانے سے منع کیا گیا ہے** چنانچہ حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **لَا تُمَارِ أَخَاكَ وَلَا تُمَازِحْهُ وَ لَا تَعِدْهُ مَوْعِدَةً فَتُخْلِفَهُ** اپنے بھائی سے نہ تو جھگڑا کرو، نہ اس کا مذاق اڑاؤ اور نہ ہی اس سے کوئی ایسا وعدہ کرو جس کی خلاف ورزی کرو۔

(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ما جاء فی المراء، ۳/ ۴۰۰، حدیث: ۲۰۰۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: آپس کا مذاق جس سے ہر ایک کا دل خوش ہو یہ چند شرطوں سے جائز ہے جیسا کہ عرض کیا جا چکا ہے مگر کسی کا مذاق اُڑانا جس سے سامنے والے کو تکلیف پہنچے بہرحال حرام ہے وہ ہی یہاں مراد ہے کیونکہ مسلمان کو اِیذاء دینا حرام ہے۔ ''نہ ایسا وعدہ کرو جس کی خلاف ورزی کرو'' کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: یہاں وعدے سے وہ وعدہ مراد ہے جو جائز ہو، بعض فقہاء کے نزدیک ایسا وعدہ پورا کرنا واجب ہے، اکثر کے ہاں مستحب ہے اگر وعدہ کے وقت **اِنْ شَآءَ اللہ** کہہ دیا جائے تو سب کے نزدیک اس کا پورا کرنا مستحب ہے۔ **(مراۃ المناجیح، ۶/ ۵۰۱)**

www.dawateislami.net

مزاح اور سُخرِیہ میں فرق

مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان لکھتے ہیں: ایسی بات جس سے اپنا اور سننے والے کا دل خوش ہو جائے مِزاح ہے اور جس سے دوسرے کو تکلیف پہنچے جیسے کسی کا مذاق اڑانا سُخرِیَّہ ہے۔ مِزاح اچھی چیز ہے، سُخرِیَّہ بری بات ہے۔

(مراۃ المناجیح، ۶/ ۴۹۳)

لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کا انجام

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: بلاشُبہ لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کے لئے جنت کا دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا: آؤ! قریب آؤ، جب وہ آئے گا دروازہ بند کر دیا جائے گا، اسی طرح کئی بار کیا جائے گا یہاں تک کہ جب اس کے لئے پھر دروازہ کھول کر اسے بلایا جائے گا: آؤ! آؤ! قریب آؤ! تو وہ نااُمیدی اور مایوسی کے مارے نہیں آئیگا۔

(شعب الایمان، ۵ / ۳۱۰، حدیث: ۶۷۵۷)

مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا بیان ہے کہ وہ حضرات رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ و سلَّم کے ساتھ سفر میں تھے، اس دوران ان میں سے ایک صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ سو گئے تو ایک دوسرے صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ ان کے پاس رکھی اپنی ایک رسی لینے گئے، جس سے

www.dawateislami.net

وہ گھبرا گئے (یعنی اس سونے والے کے پاس رسی تھی یا اس جانے والے کے پاس تھی اس نے یہ رسی سانپ کی طرح اس پر ڈالی وہ سونے والے اسے سانپ سمجھ کر ڈر گئے اور لوگ ہنس پڑے[1]) تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کے لیے جائز نہیں کہ دوسرے مسلمان کو ڈرائے۔

(ابوداوٗد،کتاب الادب،باب من یاخذ الشيء من مزاح،٤/٣٩١، حدیث: ٥٠٠٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: جب **رسولُ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ سنا تو یہ فرمایا، اس فرمان عالی کا مقصد یہ ہے کہ ہنسی مذاق میں کسی کو ڈرانا جائز نہیں کہ کبھی اس سے ڈرنے والا مر جاتا ہے یا بیمار پڑ جاتا ہے، خوش طبعی وہ چاہیے جس سے سب کا دل خوش ہو جائے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایسی دل لگی ہنسی کسی سے کرنی جس سے اس کو تکلیف پہنچے مثلاً کسی کو بے وقوف بنانا، اس کے چپت لگانا وغیرہ حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح،۵/۲۷۰)

بھائیوں کا دل دُکھانا چھوڑ دو
اور تمسخر بھی اُڑانا چھوڑ دو

اپریل فُول

اپریل فُول دوسروں کے ساتھ عملی مذاق کرنے اور بے وقوف بنانے کا نام

مدینہ

[1]: مراۃ،۵/۲۷۰

www.dawateislami.net

ہے۔اسکا خاص دن یکم اپریل (First April) ہے۔مغربی ممالک میں یکم اپریل کو مذاق کا دن قرار دیا جاتا ہےاور جھوٹے مذاق کا سہارا لے کرلوگوں کو بیوقوف بنایا جاتا ہے، یہ فضول اور فُول (Fool) رَسْم مسلم معاشرے میں بھی جڑیں پکڑ چکی ہے اور مسلمان اپنے ہی اسلامی بھائیوں کوفُول (یعنی بے وقوف) بنا کر خوش ہوتے ہیں۔ اپریل فول میں آدمی کو پریشان کُن جھوٹی خبر دے دی جاتی ہے پھر جب اس پر حقیقت کھلتی ہے تو اسے ''اپریل فول، اپریل فول'' کہہ کراس کا مذاق اڑایا جاتا ہے،مثلاً ٹیلی فون پر یہ بتایا جاتا ہے کہ ۞ آپ کا جوان بیٹا فلاں جگہ ایکسیڈنٹ ہونے کی وجہ سے شدید زخمی ہے اور اسے فلاں ہسپتال میں پہنچا دیا گیا ہے یا۞ آپ کا فلاں رشتہ دار انتقال کرگیا ہے ۞ آپ کی دکان میں آگ لگ گئی ہے ۞ آپ کی دکان میں چوری ہوگئی ہے ۞آپ کے پلاٹ پر قبضہ ہوگیا ہے ۞آپ کی گاڑی چوری ہوگئی ہے ۞آپ کے بیٹے کوتاوان کے لئے اغوا کرلیا گیا ہے ۞ آپ کا دیا ہوا چیک باؤنس ہوگیا ہےاور پولیس آپ کوگرفتار کرنے کے لئے ڈھونڈ رہی ہے۔

ہرسال اپریل فُول کے بارے میں خبریں منظرِ عام پر آتی ہیں، افسوس کہ جھوٹ بول کر، اپنے مسلمان بھائیوں کو پریشان کرکےان کی ہنسی اُڑانے کو تفریح کا نام دیا جاتا ہے،اللہ عَزَّوَجَلَّ عقلِ سلیم عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

غلط خبر نے جان لے لی

رِینالہ خُورْد (پنجاب، پاکستان) کے 70 سالہ رہائشی شخص کو خبر ملی کہ اس کے بھائی کا اوکاڑہ میں ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں انتقال ہوگیا ہے، وہ اوکاڑہ اسپتال آ رہا تھا کہ تحصیل روڈ پر گر پڑا اور دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے جان سے ہاتھ دھو بیٹھا، بعد میں پتہ چلا کہ کسی منچلے نے اپریل فول کا مذاق کیا تھا۔ (اردو پوائنٹ، یکم اپریل 2008)

اپریل فُول کا دھوکا

یکم اپریل 2012ء کی بات ہے ہند کے ایک شہر ناگپور (تاجپور) میں ایک شخص کرائے کے مکان میں رہتا تھا، وہ اور اس کے اہل خانہ گھر سے باہر نکلے ہوئے تھے کہ ان کے ایک پڑوسی نے موبائل پر خبر دی کہ تمہارے گھر میں آگ لگ گئی ہے لیکن انہوں نے اسے اپریل فول سمجھا اور کہا: لگنے دو۔ دھیرے دھیرے آگ پورے مکان میں پھیل گئی۔ آس پاس کے لوگوں نے فائر بریگیڈ کی مدد سے آگ پر قابو پالیا لیکن اس وقت تک اپریل فول اپنا اثر دکھا چکا تھا۔ (''دی سنڈے انڈین'' ویب سائٹ)

اپریل فول کیسے شروع ہوا؟

اپریل فول کیا ہے؟ اس کے بارے میں بہت کم لوگ جاننے کی کوشش کرتے ہیں البتہ دیگر خُرافات کی طرح اس کو بھی بڑے اہتمام سے منایا جاتا ہے، اپریل فول کے آغاز کے بارے میں ایک تحقیق یہ ہے کہ جب عیسائی اَفواج نے اسپین کو فتح کیا تو اس وقت اسپین کی زمین پر مسلمانوں کا اتنا خون بہایا گیا کہ فاتح فوج کے

www.dawateislami.net

گھوڑے جب گلیوں سے گزرتے تھے تو ان کی ٹانگیں مسلمانوں کے خون میں ڈوبی ہوتی تھیں جب قابض افواج کو یقین ہوگیا کہ اب اسپین میں کوئی بھی مسلمان زندہ نہیں بچا ہے تو انہوں نے گرفتار مسلمان حکمران کو یہ موقع دیا کہ وہ اپنے خاندان کیساتھ واپس مراکش چلا جائے جہاں سے اسکے آباؤاجداد آئے تھے، قابض افواج غرناطہ سے کوئی بیس کلومیٹر دور ایک پہاڑی پر اسے چھوڑ کر واپس چلی گئیں۔ جب عیسائی افواج مسلمان حکمرانوں کو اپنے ملک سے نکال چکیں تو حکومتی جاسوس گلی گلی گھومتے رہے کہ کوئی مسلمان نظر آئے تو اسے شہید کردیا جائے، جو مسلمان زندہ بچ گئے وہ اپنے علاقے چھوڑ کر دوسرے علاقوں میں جا بسے اور اپنی شناخت پوشیدہ کرلی، اب بظاہر اسپین میں کوئی مسلمان نظر نہیں آرہا تھا مگر اب بھی عیسائیوں کو یقین تھا کہ سارے مسلمان قتل نہیں ہوئے کچھ چھپ کر اور اپنی شناخت چھپا کر زندہ ہیں اب مسلمانوں کو باہر نکالنے کی ترکیبیں سوچی جانے لگیں اور پھر ایک منصوبہ بنایا گیا۔ پورے ملک میں اعلان ہوا کہ یکم اپریل کو تمام مسلمان غرناطہ میں اکٹھے ہوجائیں تاکہ جس ملک میں جانا چاہیں جاسکیں۔ اب چونکہ ملک میں امن قائم ہوچکا تھا اس لئے مسلمانوں کو خود ظاہر ہونے میں کوئی خوف محسوس نہ ہوا، مارچ کے پورے مہینے اعلانات ہوتے رہے، اَلْحَمراء کے نزدیک بڑے بڑے میدانوں میں خیمے نصب کردیے گئے، جہاز آکر بندرگاہ پر لنگرانداز ہوتے رہے، مسلمانوں کو ہر طریقے سے یقین دلایا گیا کہ انہیں کچھ نہیں کہا جائے گا۔ جب مسلمانوں کو یقین ہوگیا کہ اب

www.dawateislami.net

ہمارے ساتھ کچھ نہیں ہوگا تو وہ سب غرناطہ میں اکٹھے ہونا شروع ہوگئے۔ اس طرح حکومت نے تمام مسلمانوں کو ایک جگہ اکٹھا کرلیا اور انکی بڑی خاطر مدارت کی۔ یہ یکم اپریل کا دن تھا جب تمام مسلمانوں کو بحری جہاز میں بٹھایا گیا مسلمانوں کو اپنا وطن چھوڑتے ہوئے تکلیف ہورہی تھی مگر اطمینان تھا کہ چلو جان تو بچ جائے گی۔ دوسری طرف حکمران اپنے محلات میں جشن منانے لگے، جرنیلوں نے مسلمانوں کو الوداع کیا اور جہاز وہاں سے چل دیئے، ان مسلمانوں میں بوڑھے، جوان، خواتین، بچے اور کئی ایک مریض بھی تھے جب جہاز گہرے سمندر میں پہنچے تو منصوبہ بندی کے تحت انہیں گہرے پانی میں ڈبو دیا گیا اور یوں وہ تمام مسلمان سمندر میں ڈوب گئے۔ اس کے بعد اسپین میں خوب جشن منایا گیا کہ ہم نے کس طرح اپنے دشمنوں کو بیوقوف (Fool) بنایا۔

فرسٹ ائیر فول

کالج میں پہلے دن داخل ہونے والے طلبہ کو بھی مختلف انداز سے فرسٹ ائیر فول (First year fool) بنایا جاتا ہے، کبھی ان سے اُوٹ پٹانگ سوالات پوچھے جاتے ہیں، کبھی غلط کلاس روم میں گھسا دیا جاتا ہے، کبھی ان کی پُشت پر فرسٹ ائیر فول کا کارڈ یا اسٹیکر چپکا دیا جاتا ہے کبھی ان کے کپڑوں کو پین کی سیاہی سے رنگ دیا جاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کرنے والوں کو سچی توبہ کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

www.dawateislami.net

(10) نام بگاڑنا

اصل نام پکارنے کے بجائے نامناسب ناموں مثلاً لمبو! کالُو! موٹُو! وغیرہ کہہ کر بلانا بھی سامنے والے کو تکلیف دے سکتا ہے، میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صفحہ 204 پر لکھتے ہیں: کسی مسلمان بلکہ کافرِ ذِمّی کو بھی بلاحاجتِ شرعیہ ایسے الفاظ سے پکارنا یا تعبیر کرنا جس سے اس کی دل شکنی ہو، اُسے ایذاء پہنچے، شرعاً ناجائز وحرام ہے۔ اگرچہ بات فِیْ نَفْسِہٖ سچی ہو، فَاِنَّ کُلَّ حَقٍّ صِدْقٌ وَلَیْسَ کُلُّ صِدْقٍ حَقًّا (ہر حق سچ ہے مگر ہر سچ حق نہیں) (فتاوٰی رضویہ ۲۳/ ۲۰٤) لہٰذا جس کا جو نام ہو اس کو اُسی نام سے پکارنا چاہئے، اپنی طرف سے کسی کا اُلٹا سیدھا نام مثلاً لمبو، ٹھنگو، کالو وغیرہ نہ رکھا جائے، عُموماً اس طرح کے ناموں سے دل آزاری ہوتی ہے اور وہ اس سے چِڑتا بھی ہے لیکن پکارنے والا جان بوجھ کر بار بار مزہ لینے کے لئے اسے اسی نام سے پکارتا ہے، ایسا کرنے والوں کو سنبھل جانا چاہئے کیونکہ ربّ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِۚ (پ۲٦، الحجرات:۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدّین مُرادآبادی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الھادی اِس آیت کے تحت لکھتے ہیں: (یعنی وہ نام) جو انہیں ناگوار معلوم ہوں۔

www.dawateislami.net

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ اگر کسی آدمی نے کسی برائی سے توبہ کر لی ہو اس کو بعدِ توبہ اس برائی سے عار دلانا بھی اس نَہی (یعنی ممانعت کے حکم) میں داخل اور ممنوع ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ کسی مسلمان کو کُتّا یا گدھا یا سُور کہنا بھی اسی میں داخل ہے۔ بعض علماء نے فرمایا کہ اس سے وہ اَلقاب مراد ہیں جن سے مسلمان کی برائی نکلتی ہو اور اس کو ناگوار ہو لیکن تعریف کے اَلقاب جو سچّے ہوں ممنوع نہیں جیسے کہ حضرت ابوبکر کا لقب عَتِیق (جہنم سے آزاد) اور حضرت عمر کا فاروق (حق اور باطل میں فرق کرنے والا) اور حضرت عثمانِ غنی کا ذُوالنُّورَین (دو نوروں والا) اور حضرت علی کا ابوتُراب (مٹی والا) اور حضرت خالِد کا سَیفُ اللّٰہ (اللہ کی تلوار) رضی اللہ تعالٰی عنہم اور جو اَلقاب بمنزلِہ عَلَم (یعنی نام کے مرتبہ میں) ہو گئے اور صاحبِ اَلقاب کو ناگوار نہیں وہ اَلقاب بھی ممنوع نہیں جیسے کہ اَعْمَش (کمزور نگاہ والا)، اَعْرَج (لنگڑا)۔ (''کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا'' کے تحت صدرالافاضل لکھتے ہیں:) تو اے مسلمانو! کسی مسلمان کی ہنسی بنا کر یا اس کو عیب لگا کر یا اس کا نام بگاڑ کر اپنے آپ کو فاسق نہ کہلاؤ۔

(خزائن العرفان، پ۲۶، الحجرات، زیرِ آیت:۱۱)

فرشتے لعنت کرتے ہیں

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بِن سَعْد رضی اللہ تعالٰی عنہ بیان کرتے ہیں کہ حُسنِ اَخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجْوَر، مَحبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جس نے کسی شخص کو اس کے نام کے علاوہ نام سے بلایا اس پر فرشتے لعنت

www.dawateislami.net

کرتے ہیں۔(جمع الجوامع، ۲۳/۷، حدیث:۲۰٦۱۲) یعنی کسی بُرے لقب سے جو اُسے برا لگے نہ کہ اے بندۂ خدا! وغیرہ سے۔

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، حرف المیم، ۲/٤۱٦)

کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حُکم

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِ دِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے **سوال** ہوا: جو شخص کسی عالم کی نسبت یا کسی دوسرے کی لفظ مر دُود کہے یا یوں کہے کہ وہ ''بیوقوف'' ہے، کچھ نہیں جانتا اور ''اُلّو'' ہے، تو اس شخص کی نسبت شَرع شریف کیا حُکم دے گی؟ اعلیٰ حضرت رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے **جواب** دیا: بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایسے الفاظ سے یاد کرنا مسلمان کو ناحق ایذا دینا ہے اور مسلمان کی ناحق ایذا شرعاً حرام۔ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: **مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللہَ** رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْاَوْسَطِ عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالٰی عنہ بِسَنَدٍ حَسَنٍ جس نے بلاوجہ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایذا دی۔(المعجم الاوسط، ۲/۳۸٦، حدیث:۳٦۰۷) پھر علمائے دین متین کی شان تو نہایت اَرفع واعلیٰ ہے ان کی جناب میں گستاخی کرنے والے کو حدیث میں منافق فرمایا: **ثَلٰثَۃٌ لَایَسْتَخِفُّ بِحَقِّھِمْ اِلَّامُنَافِقٌ ذُوالشَّیْبَۃِ فِی الْاِسْلَامِ وَذُوالْعِلْمِ وَاِمَامٌ مُقْسِطٌ** رَوَاہُ الطَّبَرَانِیُّ فِی الْکَبِیْرِ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ وَاَبُوالشَّیْخِ فِی التَّوْبِیْخِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللہِ رضی

www.dawateislami.net

اللّٰہ تعالٰی عنھم عَنِ النَّبِی صلی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلم۔ یعنی سیِّدِ عالم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ وسلَّم فرماتے ہیں: تین شخص ہیں جن کا حق ہلکا نہ جانے گا مگر منافق، ﴿ایک﴾ اسلام میں بُڑھاپے والا ﴿دوسرا﴾ عالم ﴿تیسرا﴾ بادشاہِ اسلام عادِل۔(المعجم الکبیر، ٨/٢٠٢، حدیث:٧٨١٩) ایسا شخص شرعاً لائق تعزیر ہے۔وَاللّٰہُ سُبْحٰنَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَمُ وَعِلْمُہٗ جَلَّ مَجْدُہٗ اَتَمُّ وَاَحْکَمُ (فتاوٰی رضویہ،١٣ / ٦٤٤)

محبت بھرے نام سے پُکارا

بَسا اوقات ہمارے میٹھے میٹھے مَدَنی آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان یا ازواجِ مطہرات رضی اللّٰہ تعالٰی عنھن کے ناموں کو مختصر یا تصغیر کرکے محبت بھرے انداز سے پکارتے ،اس کی چند مثالیں ملاحظہ فرمائیں:

۞ حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو **یا عُثَیْم** (مسند احمد، ١٠/١٠١، حدیث:٢٦١٩٠) ۞ حضرتِ سیِّدُنا اَنس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو **یَا اُنَیس** (مسلم، ص١٢٦٤، حدیث:٢٣٠٩) اور **یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ** (اے دو کانوں والے) (ترمذی، ٣/٣٩٩، حدیث:١٩٩٨) ۞ حضرتِ سیِّدُنا جابر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو **یَا جُوَیْبِر** (جمع الجوامع، ١٤/٢٠٨، حدیث:١٠١٨٩) اور **یَا جُبَیر** (جمع الجوامع، ١٤/٢٠٩، حدیث:١٠٢٠٠)

۞ حضرتِ سیِّدُنا مقدام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو **یَا قُدَیم** (ابو داوٗد، ٣/١٨٣، حدیث:٢٩٣٣)

۞ حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا کو **یا عائِش** (بخاری، ٢/٥٥١، حدیث:٣٧٦٨) اور **شُقَیْرَاء** (گہرے بھورے رنگ والی) (جمع الجوامع، ٣/١٣٥،

www.dawateislami.net

حدیث:٧٨٢٣) اور **حُمَیْرَاء**(سُرخ رنگ والی)(الطبقات الکبری لابن سعد، ٨/٦٤، رقم:٤١٢٨)

اوریا **عُوَیْش**! (جمع الجوامع،٥/٤٤٥،حدیث:١٦٣٨٠) ❁ حضرت سیِّدَتُنا زینب بنت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کو **یا زُوَیْنَب**(جمع الجوامع،٥/٤٨٩، حدیث:١٦٨٣٥) کہہ کر پُکارا۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سرکارِ دوعالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اس انداز میں پکارنے سے ان صحابہ کرام اور ازواجِ مطہرات علیھم الرضوان کا دل خوش ہوتا تھا لیکن آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے انداز پر ہم اپنے آپ کو قیاس نہیں کرسکتے۔ چنانچہ ہمیں اس سلسلے میں بہت اِحتیاط کی ضرورت ہے کہ کہیں وہ نام جسے ہم محبت بھرا سمجھ رہے ہوں سامنے والے کو پسند نہ ہومگر وہ ادب ومروّت کی وجہ سے کچھ کہنے کی ہمت نہ رکھتا ہو اور بسا اوقات ہمارا انداز دل آزاری کا بھی سبب بن سکتا ہے لہٰذا احتیاط کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔

جب ''گلہری'' بڑی ہوئی

ایک مَدَنی اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ایک بیٹی اور بیٹے کے بعد ایک اور مَدَنی مُنّی آسیہ عطاریہ سے نوازا تو دل کی کلی کِھل اٹھی، وہ مدنی منی جب مسکراتی تو گلہری جیسی دکھائی پڑتی، ہم نے پیار سے اسے گلہری کہنا شروع کردیا وہ بھی گلہری کے نام پر متوجہ ہوجاتی کہ مجھے آواز دی گئی ہے، جب اسے دارُالمدینہ میں داخل کروایا تو اصل نام آسیہ سے پکارنا شروع کردیا۔ اب وہ کلاس 3 میں ہے، لیکن اب بھی اسے (آزمائشی طور پر) گلہری کہا جائے تو وہ بُرا مناتی ہے اور

www.dawateislami.net

اصل نام سے پکارنے کا مطالبہ کرتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(11) راستوں کو تنگ کر دینا

دکان کا سامان فٹ پاتھ پر رکھ کر راہ گیروں کا راستہ بند کر دینا، گھر کے آگے چبوترہ یا گٹر یا پودوں کی کیاری بنا کر گلی تنگ کر دینا ، دیگیں پکانے کے لئے گڑھے کھودنا، گلی میں غلط پارکنگ کر کے دیگر گاڑی والوں کو پریشان کرنا ایک مسلمان کے شایانِ شان نہیں، حضرت سیدنا سَہْل بن معاذ رضی اللّٰہ تعالٰی عنھما کا بیان ہے، میرے والدِ گرامی فرماتے ہیں کہ ہم پیارے آقا صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے ساتھ جہاد میں گئے تو لوگوں نے منزلیں تنگ کر دیں اور راستہ روک لیا۔ اس پر رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ایک آدمی کو بھیجا کہ وہ یہ اِعلان کرے: بے شک جو منزلیں تنگ کرے یا راستہ روکے تو اس کا کچھ جہاد نہیں۔

(ابوداؤد،کتاب الجهاد، باب ما یؤمر...الخ،٣/٥٨، حدیث:٢٦٢٩)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان (راستہ روک لیا) کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اس طرح کہ بعض لوگوں نے راستہ پر اپنا سامان رکھ دیا جس سے راستہ بند ہو گیا اور گزرنے والوں کو تکلیف ہونے لگی اور بعض نے ضرورت سے زیادہ منزل پر جگہ گھیر لی جس سے ساتھیوں پر تنگی ہو گئی۔ معلوم ہوا کہ ہر وقت سفر و حضر میں ہر مسلمان کو اپنے ساتھیوں کے آرام کا خیال رکھنا چاہیے۔

www.dawateislami.net

(اس کا کچھ جہاد نہیں) کے تحت مفتی صاحب فرماتے ہیں: یعنی اس جہاد کا پورا ثواب نہ ملے گا۔ بعض لوگ مسجد میں گزرگاہ پر نماز شروع کر دیتے ہیں جس سے آنے جانے والوں کو سخت تکلیف ہوتی ہے، بعض حضرات صف میں زیادہ جگہ گھیر کر بیٹھتے ہیں انہیں اس حدیث سے سبق لینا چاہیے، مسلمانوں کو تکلیف سے بچانا عبادت کا مغز ہے۔

(مراۃ المناجیح، ۵/۴۹۸)

بند نالیاں کھولنے کے لئے پتھر اکھڑوا دیئے

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ ایک مرتبہ مکّۂ مکرَّمہ زَادَھَااللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیْماً تشریف لائے تو اہلِ مکہ نے آپ سے فریاد کی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ہمارے گھروں کی نالیوں کو بند کر دیا ہے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ان لوگوں کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا ابوسفیان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس آئے اور فرمایا: اس پتھر کو اُکھاڑو! انہوں نے اکھاڑ دیا۔ پھر فرمایا: اسے بھی اُکھاڑو! انہوں نے اکھاڑ دیا۔ آپ فرماتے رہے وہ اکھاڑتے رہے یہاں تک کہ کئی پتھر اُکھاڑ ڈالے۔ (کنز العمال، کتاب الفضائل، باب فضائل الصحابۃ، جزء۱۲، ٦/ ۲۹٦، رقم: ۳٦٠١۲ ملخصاً)

مسلماں رات بھر سوئیں عمر فاروق پہرا دیں
رعایہ کے نگہباں حضرت فاروقِ اعظم ہیں

(دیوانِ سالک، ص۲۸)

www.dawateislami.net

حقوقِ عامہ کا اِحساس

حقوقِ عامہ کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے، ہمارے اَسلاف اس بارے میں بے حد محتاط ہوا کرتے تھے چنانچہ حجۃ الاسلام حضرت سیدنا امام محمد غزالی علیہ رحمۃ اللّٰہِ الوالی فرماتے ہیں: ایک شخص حضرت سیدنا امام احمد بن حنبل رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے پاس (حصولِ علم کے لئے) کئی سال تک آتا جاتا رہا، اس کے بعد آپ نے اس سے اِعراض (یعنی پہلو تہی، بے توجّہی) فرما کر کلام کرنا ترک کر دیا۔ وہ آپ سے مسلسل اس تبدیلی کا سبب پوچھتا لیکن آپ جواب نہ دیتے، آخرکار آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: مجھے خبر ملی ہے کہ تم نے سڑک کی جانب سے اپنی دیوار کو لیپا ہے اور سڑک کے کنارے سے قدِ آدم کے برابر مٹی لی ہے حالانکہ وہ مسلمانوں کی عام گزرگاہ ہے اس لئے تم عِلْم منتقل کئے جانے کے قابل نہیں ہو۔ (احیاء علوم الدین، ٥/٩٦)

مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ

حضرتِ سیدنا ابوبَرْزَہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ!** مجھے ایسی چیز کی تعلیم دیجئے کہ میں اس سے نفع پاؤں تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسلَّم نے فرمایا: اِعْزِلِ الْاَذٰی عَنْ طَرِیْقِ الْمُسْلِمِیْن یعنی مسلمانوں کے راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ۔

(مشکاۃ المصابیح، کتاب الزکاۃ، باب فضل الصدقۃ، ١/٣٦٢، حدیث:١٩٠٦)

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفٰی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

القوی اس حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: ہر وہ تکلیف دہ چیز مثلاً کانٹا، شیشہ، ٹھوکر کی چیزیں جس سے چلنے والوں کو اِیذا پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کو راستوں سے ہٹادینا بہت معمولی کام ہے لیکن یہ عمل اللہ تعالیٰ کو اِس قدر پسند ہے کہ وہ اس کی جزا میں اپنے فضل وکرم سے جنت عطا فرمادیتا ہے۔ آج کل کے مسلمان اس عملِ صالح کی عظمت اور اِس کے اجروثواب سے بالکل ہی غافل ہیں بلکہ اُلٹے راستوں میں تکلیف کی چیزیں ڈال دیا کرتے ہیں۔ مثلاً عام طور پر لوگ کیلا کھا کر اُس کا چھلکا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر پھینک دیا کرتے ہیں۔ گاڑی آنے پر مسافر بدحواس ہو کر ٹرین میں چڑھنے کے لئے دوڑتے اور کیلے کے چھلکوں پر پاؤں پڑجانے سے پھسل کر گر جاتے ہیں اور بعض شدید زخمی ہوجاتے ہیں، اسی طرح ہڈیاں اور شیشے کے ٹکڑے عام طور پر لوگ راستوں میں ڈال دیا کرتے ہیں۔ اِن حرکتوں سے مسلمان کو بچنا چاہیے بلکہ راستوں میں کوئی تکلیف دہ چیز اگر نظر پڑ جائے تو اس کو راستوں سے ہٹا دینا چاہیے اِن شاءَ اللہ تعالیٰ اگر یہ عمل مقبول ہوگیا تو جنت ملے گی۔ واللہ تعالیٰ اَعْلَم (بہشت کی کنجیاں، ص۲۰۹)

عام راستے کی طرف بیت الخلا یا پرنالہ بنانا

بہارِ شریعت میں ہے: عام راستے کی طرف بیت الخلاء یا پرنالہ یا برج یا شہتیر یا دکان وغیرہ نکالنا جائز ہے بشرطیکہ اس سے عوام کو کوئی ضَرر نہ ہو اور گزرنے والوں میں سے کوئی مانع نہ ہو اور اگر کسی کو کوئی تکلیف ہو یا کوئی معترِض ہو تو ناجائز

www.dawateislami.net

ہے۔(بہارِ شریعت، ۳/۸۷۱بحوالہ ردالمحتار،کتاب الدّیات،باب مایحدثه الرجل ...إلخ،۱۰/۲٦۵)

راستے پر خرید وفروخت کرنے کے تین مسائل

صَدرُ الشَّریعه،بدرُ الطَّریقه حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیه رحمةُ اللّٰهِ القوی لکھتے ہیں: جو شخص راستہ پر خرید وفروخت کرتا ہے اگر راستہ کُشادہ ہے کہ اس کے بیٹھنے سے راہ گیروں پر تنگی نہیں ہوتی تو حرج نہیں اور اگر گزرنے والوں کو اس کی وجہ سے تکلیف ہو جائے تو اُس سے سودا خریدنا نہ چاہیے کہ گناہ پر مدد دینا ہے کیونکہ جب کوئی خریدے گا نہیں تو وہ بیٹھے گا کیوں!(الفتاوی الهندیة،کتاب البیوع، الباب العشرون فی البیاعات المکروهة ...إلخ،۳/۲۱۰) (بہارِ شریعت،۲/۲٦۷)

مسئلہ: عام راستہ پر خرید وفروخت کے لیے بیٹھنا جائز ہے جبکہ کسی کے لیے تکلیف دہ نہ ہو اور اگر کسی کو تکلیف دے تو وہ ناجائز ہے۔(ردالمحتار،کتاب الدّیات،باب مایحدثه الرجل ...إلخ،۱۰/۲٦۷)(بہارِ شریعت، ۳/۸۷۱)**مسئلہ**: شارع عام کے کنارے بیٹھ کر خرید وفروخت اگر کسی چیز کو ضَرر نہ دے اور حکومت کی اجازت سے ہو تو جائز ہے اور اگر مُضِر ہو تو ناجائز ہے۔(ردالمحتار،کتاب الدّیات،باب مایحدثه الرجل...إلخ، ۱۰/۲٦۷)(بہارِ شریعت،۳/۸۷۷)

راستہ پر کسی کو تکلیف نہ دو!

سرکارِ مدینہ،سلطانِ باقرینہ صلَّی اللّٰه تعالٰی علیه واٰلهٖ وسلَّم نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ

www.dawateislami.net

الرِّضوان سے ارشاد فرمایا: راستوں پر بیٹھنے سے بچو! لوگوں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! ہم کو وہاں بیٹھنے کے سوا چارہ نہیں، ہم وہاں بات چیت کرتے ہیں۔ فرمایا: اگر بغیر بیٹھے نہ مانو تو راستہ کو اس کا حق دو! انہوں نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! راستہ کا کیا حق ہے؟ فرمایا: نگاہ نیچے رکھنا، تکلیف دہ چیز ہٹانا، سلام کا جواب دینا، اچھائیوں کا حکم دینا اور برائیوں سے روکنا۔

(بخاری، کتاب الاستئذان، باب بدء السلام، ٤/ ١٦٥، حدیث: ٦٢٢٩)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: راستہ سے عورتیں بچے گزرتے رہتے ہیں، نیز وہاں سے لوگوں کے مال سواریاں گزرتی ہیں، اس لئے وہاں بیٹھنا خطرناک بدنظری کا اندیشہ ہے۔ مزید فرماتے ہیں: راستوں پر بیٹھ کر یہ پانچ نیکیاں یا ان میں سے جس قدر بن پڑیں کیا کرو! نگاہیں نیچی رکھو تاکہ اجنبی عورتوں پر نہ پڑیں، راستہ سے کانٹا، اینٹ، پتھر الگ کردیا کرو تاکہ کسی راہ گیر کو نہ چبھے نہ ٹھوکر لگے، جو راستہ گزرنے والا تمہیں سلام کرتا ہوا گزرے اس کا جواب دو، اگر تم راستہ میں کسی کو کوئی برا کام کرتے دیکھو تو اس سے روکو، اس کی عوض اسے اچھے کام کرنے کا مشورہ دو، اس صورت میں تمہارا وہاں بیٹھنا بھی عبادت ہے۔ سُبْحٰنَ اللّٰہ! کیمیا پیتل، تانبہ کو سونا کردیتی ہے، حضور (صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کی تعلیم گناہوں کو ثواب بنادیتی ہے۔

(مراۃ المناجیح، ٦/ ٣٢٢)

www.dawateislami.net

کھیتی کے مالک کی شکایت

ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ العزیز کی بارگاہ میں حاضر ہوکر شکایت کی: میں نے کھیتی کاشت کی تھی کہ اہلِ شام کا لشکر وہاں سے گزرا اور اِسے خراب کر دیا۔ آپ نے اس کے بدلے اُسے دس ہزار دِرْہم دیئے۔

(سیرت ابن جوزی، ص۹۷)

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ اسی نوعیت کی ایک حکایت کے بعد لکھتے ہیں: اُن لوگوں کو دَرْس حاصِل کرنا چاہئے جو لوگوں کی دیواروں اور سیڑھیوں کے کونوں وغیرہ کو پِیک (یعنی پان کے رنگین تھوک) کی پچکاریوں سے بدنُما کر دیتے ہیں، اِسی طرح بغیر اِجازتِ مالِک مکانوں اور دُکانوں کی دیواروں اور دروازوں نیز سائن بورڈز اور گاڑیوں، بسوں وغیرہ کے باہَر یا اندر اِسٹیکرز اور پوسٹر لگانے والے، دیواروں پر مالِک کی اِجازت کے بِغیر ''چاکنگ'' کرنے والے بھی دَرْس حاصِل کریں کہ اس طرح کرنے سے لوگوں کے حُقُوق پامال ہوتے ہیں۔ بے شک حُقُوقُ اللّٰہ ہی عظیم تر ہیں مگر توبہ کے تعلُّق سے حُقُوقُ الْعِباد کا مُعامَلہ حُقُوقُ اللّٰہ سے سَخْت تر ہے، دنیا میں جس کسی کا حق ضائع کیا ہو اگر اُس سے مُعافی تَلافی کی ترکیب دنیا ہی میں نہ بنی ہو گی تو قیامت کے روز اُس صاحِبِ حق کو نیکیاں دینی پڑیں گی اور اگر اس طرح بھی حق ادا نہ ہوا تو اُس کے گناہ اپنے سر لینے ہوں گے۔ مَثَلاً جس نے بلا عُذرِ شَرْعی کسی کو جھاڑا ہوگا، گُھورکر یا کسی بھی طرح ڈرایا ہوگا، دل دُکھایا ہوگا، کسی کو مارا ہوگا، کسی کے پیسے دبا

www.dawateislami.net

لئے ہوں گے، پیک، پوسٹر یا چاکنگ وغیرہ کے ذَرِیعے کسی کی دیوار خراب کی ہوگی، کسی کی دکان یا مکان کے آگے جگہ گھیر کر اُس کیلئے ناحق پریشانی کا سامان کیا ہوگا، کسی کی عمارت سے قریب غیر واجبی طور پر زبردستی اپنی عمارت بنا کر اُس کی ہوا اور روشنی میں رُکاوٹ کھڑی کی ہوگی، کسی کی اسکوٹر یا کار وغیرہ کو اپنی گاڑی سے ڈَینٹ ڈال کر یا خَراش لگا کر راہِ فِرار اختیار کی ہوگی، یا بھاگ نہ سکنے کی صورت میں اپنا قُصُور ہونے کے باوُجُود اپنی چَرب زَبانی یا رُعب داب سے اُسی کو مُجرِم باور کرا کر اُس کی حق تلفی کی ہوگی، عیدِ قرباں وغیرہ کے موقع پر صاحِبِ مکان کی رِضا مندی کے بِغیر اُس کے گھر کے آگے جانور باندھ کر یا ذَبح کر کے اُس کی دیوار یا گھر سے نکلنے کا رَستہ گوبر، خون اور کیچڑ وغیرہ سے آلودہ کر کے اُس کیلئے اِیذا کا سامان کیا ہوگا، کسی کے مکان یا دکان کے پاس یا اس کی چھت یا پلاٹ پر پریشان کُن گند کچرا پھینکا ہوگا۔ اَلْغَرَض لوگوں کے حُقُوق پامال کرنے والا اگرچِہ نَمازیں، حج، عمرے، خیراتیں اور بڑی بڑی نیکیاں لیکر گیا ہوگا، مگر بروزِ قِیامت اُس کی عِبادتیں وہ لوگ لے جائیں گے جن کو ناحق نقصان پہنچایا ہوگا یا بِلا اِجازتِ شَرْعی کسی طرح سے ان کی دل آزاری کا باعث بنا ہوگا۔ نیکیاں دینے کے باوُجُود حُقُوق باقی رہنے کی صورت میں اُن کے گناہ اِس ''نیک نَمازی'' کے سر تھوپ دیئے جائیں گے اور یوں دوسروں کی حق تلفی کرنے کے سبب حاجی، نَمازی، روزہ دار اور تہجُّد گزار ہونے کے باوُجُود وہ جہنَّم میں جا پڑے گا۔ وَالْعِیَاذُ بِاللّٰہ تعالٰی۔ (اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ) ہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے چاہے گا محض اپنے

www.dawateislami.net

فضل وکرم سے صُلح کرائے گا۔ مزید تفصیلات کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کا مطبوعہ رسالہ ''**ظُلم کا اَنجام**'' مُلاحظہ فرمالیجئے۔

(ماخوذ از ''اشکوں کی برسات''، ص۱۶)

نفس یہ کیا ظلم ہے جب دیکھو تازہ جرم ہے
ناتواں کے سر پر اتنا بوجھ بھاری واہ واہ (حدائقِ بخشش، ص۱۳۴)

رَسی کھلوادی

امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ۱۲ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۰ھ کو اپنے بڑے شہزادے الحاج ابواُسید **عبید رضا** عطاری المدنی مدظلہ العالی کے یہاں قیام پذیر تھے، اونٹ کی قربانی ہونے کا وقت قریب تھا، کسی نے باہر گلی میں آنے جانے کی دشواری کے باعث **رسی** سے گلی کا راستہ کچھ دیر کے لیے روک دیا۔ **امیرِ اہلسنّت** دامت بَرَکاتُہُم العالیہ نے فوراً ''مدنی پیڈ'' پر کچھ یوں تحریر فرمایا: ''راستہ بند کردیا گیا ہے، حقوقِ عامہ کا لحاظ رہے اس لئے **رسی** کھلوادی جائے۔'' تحریر نیچے موجود متعلقہ اسلامی بھائیوں تک پہنچادی گئی اور یوں فوری طور پر راستہ کھلوادیا گیا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(12) ورثاء کو تکلیف نہ دیجئے

اپنا سارا مال کسی ایک یا چند وارثوں کو دے کر بلا وجہِ شرعی بقیہ کو محروم کردینا ممنوع ہے، چنانچہ حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: فتحِ مکہ

www.dawateislami.net

کے سال میں ایسا بیمار رہا کہ موت کے قریب ہوگیا۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم میری عیادت کے لئے تشریف لائے تو میں نے عرض کی: **یارسولَ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! میرے پاس مال بہت ہے اور میری بیٹی کے سوا کوئی وارث نہیں، کیا میں اپنے کل مال کی وصیت کرجاؤں؟ سرکارِ دو عالم، **نُورِ مجسَّم** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: دو تہائی مال کی، فرمایا: نہیں۔ میں نے عرض کی: آدھے کی؟ فرمایا نہیں، میں نے عرض کی: تہائی کی؟ فرمایا: تہائی کی کرو اور تہائی بھی زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو غنی بنا کر چھوڑو تو یہ اس سے اچھا ہے کہ تم انہیں فقیر کر کے جاؤ کہ لوگوں سے مانگتے پھریں۔ تم کوئی خرچہ ایسا نہ کرو گے جس سے اللہ کی رضا چاہو مگر تمہیں اس پر ثواب دیا جائے گا حتی کہ اس نوالے پر بھی جو تم اپنی بیوی کو کھلاؤ۔ (مشکوٰۃ، کتاب الفرائض، باب الوصایا، ۱/۵٦٦، حدیث: ۳۰۷۱)

مُفَسِّرِشَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مرنے والا مرتے وقت صرف تہائی کی وصیت کرسکتا ہے زیادہ کی نہیں اور اگر زیادہ کی کر بھی گیا تو جاری نہ ہوگی، یہ بھی معلوم ہوا کہ تہائی سے بھی کم کی وصیت کرنا بہتر ہے کہ حضورِ انور (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم) نے تہائی کو بھی زیادہ فرمایا۔ یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ اپنے عزیزوں سے سلوک کرنا غیروں سے سلوک کرنے سے افضل ہے کہ وصیت میں غیروں سے سلوک ہے میراث میں اپنوں سے سلوک۔ (حدیثِ پاک کے آخری جملے کی

www.dawateislami.net

وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:)یعنی تم وصیت کیوں کرتے ہو؟ حصولِ ثواب کے لیے، اور میراث جو وارثوں کو پہنچے گی اگر اس میں تم رضائے الٰہی (کی) نیت کرلو کہ اپنے عزیزوں کو اپنا مال پہنچنا رب تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے تب بھی تم کو ثواب ملے گا بلکہ زیادہ ملے گا، لہٰذا وصیت تہائی سے بھی کم کی کرو۔(مراۃ المناجیح،۴/۳۸۲)

بہارِ شریعت میں ہے: شریعت نے متوفّٰی (یعنی مرنے والے) کو ورثاء کی موجودگی میں اپنے تمام مال کی وصیت کرنے کی اجازت نہیں دی کہ اس سے وارثوں کو ضَرر (یعنی نقصان) پہنچتا ہے، اور ان کا حق ضائع ہوتا ہے۔(بہارِ شریعت،۳/۹۳۰)

ساٹھ سال عبادت کے باوجود دوزخ کا فیصلہ

سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: مرد و عورت ساٹھ سال تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت و فرمانبرداری کرتے رہیں پھر ان کا وقتِ موت قریب آجائے اور وصیّت میں ضرر پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہوتی ہے۔(ترمذی،کتاب الوصایا،باب ما جاء فی الضرار فی الوصیة، ٤/ ٤١، حدیث: ٢١٢٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہاں ساٹھ سال سے مراد بڑی مدت ہے خواہ اس سے زیادہ ہو یا کم۔ موت آنے سے مراد موت کے علامات نمودار ہونا ہیں ورنہ خاص موت آجانے پر بولنا مشکل ہوجاتا ہے، وصیت کرنا یا وصیت میں نقصان پہنچانا

www.dawateislami.net

کیسا؟(مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں:)وصیت میں نقصان پہنچانے کی چند صورتیں ہیں:ایک یہ کہ اپنے وارثوں کو نقصان پہنچانے کی نیت سے وصیت کر جائے کہ تہائی مال وصیت میں نکل جائے تو وارثوں کے حصے کم ہو جائیں۔دوسرے یہ کہ نالائق اور برے لوگوں کو وصیت کر جائے،اپنا تہائی مال کسی بدمعاش کو دے جائے تاکہ وہ وارثوں کے ساتھ رہ کر انہیں تنگ کرے۔تیسرے یہ کہ پہلے وصیت کی تھی پھر مرتے وقت وصیت سے رجوع کرے یا اس میں کچھ ترمیم کرے تاکہ وصیت والے کو نقصان ہو۔''ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہوتی ہے''کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں:یعنی وہ دوزخ کا مستحق ہو جاتا ہے،رہا دوزخ میں جانا یہ رب تعالٰی کی مرضی پر ہے یہاں وجوب اِستحقاق کا ہے نہ کہ دُخول کا۔(مرقات)(مراۃ المناجیح،۴/۳۸۴)

مجرموں کے واسطے دوزخ بھی شُعلہ بار ہے
ہر گنہ قصداً کیا ہے اسکا بھی اقرار ہے (وسائلِ بخشش،ص۴۷۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(13)اولاد سے یکساں سلوک نہ رکھنا

جیتے جی بھی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرنا چاہیے،کچھ کو دینا اور کچھ کو محروم رکھنا نہ صرف باعثِ تکلیف بن سکتا ہے بلکہ اس کے سبب بُغض وکینہ اور غیبت و تہمت وغیرہ گناہوں کے دروازے کھلنے کا بھی اندیشہ ہے۔مُعلمِ اخلاق صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہمیں اولاد میں سے ہر ایک کے ساتھ مُساوی سلوک کرنے کی تاکید

www.dawateislami.net

فرمائی ہے چنانچہ حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ میرے والد مجھے اٹھا کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! آپ اس بات پر گواہ ہوجائیں کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو اپنے مال میں سے فلاں فلاں چیز دی۔ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے دریافت فرمایا: کیا تم نے اپنے ہر بیٹے کو اتنا دیا ہے جتنا نعمان کو دیا ہے؟ میرے والد نے عرض کی: نہیں۔ ارشاد فرمایا: پھر اس پر میرے علاوہ کسی اور کو گواہ بناؤ۔ مزید اِستفسار فرمایا: کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ تمہارے ساتھ نیکی کرنے میں تمہاری سب اولاد برابر ہو؟ میرے والد نے عرض کی: کیوں نہیں! ارشاد فرمایا: تو پھر ایسا مت کرو۔

(مسلم،کتاب الهبات،باب كراهة تفضيل...الخ،ص٨٧٩،حديث:١٦٢٣)

حضرتِ سیدنا ابوعیسٰی محمد بن عیسٰی ترمذی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی فرماتے ہیں: بعض اہلِ علم کا عمل اس حدیثِ پاک پر ہے اور وہ (تحفہ دینے میں) اولاد کے درمیان برابری کو پسند کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک بزرگ نے فرمایا: اولاد کے درمیان برابری کرے یہاں تک کہ بوسہ دینے میں بھی۔

(ترمذی،کتاب الاحكام، باب ما جاء في النحل...الخ،٣/٨٢،حديث:١٣٧٢)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کو برابر عطیے دے، بعض کو

www.dawateislami.net

بعض پر ترجیح نہ دے کہ کسی کو کچھ نہ دے یا کسی کو زیادہ دے۔ بعض علماء فرماتے ہیں کہ زندگی میں لڑکی لڑکے کو برابر دے، لڑکے کا دوگنا حصہ میراث میں ہے نہ کہ عطیہ میں، بعض نے فرمایا کہ زندگی میں بھی لڑکے کو دوگنا دے اور لڑکی کو ایک حصہ۔ (درمختار، شامی، وغیرہ) بعض بزرگ لڑکیوں کو دوگنا دیتے ہیں کہتے ہیں کہ لڑکیاں ماں باپ کے گھر مہمان ہیں، لڑکے مقیم۔ (مراۃ المناجیح، ۴/۳۵۳)

میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا

بعض روایات میں ہے کہ حضرت سیدنا بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک غلام دیا تو ان کی زوجہ حضرت سیدتنا عمرہ بنت رواحہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے فرمایا کہ میں اس پر راضی نہیں جب تک کہ آپ اس بات پر سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو گواہ بنالیں۔ جب وہ اس مقصد کے لئے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تو حضورِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے اِستفسار فرمایا: کیا تم نے اپنے سارے بچوں کو اسی طرح دیا ہے؟ عرض کی: نہیں۔ فرمایا: **اللہ** سے ڈرو اور اپنی اولاد میں انصاف کرو، نیز ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔ اس پر حضرت سیدنا بشیر رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اپنے تحفے سے رجوع کرلیا۔

(مشکوٰۃ، کتاب البیوع، باب: ۱۷، ۱/۵۵٦، حدیث: ۳۰۱۹)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان تحریر فرماتے ہیں: اس حدیث کی بنا پر علماء فرماتے ہیں کہ باپ اپنی زندگی میں بیٹا بیٹی

www.dawateislami.net

ساری اولاد میں برابری کرے، بیٹے کے لیے دوگنا حصہ بعد وفات ہے، حتی کہ پیار محبت بلکہ چومنے میں بھی برابری کرے۔ (مرقات) اگرچہ قدرتی طور پر چھوٹے بچے سے زیادہ محبت ہوتی ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ زہرا (رضی اللّٰہ تعالٰی عنھا) بہت پیاری تھیں کہ سب سے چھوٹی تھیں۔ (مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں:) خیال رہے کہ متقی بیٹے کو فاسق بیٹے سے زیادہ دینا یا غریب معذور بے دست و پا اولاد کو دوسری امیر اولاد سے کچھ زیادہ دینا بلا کراہت دُرُست ہے۔ (مراۃ المناجیح،۴/۳۵۴)

یاربّ بچالے تُو مجھے نارِ جَحیم سے
اولاد پر بھی بلکہ جہنّم حرام ہو (وسائلِ بخشش، ص۳۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(14) بچوں کو تکلیف نہ دیجئے

رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: تم اپنے بچوں کو دبانے سے تکلیف نہ دو گلے آجانے میں تم قُسْط اختیار کرو۔

(بخاری، کتاب الطب، باب الحجامة من الداء، ٤/٢١، حدیث: ٥٦٩٦)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: کبھی بچوں کے حلق میں گلٹیاں نکل آتی ہیں اس کے علاج کے لئے عورتیں اپنی انگلی میں دوا لگا کر حلق میں انگلی ڈال کر دباتی ہیں جس سے بچوں کو بہت تکلیف ہوتی ہے، خون جاری ہو جاتا ہے، میں بھی بچپن میں یہ مصیبت

www.dawateislami.net

بھگت چکا ہوں، حضور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) نے اس سے منع فرمایا۔ ''قُسْط اختیار کرو'' کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں: یعنی قُسْطِ بَحری کو پانی میں حل کرکے مریض کے ناک میں ٹپکادو کہ دماغ وحلق میں پہنچ جائے۔ اس علاج سے اَطِبَّاء حیران ہیں کیونکہ گلے کی گلٹیاں جسے گلے آنا کہا جاتا ہے گرمی سے ہوتی ہیں اور قسط بحری بھی گرم ہے تو گرم کو گرم کیسے دفع کرسکتا ہے مگر اکثر گلے کی گلٹیاں اس خون سے پیدا ہوتی ہیں جس پر بَلغم غالِب ہو اور قسط بحری بلغم چھانٹنے میں اکسیر ہے، لہٰذا اس سے علاج مفید ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/۲۱۹)

لڑکے کے ختنے میں بھی خیال رکھئے

صَدرُ الشَّریعہ،بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: بچہ پیدا ہی ایسا ہوا کہ ختنہ میں جو کھال کاٹی جاتی ہے وہ اس میں نہیں ہے تو ختنہ کی حاجت نہیں اور اگر کچھ کھال ہے جس کو کھینچا جاسکتا ہے مگر اسے سخت تکلیف ہوگی اور حَشْفَہ (سُپاری) ظاہر ہے تو حجاموں کو دکھایا جائے، اگر وہ کہہ دیں کہ نہیں ہوسکتی تو چھوڑ دیا جائے، بچہ کو خواہ مخواہ تکلیف نہ دی جائے۔ (الفتاوی الھندیۃ، کتاب الکراھیۃ، الباب التاسع عشر فی الختان، ۵/۳۵۷) (بہارشریعت، ۳/۵۸۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(15) دعوتِ ولیمہ وغیرہ میں غریبوں کا خیال نہ رکھنا

دعوتِ ولیمہ میں امیروں کو بلانا غریبوں کو نظر انداز کردینا ان کی دل شکنی کا

www.dawateislami.net

سبب بن سکتا ہے چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن لکھتے ہیں: زِنْہار، زِنْہار (یعنی خبردار، ہرگز) ایسا نہ کریں کہ کھاتے پیتوں کو بُلائیں، محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انہیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں اِیذا دینا اور دل دُکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی مَعَاذَ اللّٰہ وہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کردے گی، ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بُلائے جائیں جنہیں پرواہ نہیں اور بُھوکے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

(فتاوی رضویہ، ۲۳/۱۵۸)

بدترین کھانا

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کا فرمان ہے: بدترین کھانا اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے۔

(مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بإجابة الداعي...الخ، ص ۷۵۰، حديث: ۱۱۰)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرءُوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: ولیمے کے کھانے کو بدترین اکثر لوگوں کی حالت دیکھ کر فرمایا ہے کہ وہ دعوتِ ولیمہ پر مالداروں کو تو بلا لیتے ہیں مگر محتاجوں کو کوئی نہیں بلاتا۔ مزید فرماتے ہیں: ولیمے کا کھانا مطلقاً بدترین نہیں ہے، کیونکہ ولیمہ کرنے اور لوگوں کو بلانے کا تو حکم ہے، بدترین

www.dawateislami.net

فرمانے کی وجہ وہ ہے جو آخر میں بیان ہوئی (یعنی مالداروں کو بلانا محتاجوں کو نہ بلانا)۔

(فیض القدیر، حرف الشین، ٤/ ٢٠٩، تحت الحدیث: ٤٨٧٢)

کپڑوں کو کھانا کھلا رہا ہوں

بعض جگہ تو باقاعدہ حارِسین (پہرے دار) کھڑے کئے جاتے ہیں جو آنے والے مہمانوں پر نظر رکھتے ہیں لیکن ان کی توجہ بھی عموماً غریب، سادہ اور پرانے کپڑوں میں مَلْبُوس افراد پر ہوتی ہے، چنانچہ وہ انہی سے پُوچھا پاچھی کرتے ہیں اور ولیمے کی دعوت کا کارڈ طلب کرتے ہیں اگر بے چارہ بُھولے سے گھر چھوڑ آیا ہو تو اسے اپنی عزت بچانا مشکل ہو جاتا ہے، اس بات کو ایک فرضی مگر سبق آموز حکایت سے سمجھئے، چنانچہ ایک شخص کسی دعوت میں سادہ اور پُرانے کپڑوں میں ہی چلا گیا تو دربانوں نے اسے اندر داخل نہیں ہونے دیا، وہ واپس آیا اور عالیشان لباس پہن کر جاہ و حَشَم کے ساتھ دوبارہ دعوت میں پہنچا، دربان اسے پہچان نہ سکے اور عزت و تکریم کے ساتھ پنڈال میں پہنچا دیا، جب کھانا شروع ہوا تو سب لوگ اپنے من پسند کھانوں کے نوالے منہ میں ڈالنے لگے لیکن اس شخص نے ایک پلیٹ میں کھانا ڈالا اور اپنے کپڑوں کا سرا پکڑ کر پلیٹ میں ڈبونے لگا، میزبان حیرت کے ساتھ اس کی طرف لپکا اور پوچھا: جناب! یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟ کھانا کھائیے! اس شخص نے جواب دیا کہ اصل میں دعوت میری نہیں ان کپڑوں کی ہے کیونکہ میں سادہ کپڑوں میں آیا تو اندر نہیں گھسنے دیا گیا، جب اس لباس میں آیا تو بڑی آؤ بھگت ہوئی، اس لئے انہی کپڑوں

www.dawateislami.net

کو کھانا کھلا رہا ہوں، میزبان یہ سن کر شرمندہ ہوا اور اس سے معذرت کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !   صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(16) ذخیرہ اندوزی نہ کیجئے

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: مَنِ احْتَکَرَ عَلَی الْمُسْلِمِینَ طَعَامًا ضَرَبَہُ اللّٰہُ بِالْجُذَامِ وَالْاِفْلَاسِ یعنی جو مسلمانوں پر ان کی روزی (غلہ) روکے **اللہ** اسے کوڑھ اور مُفْلِسی میں مارے۔

(ابن ماجه،کتاب التجارات،باب الحکرة والجلب،۳/۱٤،حدیث:۲۱۵۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: ان کی روزی فرمانے میں اشارۃً فرمایا کہ اِحتکار مطلقاً ممنوع ہے مگر مسلمانوں پر اِحتکار زیادہ بُرا کہ مسلمان کو تکلیف دینا دوسروں کو تکلیف دینے سے بدتر ہے۔ (مراۃ المناجیح،۴/۲۹۰)

اِحتکار کیا ہے؟

اعلٰی حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے سوال ہوا کہ غلہ کو روک کر بیچنا جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے جواب دیا: غلہ کو اس نظر سے روکنا کہ گرانی (یعنی مہنگائی) کے وقت بیچیں گے بشرطیکہ اسی جگہ یا اس کے قریب سے خریدا اور اس کا نہ بیچنا لوگوں کو مُضِر (نقصان دہ) ہو مکروہ وممنوع ہے، اور اگر غلہ دور سے خرید کر لائے اور بانتظارِ گرانی

www.dawateislami.net

نہ بیچے یا نہ بیچنا اس کا خَلْق کو مُضِر (یعنی لوگوں کو نقصان دہ) نہ ہو تو کچھ مضائقہ نہیں۔

(فتاوی رضویہ، ۱۷/۱۸۹)

ایک اور مقام پر اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ لکھتے ہیں: حرام یہ ہے کہ بستی میں آنے والا غلہ خود خرید لے اور بند رکھے کہ جتنا مہنگا چاہے بیچے جس سے بستی پر تنگی ہو جائے اور مکروہ یہ ہے کہ اس کے خریدنے سے بستی پر تنگی تو نہ ہو مگر اسے آرزو ہو کہ قحط پڑے کہ مجھے نفع بہت ملے، اور جب ان دونوں باتوں سے پاک ہے جیسا صورت سوال میں ہے تو اصلاً کراہت بھی نہیں۔ (فتاوی رضویہ، ۱۷/۱۹۲)

اِحتکار صرف غلے میں ہوتا ہے

صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: احتکار یعنی غلہ روکنا منع ہے اور سخت گناہ ہے اور اس کی صورت یہ ہے کہ گرانی کے زمانہ میں غلہ خرید لے اور اُسے بیع نہ کرے بلکہ روک رکھے کہ لوگ جب خوب پریشان ہوں گے تو خوب گراں (مہنگا) کر کے بیع کروں گا اور اگر یہ صورت نہ ہو بلکہ فصل میں غلہ خریدتا ہے اور رکھ چھوڑتا ہے کچھ دنوں کے بعد جب گراں ہو جاتا ہے بیچتا ہے یہ نہ اِحتکار ہے نہ اس کی ممانعت۔ غلہ کے علاوہ دوسری چیزوں میں اِحتکار نہیں۔ (بہار شریعت، ۲/۷۲۵)

مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونے والا

حضرت سیدنا معاذ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ میں نے سرکارِ ابد قرار،

www.dawateislami.net

شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو فرماتے سنا: غلہ روکنے والا بندہ بہت برا ہے کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ بھاؤ سستے کرے تو رنجیدہ ہو اور اگر مہنگے کرے تو خوش۔(شعب الایمان، باب فی ان یحب المسلم...الخ، فصل فی ترک الاحتکار، ۷/۵۲۵، حدیث: ۱۱۲۱۵)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونا اور ان کی خوشی پر ناراض ہونا لعنتی آدمیوں کا کام ہے، خوشی وغم میں مسلمانوں کے ساتھ رہنا چاہیے۔ غلہ کے ناجائز بیوپاریوں کا عام حال یہ ہی ہے کہ اَرزانی سن کر ان کا دل بیٹھ جاتا ہے، گرانی (مہنگائی) کے لیے ناجائز عمل کرتے ہیں، اُلٹے وظیفے پڑھتے ہیں، لوگوں سے قحط کی دعائیں کراتے ہیں، نَعُوْذُ بِاللہ! وقت پر بارش ہو تو ان کے گھر صفِ ماتم بچھ جاتی ہے۔(مراۃ المناجیح،۴/۲۹۰)

غلہ مہنگا ہونے کا انتظار کرنے والے کی تفہیم

ایک بزرگ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں منقول ہے کہ وہ واسِط کے مقام پر تھے۔ انہوں نے گندم سے بھری ایک کشتی بصرہ شہر کی طرف بھیجی اور اپنے وکیل کو لکھا: جس دن یہ کھانا بصرہ پہنچے اسی دن اسے بیچ دینا اور اگلے دن تک مُؤخّر نہ کرنا۔ اتفاقاً وہاں پر بھاؤ (Rate) کم تھا تو تاجروں نے ان کے وکیل کو مشورہ دیا کہ اگر آپ اسے جمعہ کے دن تک مُؤخّر کریں تو اس میں دُگنا نفع ہوگا۔ چنانچہ اس

www.dawateislami.net

نے جمعہ تک گندم فروخت نہیں کی پھر جب بیچی تو اس میں کئی گنا فائدہ ہوا۔ وکیل نے یہ واقعہ مالک کو لکھ کر بھیجا تو انہوں نے وکیل کو خط لکھا کہ اے فلاں! ہم اپنے دین کی سلامتی کے ساتھ تھوڑے نفع پر ہی قناعت کر لیا کرتے ہیں مگر تم نے اس کے خلاف کیا، ہمیں یہ پسند نہیں ہے کہ ہمیں اس سے کئی گنا نفع ہو لیکن اس کے بدلے ہمارے دین میں سے کوئی شے چلی جائے۔ تم نے ہم پر ایک جرم لاگو کر دیا ہے، لہٰذا جب تمہارے پاس میرا یہ خط پہنچے تو تمام مال لے کر بصرہ کے فقرا پر صدقہ کر دینا شاید کہ میں ذخیرہ اندوزی کے گناہ سے برابر برابر نجات پا سکوں کہ نہ تو میرا نقصان ہو اور نہ ہی فائدہ۔ (احیاء علوم الدین، کتاب آداب الکسب، الباب الثالث، ۹۳/۲)

جتنے کا خریدا ہے اسی میں بیچ دو

امام اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے کبھی کسی بیچنے والے کی غفلت اور لاعلمی سے فائدہ نہیں اٹھایا، بلکہ آپ ان کی بھلائی کے لیے ان کی بہترین راہنمائی فرماتے تھے۔ آپ اپنے احباب سے یا کسی غریب خریدار سے نفع بھی نہیں لیا کرتے تھے بلکہ اپنے نفع میں سے بھی اس کو دے دیا کرتے۔ ایک بوڑھی عورت آپ کے پاس آئی اور اس نے کہا: (میری زیادہ استطاعت نہیں اس لیے) یہ کپڑا جتنے میں آپ کو پڑا ہے اس دام پر میرے ہاتھ فروخت کر دیں۔ آپ نے فرمایا: تم چار درہم میں لے لو۔ وہ بولی: میں ایک بوڑھی عورت ہوں، میرا مذاق کیوں اڑاتے ہو (کیونکہ یہ قیمت بہت کم ہے)؟ آپ نے فرمایا: میں نے دو کپڑے خریدے تھے اور ان میں سے ایک کپڑے کو دونوں

www.dawateislami.net

کی قیمت خرید سے چار درہم کم پر فروخت کر چکا ہوں اب یہ دوسرا کپڑا ہے جو مجھے چار درہم میں پڑا ہے، تم 4 درہم میں اسے لے لو۔ (تاریخ بغداد،۳۵۹/۱۳)

پانچ دینار واپس کردیئے

حضرت محمد بن مُنکَدِر رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ جلیل القدر بزرگ تھے، دکانداری کرتے تھے۔ آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس کئی قسم کے کپڑے ہوتے تھے کسی کی قیمت دس دینار تو کسی کی پانچ دینار۔ آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی عدم موجودگی میں آپ کے شاگرد نے پانچ دینار قیمت والا کپڑا دس دینار میں ایک اَعرابی (یعنی دیہاتی) کو فروخت کردیا۔ جب آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ تشریف لائے اور اس بات کا پتا چلا تو سارا دن اَعرابی کو تلاش کرتے رہے۔ آخر جب وہ ملا تو فرمایا: وہ کپڑا پانچ دینار سے زیادہ قیمت کا نہیں تھا۔ اعرابی نے کہا: ہوسکتا ہے کہ میں نے بخوشی وہ کپڑا دس دینار سے خریدا ہو۔ آپ رَحمَۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: جو چیز میں اپنے لیے پسند نہیں کرتا دوسرے کسی مسلمان کے لئے بھی پسند نہیں کرتا اس لئے یا تو بیع فَسخ (یعنی ختم) کرلو یا پانچ دینار واپس لے لو یا میرے ساتھ آؤ تا کہ دس دینار کی قیمت کا کپڑا دے دوں۔ اَعرابی نے پانچ دینار واپس لے لئے پھر کسی سے دریافت کیا: یہ کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا: یہ حضرت محمد بن مُنکَدِر ہیں تو کہنے لگا: سُبحٰنَ اللہ! یہ وہ بزرگ ہستی ہیں کہ جب بارش نہیں ہوتی تو میدان میں جا کر ہم ان کا نام لیتے ہیں تو پانی برسنے لگتا ہے۔ (کیمیائے سعادت، رکن دوم در معاملات، اصل سوم، ۳۳۳/۱)

www.dawateislami.net

(17) بلا اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کریں

کسی کا قلم، تولیہ، جوتا، کنگھا، لحاف، چادر، تیل، سرمہ اور موبائل وغیرہ بلا اجازت استعمال کرلینا بھی ہمارے یہاں عام ہے۔ بظاہر معمولی نظر آنے والی شے بھی اگر بغیر اجازت استعمال کر ڈالی اور قیامت کے روز پکڑ ہوئی تو کیا بنے گا؟ چُنانچِہ حضرتِ علامہ عبدالوہّاب شَعرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّورانی ''تَنْبِیْہُ الْمُغْتَرِّین'' میں نقل کرتے ہیں: مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا وَہب بن مُنَبِّہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ایک اسرائیلی شخص نے اپنے پچھلے تمام گناہوں سے توبہ کی، سَتَّر سال تک لگاتار اس طرح عبادت کرتا رہا کہ دن کو روزہ رکھتا اور رات کو جاگ کر عبادت کرتا، نہ کوئی عمدہ غذا کھاتا نہ کسی سائے کے نیچے آرام کرتا۔ اس کے انتقال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرا حساب لیا، پھر سارے گناہ بخش دیئے مگر ایک لکڑی جس سے میں نے اس کے مالک کی اجازت کے بغیر دانتوں میں خِلال کرلیا تھا (اور یہ معاملہ حقوق العباد کا تھا) اور وہ مُعاف کروانا رہ گیا تھا اسکی وجہ سے میں اب تک جنّت سے روک دیا گیا ہوں۔

(تنبیہ المغترین، الباب الاول، کثرۃ الخوف من اللہ ...الخ، ص ۵۱)

لاٹھی بھی بلا اجازت نہ لے

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی

www.dawateislami.net

مسلمان کے لئے حلال نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کا کوئی مال ناحق طور پر لے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمان کا مال مسلمان پر حرام کیا ہے، اور اس کو بھی حرام قرار دیا ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کی لاٹھی بھی اس کی خوش دِلی کے بغیر لے۔

(مجمع الزوائد، کتاب البیوع، باب الغصب...الخ، ٣٠٤/٤: رقم: ٦٨٥٩۔٦٨٦٠)

خوش دلی کے بغیر دوسرے کی چیز حلال نہیں

رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: لَا یَحِلُّ مَالُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِطِیْبِ نَفْسٍ مِّنْهُ ترجمہ: کسی بھی مسلمان کا کوئی مال اس کی خوش دلی کے بغیر دوسرے کے لیے حلال نہیں۔

(مسند احمد، مسند البصریین، حدیث عم...الخ، ٣٧٦/٧، حدیث: ٢٠٧٢٠)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ حدیث بہت سے اَحکام کا ماخذ ہے۔ مالی جرمانے کسی کی چوری، کسی کا مال لوٹ لینا، کسی کا مال جبراً نیلام کر دینا یہ سب حرام ہے۔ خیال رہے کہ دیوالیہ کا مال درحقیقت اس کے قرض خواہوں کا مال ہے اس لیے حاکم دیوالیہ کی اجازت کے بغیر نیلام کر دیتا ہے۔ غرضکہ بعض صورتیں اس سے مستثنیٰ ہیں۔ لَا تَظْلِمُوْا کے معنی ہیں کہ غیر پر ظلم نہ کرو یا اپنے پر ظلم نہ کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، ٣١٨/٤)

مت گناہوں پہ ہو بھائی بے باک تُو ۔۔۔ بھول مت یہ حقیقت کہ ہے خاک تُو
تھام لے دامنِ شاہِ لولاک تُو ۔۔۔ سچّی توبہ سے ہو جائے گا پاک تُو

(وسائلِ بخشش، ص ٦٥٦)

www.dawateislami.net

درخت کی چند پَتّیاں

ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے کہ میں **ذُوالْحِجَّةِ الْحَرام ۱۴۲۹ھ** کو **امیر اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کی **بارگاہ میں حاضر** تھا، آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنے بڑے شہزادے جانشینِ عطّار حاجی ابو اُسَید عُبید رضا عطاری المدنی مدظلہ العالی کے گھر تشریف لائے ہوئے تھے۔ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی **نظر** اپنی کم سِن نواسیوں پر پڑی کہ انہوں نے گھر کی کھڑکی کے قریب لگے درخت کی چند **پتیاں** توڑ لی ہیں تو تشویش کے عالم میں مَدَنی منیوں کو احساس دلایا کہ بچو! یہ درخت پڑوسی کا ہے اور آپ لوگوں نے کسی دوسرے کے درخت کے پتے توڑ لئے ایسا نہیں کرنا چاہیے پھر آپ نے فرمایا: رضا (یعنی ابو اُسید حاجی عبید رضا) سے کہتا ہوں کہ وہ برابر مکان والوں سے جا کر اس سلسلے میں معافی مانگ لیں۔

کسی کی دیوار کا سایہ لے لینا کیسا؟

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: جو چیز استعمال سے گھٹے نہیں وہ مالک کی بغیر اجازت استعمال کی جا سکتی ہے جیسے کسی کے چراغ کی روشنی میں مطالعہ کر لینا، کسی کی دیوار سے سایہ لے لینا۔

(مراۃ المناجیح، ۸/ ۱۷۷)

وقف کی چیزوں کا استعمال

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! وَقف کی اشیاء کا بلا اجازتِ شرعی استعمال بھی

www.dawateislami.net

جائز نہیں، اس میں زیادہ احتیاط درکار ہے لیکن افسوس! وقف کی چیزوں کو مالِ مفت سمجھ کر بے رحمی سے استعمال کیا جاتا ہے، ہمارے اکابرین اس حوالے سے کتنی احتیاط کرتے تھے اس حکایت سے اندازہ لگائیں، چنانچہ

ذاتی چراغ جلالیا

ایک خلیفہ کی حفاظت میں آنے والی سب سے اہم چیز بیت المال یعنی خزانہ ہے، اس لیے اس کی دیانت کا اصلی مِعْیَار اسی کو قرار دیا جاسکتا ہے، حالات وواقعات بتاتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کی دیانت ہمیشہ اِس مِعْیَار پر پوری اتری۔ وہ رات کے وقت خلافت کا کام بیت المال کی شمع سامنے رکھ کر اَنجام دیا کرتے تھے اور جب اپنا کوئی کام کرنا ہوتا تو اس شمع کو اٹھوا دیتے اور ذاتی چراغ منگوا کر کام کرتے۔ اسی طرح کی ایک سبق آموز حکایت مُلاحظہ ہو، چُنانچہ حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز کے پاس رات کے وقت کسی دُور دَراز علاقے کا قاصِد آیا، آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ آرام فرمانے کے لئے لیٹ چکے تھے لیکن اسے اندر آنے کی اِجازت دے دی اور بڑی دیر تک اس کے علاقے کے حالات بڑی تفصیل سے دریافت فرماتے رہے کہ وہاں کے مسلمانوں اور ذِمّیوں کی حالت کیسی ہے؟ گورنر کا رَہن سَہن کیسا ہے؟ چیزوں کے بھاؤ کیسے ہیں؟ مہاجرین و اَنصار کی اولاد کے حالات کیا ہیں؟ مسافروں اور فقراء کی کیا کیفیت ہے؟ کیا ہر حقدار کو اس کا حق دیا جاتا ہے؟ کیا کسی کو شکایت تو نہیں؟ گورنر نے کسی سے بے اِنصافی تو

www.dawateislami.net

نہیں کی؟اسی طرح آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ ایک ایک چیز کے بارے میں کُرید کُرید کر دریافت فرماتے رہے اور قاصِد اپنی معلومات کے مطابق جواب دیتا رہا۔جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے سُوالات کا سلسلہ ختم ہوا تو قاصد نے آپ کی مزاج پُرسی کی کہ آپ کی صحت کیسی ہے؟ اہل وعِیال کے بارے میں بھی پوچھا تو حضرتِ سیِّدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رحمۃُ اللّٰہِ الْعَزِیز نے فوراً پھونک مار کر چراغ بجھا دیا اور دوسرا چراغ لانے کا حکم دیا چنانچہ ایک معمولی چراغ لایا گیا جس کی روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ہاں! اب جو چاہو پوچھو۔اس نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کے اہل وعِیال اور مُتعلّقین کے حالات پوچھے،آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ جواب دیتے رہے۔قاصد کو چراغ بجھانے سے بڑا تعجب ہوا تھا،چنانچہ اس نے پوچھ ہی لیا: **یاامیرَالمُؤمنین!** آپ نے ایک انوکھا کام کس لئے کیا؟ فرمایا: وہ کیا؟ عَرض کی: جب میں نے آپ کی اور اہل وعیال کی مزاج پرسی کی تو آپ نے چراغ گُل کر دیا؟ فرمایا: **اللّٰہ** کے بندے! جو چراغ میں نے بجھایا تھا وہ مسلمانوں کے مال سے روشن تھا، لہٰذا جب تک میں تم سے مسلمانوں کے حالات وضَروریات دریافت کر رہا تھا تو یہ روشن تھا،اس طرح یہ مسلمانوں کے کام اور ان ہی کی ضرورت کے لئے میرے پاس روشن تھا مگر جب تم نے میری ذات اور میرے اہل وعِیال کے بارے میں بات چیت شروع کی تو میں نے مسلمانوں کے مال سے جلنے والا چراغ بجھا دیا اور ذاتی چراغ روشن کر دیا۔(سیرت ابن عبدالحکم،ص۱۳۳)

www.dawateislami.net

ایسے رہا کرو کہ کریں لوگ آرزو
ایسے چلن چلو کہ زمانہ مثال دے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(18) تلاوت کرتے ہوئے تکلیف نہ دیجئے

اسلامی شریعت میں حقوق العباد کا اتنا خیال رکھا گیا ہے کہ قرآنِ کریم جیسی مبارک کتاب کی تلاوت کرنے والے کو بھی اتنی آواز سے تلاوت کرنے کی تاکید ہے جس سے خود اسے تکلیف پہنچے نہ کسی اور کو چنانچہ حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ رات میں نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی قِرَاءَت یوں تھی کہ کبھی بلند پڑھتے کبھی پست۔

(ابوداؤد،کتاب التطوع،باب رفع الصوت...الخ،۲/۵٤، حدیث: ۱۳۲۸)

مُفَسِّرِشَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی تہجد میں کبھی بلند آواز سے قرأت کرتے تھے اور کبھی آہستہ آواز سے یعنی اگر تنہائی میں تہجد پڑھتے تو بلند آواز سے پڑھتے اور اگر وہاں سونے والے ہوتے تو آہستہ قراءت فرماتے تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو۔

(مراۃ المناجیح،۲/۲۴۲)

تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر کب؟

اعلیٰ حضرت ،مجدِّدِ دین وملت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے

www.dawateislami.net

پوچھا گیا کہ قرآن شریف کی تلاوت آواز سے کرنا یا آہستہ چاہئے؟ جواب دیا: قرآن مجید کی تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر نہ اتنی آواز سے کہ اپنے آپ کو تکلیف یا کسی نمازی یا ذاکر (یعنی ذکر کرنے والے) کے کام میں خلل ہو یا کسی جائز نیند سونے والے کی نیند میں خلل آئے یا کسی بیمار کو تکلیف پہنچے یا بازار یا سرایا عام سڑک ہو یا لوگ اپنے کام کاج میں مشغول ہیں اور کوئی سننے کے لئے حاضر نہ رہے گا ان صورتوں میں آہستہ ہی پڑھنے کا حکم ہے۔ واللہ تعالٰی اعلم۔ (فتاوی رضویہ،۲۳/ ۳۸۳)

حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا کیسا؟

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: حاجت سے زیادہ اس قدر بلند آواز سے پڑھنا کہ اپنے یا دوسرے کے لیے باعثِ تکلیف ہو، مکروہ ہے۔

(ردالمحتار،کتاب الصلاۃ، فصل فی القراءۃ،۲/ ۳۰٤)(بہارشریعت،۱/ ۵۴۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(19) مقتدیوں کو تکلیف نہ دیجئے

نماز کی اِمامت کرنے والے کو بھی مقتدیوں کی تکلیف کا خیال رکھنے کا کہا گیا ہے چنانچہ فتاوٰی رضویہ جلد 6 صفحہ 324 پر ہے: خود حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے نمازِ فجر میں ایک بچے کے رونے کی آواز سن کر اس خیالِ رحمت سے کہ اُس کی ماں جماعت میں حاضر ہے طولِ قراءت سے اُدھر بچہ پھڑکے گا اِدھر ماں کا دل

www.dawateislami.net

بے چین ہوگا صرف قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ سے نماز پڑھا دی۔

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ اَجْمَعِیْن

(فتاوی رضویہ،۶/۳۴۴)

بچے کے رونے کی آواز سن کر نماز مختصر کردیتے

حضرت سیدنا اَنس بن مالک رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نماز شروع کرتا ہوں اور اسے دراز کرنا چاہتا ہوں کہ بچے کی رونے کی آواز سن لیتا ہوں تو نماز میں اِختصار کرتا ہوں کیونکہ اس کے رونے سے اس کی ماں کی سخت گھبراہٹ جان لیتا ہوں۔

(بخاری،کتاب الاذان،باب من اخف...الخ،۱/۲۵۳، حدیث: ۷۰۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: چونکہ حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پیچھے عورتیں بھی نماز پڑھتی تھیں جو اپنے بچوں کو گھر سُلا کر آتی تھیں، جب گھروں سے ان کے رونے کی آواز آتی تو سرکار (صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم) ان کی ماؤں کے خیال سے نماز ہلکی کرتے۔ (مراٰۃ المناجیح،۲/۲۰۳)

طویل قراءت نہ کرے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ لکھتے ہیں: شریعتِ اسلامیّہ

www.dawateislami.net

ایذائے مسلم کے اِرتِکاب کی سخت حَوصلہ شکنی کرتی ہے۔مسلمان کو اِیذا پہنچتی ہو تو سُنّت پر عمل کرنا بھی بعض صورتوں میں حرام ہو جاتا ہے۔مَثَلاً نَمازِ فجر وظُہر میں **طِوالِ مُفَصّل** (سورۃُ الحُجُرات تاسُورۃُ البُرُوج کوطِوالِ مُفَصّل کہتے ہیں) سے پوری دوسورَتیں ہر رَکعت میں **سورۂ فاتِحہ** کے بعدایک ایک سورت پڑھنی سنّت ہے۔ایک قول کے مطابق فجر وظہر میں **سورۂ فاتِحہ** کے علاوہ مجموعی طور پر چالیس یا پچاس اور دوسری روایت کے مطابق ساٹھ سے لیکر سوتک آیتیں پڑھی جائیں۔(فتاوی رضویہ،۶/۳۲۴) البتّہ کوئی مریض یا ایسا آدمی نَماز میں شامل ہو جس کو جلدی ہے اور دیر ہونے کی صورت میں اس کو تکلیف ہوگی تو ایسی صورت میں تکلیف دِہ حدتک طویل قِراءَت کرنا **حرام** ہے۔میرے آقا **اعلیٰ حضرت** رَحمۃُ اللہ تعالیٰ علیہ **فتاوٰی رضویہ** جلد 6 صَفْحہ 325 پر فرماتے ہیں: یہاں تک کہ اگر ہزار آدمی کی جماعت ہے اور صبح کی نَماز ہے اور خوب وسیع وَقت ہے اور جماعت میں **999** آدَمی دِل سے چاہتے ہیں کہ امام بڑی بڑی سورَتیں پڑھے مگر ایک شخص بیمار یا ضَعیف بوڑھا یا کسی کام کا ضَرورت مند ہے کہ اس پر تَطویل (یعنی طوالت) بار ہوگی اسے تکلیف پہنچے گی تو امام کو **حرام** ہے کہ تَطویل (یعنی طوالت) کرے بلکہ ہزار میں اس ایک کے لحاظ سے نَماز پڑھائے جس طرح مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلَّم نے صرف اُس عورت اور اس کے بچّے کے خیال سے نَمازِ فجر **مُعَوَّذَتَین** (یعنی سورۃُ الفلق اور سورۃُ النّاس) سے پڑھا دی۔اور مُعاذ ابنِ جَبَل رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر تَطویل میں سخت ناراضی فرمائی یہاں تک

www.dawateislami.net

کہ رُخسارۂ مبارَک شدّتِ جلال سے سُرخ ہو گئے اور فرمایا: کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فِتنہ میں ڈالنے والا ہے! کیا تُو لوگوں کو فتنہ میں ڈالنے والا ہے! اے معاذ! (فتاوٰی رضویہ،۳۲۵/۶)(ذکر والی نعت خوانی،ص۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(20) استاد کو تکلیف دینا

دینی استاد روحانی باپ کا درجہ رکھتا ہے لٰہذا طالبُ العلم کو چاہئے کہ اسے اپنے حق میں حقیقی باپ سے بڑھ کر مُخلِص جانے اور اسے تکلیف پہنچانے سے بچے۔ تفسیرِ کبیر میں ہے: اُستاذ اپنے شاگرد کے حق میں ماں باپ سے بڑھ کر شفیق ہوتا ہے کیونکہ والدین اسے دنیا کی آگ اور مصائب سے بچاتے ہیں جبکہ اساتذہ اسے نارِ دوزخ اور مصائبِ آخرت سے بچاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر،۱/ ۴۰۱)

علم کی برکت سے محروم رہے گا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوی رضویہ جلد 23 کے صفحہ نمبر 639 پر لکھتے ہیں: علماء فرماتے ہیں: جس سے اس کے استاد کو کسی طرح کی اِیذا پہنچی وہ علم کی برکت سے محروم رہے گا۔

استاد کے حقوق

اعلیٰ حضرت مجدد دین وملت شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے معتبر کُتُب کے حوالے سے اُستاد کے حقوق بیان فرمائے ہیں، جن کا خلاصہ اپنے الفاظ

www.dawateislami.net

میں پیش خدمت ہے: عالم کا جاہل پر اور استاد کا شاگرد پر ایک سا حق ہے اور وہ یہ کہ (۱) اس سے پہلے گفتگو شروع نہ کرے۔(۲) اس کی جگہ پر اس کی غیر موجودگی میں بھی نہ بیٹھے۔(۳) چلتے وقت اس سے آگے نہ بڑھے۔(٤) اپنے مال میں سے کسی چیز سے اُستاد کے حق میں بُخل سے کام نہ لے یعنی جو کچھ اسے درکار ہو بخوشی حاضر کردے اور اس کے قبول کرلینے میں اس کا احسان اور اپنی سعادت تصور کرے۔ (۵) اس کے حق کو اپنے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کے حق سے مقدم رکھے۔(٦) اور اگرچہ اس سے ایک ہی حرف پڑھا ہو، اس کے سامنے عاجزی کا اِظہار کرے۔ (۷) اگر وہ گھر کے اندر ہو، تو باہر سے دروازہ نہ بجائے، بلکہ خود اس کے باہر آنے کا انتظار کرے۔(۸) (اسے اپنی جانب سے کسی قسم کی اَذیت نہ پہنچنے دے کہ) جس سے اس کے استاد کو کسی قسم کی اذیت پہنچی، وہ علم کی برکات سے محروم رہے گا۔

(فتاوٰی رضویہ، ٤ ۲/ ٤١٢ ملخصاً)

استاد کو دھوکہ دینا زیادہ برا ہے

اپنے استاد کو اپنی طرف سے عبارتیں گھڑ کر دھوکا دینے والے طالب علم کے بارے میں دریافت کئے گئے سوال کے جواب میں امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: سُخن پَروری یعنی دانستہ باطل پر اِصرار ومکابرہ **ایک کبیرہ**، کلمات علماء میں کچھ الفاظ اپنی طرف سے اِلحاق کرکے ان پر اِفترا **دوسرا کبیرہ**، علماء کرام اور خود اپنے اساتذہ کو دھوکہ دینا خصوصاً اَمرِ دین میں

www.dawateislami.net

تیسرا کبیرہ، یہ سب خصلتیں یہود لعنھم اللّٰہ تعالٰی کی ہیں۔قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَ تَكْتُمُوا الْحَقَّ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۴۲﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور حق سے باطل کو نہ ملاؤ اور دیدہ ودانستہ حق نہ چھپاؤ۔(پ:۱،البقرہ ۴۲)

وَقَالَ تَعَالٰی: فَوَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا كَتَبَتْ اَیْدِیْهِمْ وَ وَیْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا یَكْسِبُوْنَ ﴿۷۹﴾

ترجمہ کنزالایمان: تو خرابی ہے ان کے لئے ان کے ہاتھوں کے لکھے سے اور خرابی ان کے لیے اس کمائی سے۔(پ ۱،البقرۃ:۷۹)

وَقَالَ تَعَالٰی : یُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ وَ هُمْ یَعْلَمُوْنَ ﴿۷۵﴾ ترجمہ کنزالایمان: سمجھنے کے بعد اسے دانستہ بدل دیتے۔(پ:۱،البقرۃ:۷۵)

(فتاوی رضویہ،۲۳/۶۸۲)

ادب استادِ دینی کا مجھے آقا عطا کردو

دل وجاں سے کروں ان کی اطاعت یارسولَ اللّٰہ

(وسائلِ بخشش،ص۳۳۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(21) بزرگوں کو تکلیف دینا

ابوالحسن علَوی کا بیان ہے، میں نے ایک بار گھر میں فرمائش کی کہ فُلاں حلال پرندہ بُھوننے کیلئے تندور میں لٹکا دو، میں وقتِ مناسب پر آ کر کھالوں گا۔ پھر میں حضرتِ سیِّدُنا جعفر خُلدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمت میں زیارت کیلئے حاضر

www.dawateislami.net

ہوا، اُنہوں نے فرمایا، رات یہیں قِیام کر لیجئے۔ میرا دل چُونکہ پرندہ کھانے میں پھنسا ہوا تھا میں کوئی بہانہ کر کے گھر پُہنچ گیا۔ گرما گرم بُھنا ہوا پرندہ دسترخوان پر رکھ دیا گیا۔ یکا یک گھر میں کُتّا گُھس آیا اور جَھپَٹ کر بُھنا ہوا پرندہ لے بھاگا۔ اُس پرندے کا بچا ہوا شوربہ خادِمہ لا رہی تھی کہ اُس کے کپڑے کے دامن کا جھٹکا لگنے سے وہ شوربہ بھی سارے کا سارا گر گیا۔ پھر صُبح جب میں حضرتِ سیِّدُنا شیخ جعفر خُلدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوا تو مجھے دیکھتے ہی فرمانے لگے: جو شخص مَشائخ کے دِلوں کا لحاظ نہیں رکھتا اس کے دِل کو اِیذاء پہنچانے کیلئے کُتا مُسلّط کر دیا جاتا ہے۔ (الرِّسالۃُ القُشَیرِیّہ، ص ۳٦٢)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا، بُزُرگوں کی بات نبھانے اور وہ جو حکم دیں اُس کو بجالانے ہی میں عافیّت ہے۔ **اللّٰہ** والوں کے ساتھ چالاکی اور بہانے بازی کارآمد نہیں ہوتی۔

ولایت کا معیار

شارِحِ بخاری حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی کا بیان ہے: مغربی دیناج پور اسلام پور کے علاقے میں ایک شخص نے مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کو مدعو کیا اور بہت اہتمام کیا۔ جب حضرت آرام کے لئے لیٹے تو وہ شخص رات بھر جاگتا رہا، حضرت نے وہاں بھی نمازِ تہجد ادا نہ فرمائی۔ اذانِ فجر کے بعد جب میں نے حسبِ دستور حاضر ہو کر جگایا

www.dawateislami.net

تو اٹھے اور اپنی عادت کے مطابق اِسْفَار کے بعد باجماعت نمازِ فجر پڑھی۔ناشتے کے بعد ہم لوگ وہاں سے رخصت ہوگئے۔سننے میں آیا کہ اس شخص نے یہ کہنا شروع کیا کہ بہت مشہور تھا کہ بہت بڑے بزرگ ہیں، میں نے تو ان میں بزرگی کی کوئی بات نہ دیکھی، انہوں نے تہجد تک نہیں پڑھی۔وہ شخص عتاب کا شکار ہوا، اس کے گھر میں آگ لگ گئی، سارا گھر اور سارا سامان، مال و متاع جل گیا۔ہزاروں کے نوٹ گھر میں تھے جل کر راکھ ہوگئے، صرف بدن کے کپڑے بچے، اس تباہی سے وہ نیم پاگل ہوگیا۔ اَطراف کے علما نے اسے تنبیہ کی کہ تو نے ایک عارفِ کامل کی شان میں گستاخی کی ہے، یہ اسی کی سزا ہے۔اب اسے ہوش آیا مگر کیا کرتا؟ دل ہی دل میں توبہ کی، عاجزی وزاری کی۔اتفاق کہ سال بھر کے بعد پھر حضرت مفتیٔ اعظم علیہ رَحمۃُ اللّٰہ الاکرم اس اطراف میں تشریف لے گئے تو اس نے حاضر ہوکر معافی مانگی اور حضرت کو پھر اپنے گھر لے گیا اور مرید ہوا۔اب وہ ایک خوش حال فرد ہے، اس قسم کے اور بھی واقعات ہوئے ہیں۔(جہانِ مفتیٔ اعظم ہند، ص۳۳۲ملخصاً)

بات نہ ماننے کا انجام

حضرت مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب مرحوم کا بیان ہے: ایک مرتبہ میں اپنے قریب ترین عزیز کے ساتھ مفتیٔ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا، ملاقات کے بعد حضرت نے مہمان نوازی کے لئے اِصرار کیا تو ہم رک گئے۔اسی اثنا میں شاہ جہاں پور سے چند عقیدت مند متوسلین

www.dawateislami.net

حاضر ہوئے، حضرت کی دست بوسی کرکے بیٹھ گئے اور پھر فوری طور پر جانے لگے۔ حضرت نے ان حضرات کو روکنے کی طرف خصوصی توجہ فرمائی لیکن وہ لوگ نہیں رکے اور جنکشن کی طرف روانہ ہوگئے۔ ان کو ٹرین نہیں ملی، اس کے بعد بس اسٹینڈ کی طرف روانہ ہوئے تو وہاں پر ان کو بس بھی نہیں ملی۔ مینیجر بس اسٹینڈ نے بتایا کہ شاہ جہاں پور کو اب کوئی بس نہیں جائے گی، صبح کو جائے گی۔ دل برداشتہ ہوکر حضرت کے دولت کدے کی طرف روانہ ہوگئے، حضرت نے ان لوگوں کے جانے کے بعد مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب سے فرمایا کہ یہ سب حضرات تھوڑی دیر بعد واپس آجائیں گے، ان کو نہ بس نہ ٹرین ملے گی۔ تھوڑی دیر بعد کافی پریشانی اٹھا کر تھک کر دوبارہ حضرت کے دولت کدے پر آگئے، ان کو دیکھ کر مولانا صاحب مسکرانے لگے، حضور مفتیٔ اعظم ہند رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ نے بھی تبسم فرمایا اور سب لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر کھانا تناوُل فرمایا۔

(جہانِ مفتیٔ اعظم ہند، ص۹۱۲)

تڑپنا اس طرح بلبل کہ بال و پر نہ ہلیں
ادب ہے لازمی شاہوں کے آستانے کا

(22) توبہ کے بعد گناہوں پر عار دلانا

گناہوں کی عادت بہت بُری اور ان سے توبہ کرلینا بہت اچھا ہے پھر جو گناہوں کا راستہ چھوڑ چکا ہو اس کو ان گناہوں پر عار دلانا بہت ہی بُرا ہے، ''کل تک تم چوریاں کرتے تھے آج بڑے نیک بنے پھرتے ہو''، ''کل خود نماز نہیں پڑھتے تھے

www.dawateislami.net

آج امام بن بیٹھے ہو" جیسے جملے بول کر طنز کرنا سخت دل آزار ہے۔

خود بھی اسی گناہ میں مبتلا ہو گا

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے بھائی کو کسی گناہ پر عار دلائے تو وہ نہ مرے گا حتی کہ خود بھی کرے گا۔

(ترمذی،کتاب صفة القیامة،باب:۱۱۸،۲۲۶/٤، حدیث:۲۵۱۳)

مُفَسِّرِشَہیرحکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: گناہ سے وہ گناہ مراد ہے جس سے وہ توبہ کر چکا ہے یا وہ پرانا گناہ جسے لوگ بھول چکے یا خُفیہ گناہ جس پر لوگ مُطَّلع نہ ہوں اور عار دلانا توبہ کرانے کے لیے نہ ہو محض غصہ اور جوش غضب سے ہو یہ قیود خیال میں رہیں۔ "وہ نہ مرے گا حتی کہ خود بھی کرے گا" کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں: یعنی اپنی موت سے پہلے یہ گناہ خود کرے گا اور اس میں بدنام ہوگا، مظلوم کا بدلہ ظالم سے خود رب تعالٰی لیتا ہے۔ مفتی صاحب مزید لکھتے ہیں: یہاں گناہ سے مراد وہ گناہ ہے جس سے گنہگار توبہ کر چکا ہے ایسے گناہ کا ذکر بھی نہیں چاہیے، جس گناہ میں بندہ گرفتار ہے اس سے عار دلانا تاکہ توبہ کرے یہ تو تبلیغ ہے اس پر ثواب ہے۔

(مرآة المناجیح،٤٧٣/٦)

نہ تھی اپنے عیبوں کی جب خبر رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی خامیوں پر جب نظر تو جہاں میں کوئی بُرا نہ رہا

www.dawateislami.net

(23) طنزیہ اندازِ گفتگو اختیار کرنا

حضرت سیدنا عروہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سیدنا زبیر بن عوام رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ اور ایک انصاری شخص کے درمیان حَرَّہ کی نال کے متعلق جھگڑا ہوا۔ (یہ معاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا تو) حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر! تم پانی دے کر پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔ انصاری نے کہا: وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہوئے۔ اس پر حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے چہرے کا رنگ بدل گیا پھر فرمایا: اے زبیر! پانی دو پھر پانی روک لو حتی کہ مینڈھ تک لوٹ جائے پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو۔

(یہ حدیث نقل کرنے کے بعد حضرت سیدنا امام شہاب الدین زہری رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں:[1]) یعنی اب نبی کریم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت زبیر رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو اپنا پورا حق لینے کا صریح حکم دیا جب کہ انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا حالانکہ حضور صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ان دونوں کو وہ مشورہ دیا تھا جس میں دونوں کے لیے گنجائش تھی۔

(بخاری، کتاب التفسیر، باب فلا وربك...الخ، ۳/۲۰۵، حدیث: ۴۵۸۵)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان نے

---

[1]: وَهَذَا الْكَلَامِ لِلزُّهْرِي ذَكَرَه إِدْرَاجًا (عمدة القاری، کتاب التفسیر، باب فلا وربك...الخ، ۱۲/۵۳۸، تحت الحدیث: ۴۵۸۵)

www.dawateislami.net

اِس حدیثِ پاک کے مختلف حصوں کی جو شرح فرمائی وہ درج ذیل ہے: ان دونوں صاحبوں کے کھیت برابر تھے جو اس نالے سے سینچے جاتے تھے، جھگڑا ہوا آگے پانی دینے کا، انصاری کہتے تھے پہلے میں پانی دوں، زبیر (رضی اللہ تعالٰی عنہ) فرماتے ہیں پہلے میں دوں، کیونکہ آپ کا کھیت اوپر تھا جدھر سے پانی آتا تھا اور انصاری کا کھیت نیچے بہاؤ کی طرف اور اوپر والا پہلے پانی دیتا ہے۔ (''اس پر انصاری نے کہا: وہ آپ کے پھوپھی زاد جو ہوئے'' کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں:) یعنی آپ نے اس فیصلہ میں ان کی قرابت داری کا لحاظ فرمایا ہے۔ شارحین نے فرمایا کہ یہ شخص قوم انصار سے تو تھا مگر مؤمن نہ تھا یا یہودی تھا یا منافق، مگر ترجیح اِسے ہے کہ تھا تو مسلمان مگر نَومسلم (یعنی نیا مسلمان ہوا) تھا، آدابِ بارگاہ سے بے خبر تھا اسی لئے حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم یا دوسرے صحابہ نے اسے کوئی سزا نہ دی۔ (مرقات) اشعہ نے فرمایا: یہ منافق ہی تھا جیسے عبداللہ ابن اُبی کہ قبیلہ انصار سے تھا مگر منافق تھا، قتل اس لیے نہ کرایا کہ منافقوں کو قتل نہ کرایا جاتا تھا۔ واللہ اعلم!

حضور انور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) کو اس کے اس کلام سے بہت ہی تکلیف ہوئی حتی کہ چہرہ انور سرخ ہوگیا، منافقوں، ناواقفوں سے بسا اوقات حضور انور (صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم) ایسی باتیں سن لیتے تھے تکلیف ہوتی تھی مگر صبر فرماتے تھے۔ (''اے زبیر پانی دو پھر پانی روک لو حتی کہ مینڈھ تک لوٹ جائے پھر اپنے پڑوسی کی طرف پانی چھوڑ دو'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں:) پہلے تو فرمایا تھا کہ اے

www.dawateislami.net

زبیر اپنی زمین تَر کرکے پانی انصاری کو دے دو اب پورا حق زبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کو عطا فرمایا کہ پہلے تم اپنے کھیت کو پانی دو، پھر اتنی دیر تک پانی روکے رکھو کہ کھیت آس پاس کی مینڈھ (بنّا) تک پہنچ جائے اور کھیت لبریز ہوجائے تب انصاری کو دو۔ یعنی پہلے انصاری کی رعایت کی گئی تھی اور حضرت زبیر (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) کو حسنِ اخلاق کی تعلیم دی گئی تھی مگر جب انصاری نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ اُلٹا ناراض ہوگیا تو ہر ایک کو پورا حق دیا گیا، پہلے فَضْل تھا اب عَدْل۔ (مراۃ المناجیح،۴/۳۴۰)

زبان سے تکلیف دینے والی کا انجام

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! فلاں عورت کی نماز روزے اور صدقات کی فَراوانی کا چرچا ہے لیکن وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے ستاتی ہے۔ ارشاد فرمایا: وہ آگ میں ہے۔ عرض کی: **یارسولَ اللّٰہ** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! فلاں عورت کی نماز روزے اور صدقات کی کمی کا ذکر ہوتا ہے البتہ وہ پنیر کے کچھ ٹکڑے ہی خیرات کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو تکلیف نہیں دیتی۔ سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: وہ جنتی ہے۔

(مسند احمد،مسند ابی ھریرۃ، ۳/۴۴۱،حدیث:۹۶۸۱)

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں: زبان کا ذکر اس لئے کیا اکثر لوگ دوسروں کو زبانی

www.dawateislami.net

تکلیف دیتے ہیں لڑنا بھڑنا، غیبت، چغلی کرنا وغیرہ۔ زبان کا زخم سِنَان یعنی بھالے کے زخم سے زیادہ تکلیف دہ ہوتا ہے کہ یہ مرہم سے بھر جاتا ہے مگر وہ نہیں بھرتا۔

حضرت علی (کَرَّمَ اللّٰہ تعالیٰ وَجھَہُ الکریم) فرماتے ہیں:

جَرَاحَاتُ السِّنَانِ لَهَا الْتِيَام   وَلَا يَلْتَامُ مَا جَرَحَ اللِّسَان

کسی اردو شاعر نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

چھری کا تیر کا تلوار کا تو گھاؤ بھرا   لگا جو زخم زبان کا رہا ہمیشہ ہرا

''وہ آگ میں ہے'' کی وضاحت میں مفتی صاحب فرماتے ہیں: یعنی یہ کام دوزخیوں کے ہیں اگر یہ عبادت گزار بی بی اپنی تیز زبان سے توبہ نہ کرے گی تو اولاً دوزخ میں جائے گی، نوافل سے لوگوں کے حق معاف نہیں ہوتے، پھر سزا بھگت کر جنت میں جائے گی لہٰذا یہ حدیث اس قانون کے خلاف نہیں کہ صحابہ تمام ہی عادل ہیں کوئی فاسق نہیں، بعض حضرات صحابہ سے گناہ ہوئے مگر وہ قائم نہ رہے توبہ کر کے دنیا سے گئے۔

مفتی صاحب مزید فرماتے ہیں: اس فرمان عالی سے ہم لوگوں کے کان کھل جانے چاہئیں ہم میں سے بہت لوگ اُصول چھوڑ کر فُضول میں کوشش کرتے ہیں فرائض کی پرواہ نہیں نوافل پر زور، معاملات خراب وظیفوں چلوں کا اہتمام، دوا کے ساتھ پرہیز ضروری ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۷۷)

مَدارج النبوۃ میں ہے کہ جب عکرمہ ابن ابی جہل (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ)

www.dawateislami.net

ایمان لائے تو حضورِ انور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام (عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان) کو تاکید فرمادی کہ عکرمہ کے سامنے کوئی ابوجہل کو برا نہ کہے کہ اس سے فطری طور پر عکرمہ کو تکلیف ہوگی۔ (مراۃ المناجیح،۸/۳۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(24) گزرگاہ کے بیچ یا کنارے پر بول و براز کرنا

قضائے حاجت ایک بشری تقاضا ہے، کسی بھی جگہ کسی بھی وقت انسان کو اس کی ضرورت پیش آسکتی ہے لیکن لوگوں کی گزرگاہ پر قضائے حاجت کرنے سے منع کیا گیا ہے کیونکہ یہ لوگوں کے لئے باعثِ تکلیف ہوگا چنانچہ حکیم ترمذی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں کہ حضور اکرم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عام راستے میں قضائے حاجت سے منع فرمایا۔ عام راستہ وہ ہے جس پر لوگ چلتے ہوں، عام راستے کی قید اس لئے لگائی گئی کہ اس پر ایسا کرنے سے مسلمانوں کو نقصان اور تکلیف پہنچتی ہے۔ مزید ارشاد فرمایا: ''جو عام راستے، نہر کے کنارے یا پھل دار درخت کے نیچے قضائے حاجت کرے اس پر اللّٰہ تعالٰی، فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔'' ایسا کرنے والا مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کی وجہ سے (اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ) کی طرف سے لعنت کا مستحق قرار پاتا ہے کیونکہ فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جس نے کسی مسلمان کو اذیت دی اس نے مجھے اذیت دی اور جس نے مجھے اذیت دی اس نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کو اذیت دی۔ (المنہیات للحکیم الترمذی، ص٤٦)

www.dawateislami.net

خُدایا نہ تکلیف کا میں باعث بنوں
تری جنتوں کا میں وارث بنوں

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(25) مسجد میں تکلیف نہ دیجئے

مسجد اسلامی معاشرے میں بہت اہمیت رکھتی ہے، اس کی صفائی ستھرائی، زیب وزینت کا خیال اپنے ذاتی گھر سے کہیں بڑھ کر رکھا جاتا ہے۔ مسلمانوں کی عبادت گاہ کو بدبو، گندگی اور ہر اس چیز سے بچانا ضروری ہے جس سے دیگر مسلمان تکلیف میں مبتلا ہو سکتے ہوں۔ مسجد میں جانے والے کے کپڑے بدبودار نہیں ہونے چاہئیں۔

غسلِ جمعہ کی ابتداء کیسے ہوئی؟

حضرت سیدنا عکرمہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ کچھ عراقی لوگ آئے اور بولے: اے ابن عباس! کیا آپ جمعہ کے دن کا غُسل واجب سمجھتے ہیں؟ فرمایا: نہیں، لیکن یہ بہت پاکی ہے اور غسل کرنے والے کے لئے اچھا ہے اور جو غسل نہ کرے اس پر ضروری نہیں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ غسل شروع کیسے ہوا! لوگ مشقت میں تھے کہ اُون پہنتے اور اپنی پیٹھ پر مزدوریاں کرتے تھے ان کی مسجد تنگ تھی جس کی چھت نیچی تھی جو صرف چھپر (خس پوش) تھی، حضورِ انور صلی اللّٰہ علیہ وسلم ایک گرم دن میں تشریف لائے اور لوگ اسی اُون میں پسینہ پسینہ تھے کہ ان سے بُو پھیل گئی جس کی

www.dawateislami.net

وجہ سے بعض نے بعض سے تکلیف پائی تو جب رسولُ اللّٰہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے یہ بو پائی تو فرمایا: اے لوگو! جب یہ دن ہوا کرے تو نہا لیا کرو، اور چاہیے کہ ہر ایک اپنا بہترین تیل و خوشبو مل لیا کرے۔ حضرت سیدنا عبداللّٰہ بن عباس رضی اللّٰہ تعالٰی عنہما نے فرمایا: پھر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مال عطا فرمایا اور لوگوں نے اُون کے علاوہ دیگر اچھے لباس پہنے اور کام کاج سے چھوٹ گئے، ان کی مسجد فراخ ہوگئی اور پسینہ سے جو بعض کو بعض سے تکلیف پہنچتی تھی وہ جاتی رہی۔

(ابوداؤد، کتاب الطهارة، باب فی الرخصة ...الخ، ۱/۱٦۰، حدیث: ۳۵۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے حصے "ہر ایک اپنا بہترین تیل و خوشبو مل لیا کرے" کے تحت لکھتے ہیں: تیل سر و جسم میں اور خوشبو کپڑوں میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے مجمعوں میں اچھے کپڑے پہن کر جانا چاہیے، شادی، عُرس، تبلیغ کے جلسے سب میں اس بات کا خیال رکھا جائے۔ مجلسوں میں ہار پھول ڈالنے کی اصل یہ حدیث ہے۔

(مراۃ المناجیح، ۱/۳۴۸)

یہ تسلیم، عمدہ ہے خوشبوئے جنّت
مجھے کاش مل جائے اُن کا پسینہ

(وسائلِ بخشش، ص ۳۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.dawateislami.net

(26) گردنیں نہ پھلانگیں

حضرت سیدنا اَنس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکارِ والاتَبار، ہم بے کسوں کے مددگار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم لوگوں سے خطاب فرمارہے تھے کہ ایک شخص لوگوں کی گردنیں پھلانگتا ہوا آیا اور آپ کے قریب آ کر بیٹھ گیا، جب نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نماز پڑھا چکے تو ارشاد فرمایا: اے فلاں! تجھے ہماری جماعت میں سے ہونے سے کس چیز نے منع کیا؟ اس نے عرض کی: یارسولَ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم! میں نے چاہا کہ میں اس جگہ بیٹھوں جو آپ کی نگاہ میں ہو، تو سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں لوگوں کی گردنیں پھلانگتے اور انہیں اِیذا پہنچاتے ہوئے دیکھا، جس نے کسی مسلمان کو اِیذا دی اس نے مجھے اِیذا دی اور جس نے مجھے اِیذا دی اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذا دی۔ (المعجم الاوسط، ۳۸۶/۲، حدیث: ۳۶۰۷)

حدیثِ پاک میں ہے: جس نے جُمُعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اُس نے جہنَّم کی طرف پُل بنایا۔ (ترمذی، کتاب الجمعة، باب ما جاء فی کراھیة...الخ، ۴۸/۲، حدیث: ۵۱۳) یعنی جس طرح لوگوں کی گردنیں اس نے پھلانگی ہیں اس کو قیامت کے دن جہنم میں جانے کا پُل بنایا جائے گا کہ اس کے اوپر چڑھ کر لوگ جائیں گے۔ (حاشیہ بہارِ شریعت، ۷۶۲/۱)

www.dawateislami.net

جہنم کا پل

رسولِ نذیر، سراجِ مُنیر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: جس نے جمعہ کے دن لوگوں کی گردنیں پھلانگیں اسے دوزخ کی طرف پل بنایا جائے گا۔

(ترمذی، کتاب الجمعۃ، باب ما جاء فی کراھیۃ التخطی یوم الجمعۃ، ۲/۴۸، حدیث: ۵۱۳)

مُفَسِّرِشہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ پھلانگنا سخت گناہ ہے اور دوزخ میں جانے کا ذریعہ، کیونکہ اس میں مسلمانوں کی توہین بھی ہے اور اِیذا بھی، ہاں اگر اگلی صفوں میں جگہ ہو اور لوگ سُستی سے پیچھے بیٹھ گئے ہوں تو اس جگہ کو پُر کرنے کے لیے یہ آگے جاسکتا ہے، کیونکہ یہاں قصور ان بیٹھنے والوں کا ہے نہ کہ اس کا۔ (مراۃ المناجیح، ۲/۳۳۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(27) نوک دار چیز احتیاط سے لے کر چلیں

حضرت سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں چند تیر لے کر گزرا جن کے پَیکان (یعنی تیروں کی نوک) کھلے ہوئے تھے، سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا کہ وہ ان کے پیکان پکڑ لے تاکہ وہ کسی مسلمان کو چُبھ نہ جائیں۔

(مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب امر من مر۔۔۔الخ، ص۱۴۰۹، حدیث:۲۶۱۴)

www.dawateislami.net

شارحِ بخاری ابوالحسن حضرت سیدنا علی بن خلف المعروف ابنِ بطال رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ اسی مفہوم پر مشتمل ایک اور حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یہ فرمانِ عالیشان حرمتِ مسلم کی تاکید پر مشتمل ہے کہ تیر کی وجہ سے کہیں وہ خوفزدہ نہ ہوجائے یا اسے تکلیف نہ پہنچے۔ مسجد میں لوگوں کی آمد ورفت کا سلسلہ جاری رہتا ہے جو کہ نماز کے اوقات میں زیادہ ہوتا ہے، سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کو اس بات کا اندیشہ ہوا کہ تیروں کی وجہ سے کسی کو تکلیف ہوسکتی ہے۔ یہ حدیثِ پاک آپ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے اخلاقِ کریمہ اور مسلمانوں پر مہربانی کا نمونہ ہے۔ (شرح ابن بطال، کتاب الصلاۃ، باب یاخذ بنصول...الخ، ۲/۱۰۲)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(28) مُنہ میں بدبُو ہوتو دوسروں کو ایذا پہنچتی ہے

فتاویٰ رضویہ جلد 7 صَفْحہ 384 پر ہے: مُنہ میں بدبو ہونے کی حالت میں (گھر میں پڑھی جانے والی) نَماز مکروہ ہے اور ایسی حالت میں مسجِد جانا حرام ہے جب تک مُنہ صاف نہ کرلے اور دوسرے نَمازی کو اِیذا پہنچنی حرام ہے اور دوسرا نَمازی نہ بھی ہو تو بھی بدبو سے ملائکہ کو اِیذا پہنچتی ہے۔ حدیث میں ہے: جس چیز سے انسان تکلیف محسوس کرتے ہیں فرشتے بھی اس سے تکلیف محسوس کرتے ہیں۔

(مُسلِم، کتاب المساجد، باب نھی من اکل...الخ، ص ۲۸۲، حدیث ۵٦٤)

www.dawateislami.net

بدبُو دار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی مُمانعت

میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیہِ رَحمۃُ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: ''جس کے بدن میں بد بو ہو کہ اُس سے نمازیوں کو اِیذا ہو مَثَلًا مَعَاذَاللّٰہ گندہ دَہَن (یعنی جس کو مُنہ سے بد بو آنے کی بیماری ہو)، (یا) گندہ بَغَل (یعنی جس کے بغل سے بد بو آنے کا مرض ہو) یا جس نے خارش وغیرہ کے باعِث گندھک ملی (یا کوئی سا بد بودار مرہم یا لوشن لگایا) ہو اُسے بھی مسجِد میں نہ آنے دیا جائے۔'' (فتاوٰی رضویہ، ۸/۷۲)

کچّی پیاز کھانے سے بھی مُنہ بدبُو دار ہو جاتا ہے

کچّی مُولی، کچّی پیاز، کچّا لہسن اور ہر وہ چیز کہ جس کی بُو ناپسند ہو اسے کھا کر مسجِد میں اُس وقت تک جانا جائز نہیں جب تک کہ ہاتھ مُنہ وغیرہ میں بو باقی ہو کہ فِرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے، اللہ کے محبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے پیاز، لہسن یا گَندَنا (لہسن سے ملتی جُلتی ایک ترکاری) کھائی وہ ہماری مسجِد کے قریب ہرگز نہ آئے۔ (مُسلِم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل...الخ، ص۲۸۲، حدیث ٥٦٤) اور فرمایا: اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بُو دُور کرلو۔ (ابوداوٗد، کتاب الاطعمة، باب فی اکل الثوم، ۳/۵۰٦، حدیث: ۳۸۲۷)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی پیاز و لہسن کھانا حرام نہیں بلکہ کھا کر بدبودار منہ لئے مسجد میں آنا حرام ہے۔خواہ وہاں نمازی ہوں یا نہ ہوں کیونکہ فرشتے ہر وقت رہتے ہیں۔ ''اگر کھانا ہی چاہتے ہو تو پکا کر اس کی بُو دُور کرلو'' کی وضاحت میں مفتی صاحب لکھتے ہیں: تاکہ ان کی بو جاتی رہے کیونکہ بدبو ہی ممانعت کی وجہ ہے۔ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ یہ حکم ہر مسجد کا ہے، بلکہ ہر دینی مجلس میں اس کا خیال رکھا جائے۔

(مراۃ المناجیح،۱/۴۵۲)

مسجِد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں

صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مسجِد میں کچّا لہسن پیاز کھانا یا کھا کر جانا جائز نہیں جب تک بو باقی ہو کہ فرشتوں کو اس سے تکلیف ہوتی ہے یہی حکم ہر اُس چیز کا ہے جس میں بدبو ہو جیسے گَندَنا (یہ لہسن سے ملتی جُلتی ترکاری ہے) مُولی، کچّا گوشت، مِٹّی کا تیل، وہ دِیاسَلائی جس کے رگڑنے میں بُو اُڑتی ہو، رِیاح خارِج کرنا وغیرہ وغیرہ۔ جس کو گندہ دہنی کا عارِضہ (یعنی منہ سے بدبو آنے کی بیماری) یا کوئی بدبودار زخم ہو یا کوئی بدبودار دوا لگائی ہو تو جب تک بُو مُنقطِع (یعنی ختم) نہ ہو اُس کو مسجِد میں آنے کی مُمانعت ہے۔

(بہارِ شریعت،۱/٦٤٨)

کچّی پیاز والے کچومر اور رائتے سے مُحتاط رہئے

کچّی پیاز والے چنے، چھولے، رائتے اور کچومر نیز کچّے لہسن والے اَچار چٹنی

www.dawateislami.net

وغیرہ کھانے سے نماز کے اوقات میں پرہیز کیجئے۔ بعض اوقات کباب سموسے وغیرہ میں بھی کچّی پیاز اور کچّے لہسن کی بُو محسوس ہوتی ہے لہٰذا نماز سے پہلے ان کو بھی نہ کھائیے۔ ایسی بُو والی چیزیں مسجد میں لانے کی بھی اجازت نہیں۔

بدبُو دار مُنہ لیکر مسلمانوں کے مجمع میں جانے کی ممانَعت

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: مسلمانوں کے مَجمعوں، درسِ قران کی مجلسوں، عُلَمائے دین و اولیائے کامِلین کی بارگاہوں میں بدبودار مُنہ لے کر نہ جاؤ۔ مزید فرماتے ہیں: جب تک مُنہ میں بدبو رہے گھر میں ہی رہو، مسلمانوں کے جلسوں، مَجمعوں میں نہ جاؤ۔ حُقّہ پینے والے، تمباکو والا پان کھا کر کُلّی نہ کرنے والوں کو اس سے عبرت پکڑنی چاہئے۔ فقہاء فرماتے ہیں: جسے گندہ ذہنی کی بیماری ہو اُسے مسجِدوں کی حاضِری مُعاف ہے۔

(مراٰۃ المناجیح، ۲۵/٦)

گوشت، مچھلی بیچنے والے

گوشت یا مچھلی بیچنے والے کے لباس میں سخت بدبو ہوتی ہے لہٰذا ان کو چاہئے کہ فارِغ ہو کر اچّھی طرح نہائیں، صاف لباس زیبِ تن فرمائیں، خوشبو لگائیں اور پھر مسجِد میں آئیں۔ نہانا اور خوشبو لگانا شَرط نہیں صِرف مشورۃً عرض کیا ہے، کوئی بھی ایسی ترکیب کریں کہ بدبُو مکمَّل طور پر زائل (یعنی دُور) ہو جائے۔

(مسجدیں خوشبودار رکھئے، ص ۱۵)

www.dawateislami.net

اے ہمارے پیارے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! ہمارے پیارے آقا صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کے خوشبودار پسینے کا واسطہ! ہمارے ظاہر و باطن کو ہر قسم کی بدبو سے پاک فرما کر معطر و معنبر فرما دے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم

واہ اے عطرِ خدا ساز مہکنا تیرا
خوبرو ملتے ہیں کپڑوں میں پسینہ تیرا

(ذوقِ نعت، ص۱۵)

(29) فرشتوں کو تکلیف نہ دیجئے

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم ہے: اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَتَاَذّٰى مِمَّا يَتَاَذّٰى بِهِ بَنُوْ اٰدَمَ، ملائکہ ہر اس شے سے اذیّت پاتے ہیں جس سے بنی آدم اذیت پاتے ہیں۔

(مسلم، کتاب المساجد، باب نهی من اکل ثوما...الخ، ص ۲۸۲، حدیث: ٥٦٤)

مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اگر مسجد انسانوں سے خالی بھی ہو تب بھی وہاں بدبُو لے کر نہ جائے کہ وہاں رحمت کے فرشتے ہر وقت رہتے ہیں اس کی بدبو سے ایذا پائیں گے۔ خیال رہے کہ مسجد کے فرشتے رحمت کے فرشتے ہیں، ان کی طبیعت نازُک اور ان کا اِحترام زیادہ ہے، لہٰذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ فرشتے تو ہر انسان کے ساتھ ہر وقت رہتے ہیں تو چاہئے کہ کبھی یہ چیزیں نہ کھائے کیونکہ اللہ تعالٰی نے

www.dawateislami.net

ساتھی فرشتوں کی طبیعت اور قسم کی بنائی ہے۔علماء فرماتے ہیں کہ مسلمانوں کے کسی مجمع میں بدبودار منہ یا کپڑے لیکر نہ جائے تا کہ لوگوں کو ایذاء نہ پہنچے۔(مراۃ المناجیح، ۱/۴۳۸)

فرمانِ مصطفیٰ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم ہے: کِراماً کاتِبِین (یعنی اعمال لکھنے والے دونوں بُزُرگ فِرِشتوں) پر اس سے زیادہ کوئی بات شدید نہیں کہ وہ جس شخص پر مقرَّر ہیں اُسے اِس حال میں نَماز پڑھتا دیکھیں کہ اسکے دانتوں کے درمیان کوئی چیز ہو۔(معجم کبیر، ۴/۱۷۷، حدیث: ۴۰۶۱)

فرشتوں کو تکلیف دینا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن **فتاوی رضویہ** جلد 1 کے صفحہ نمبر 839 پر فرماتے ہیں: متعدد احادیث میں ارشاد ہوا ہے کہ جب بندہ نماز میں کھڑا ہوتا ہے فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھتا ہے۔ یہ جو کچھ پڑھتا ہے اس کے منہ سے نکل کر فرشتہ کے منہ میں جاتا ہے اُس وقت اگر کھانے کی کوئی شے اُس کے دانتوں میں ہوتی ہے ملائکہ کو اُس سے ایسی سخت ایذا ہوتی ہے کہ اور شے سے نہیں ہوتی۔

(فتاوی رضویہ، ۱/۸۳۹)

مسواک کرلیا کرے

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمان ہے: تم میں سے جب کوئی رات کو اٹھ کر نماز پڑھنا چاہے تو مسواک کرلیا کرے! کیونکہ جب کوئی نماز میں قراءت کرتا ہے تو فرشتہ اپنا منہ اس کے منہ پر رکھ دیتا ہے، اور اس کے

www.dawateislami.net

منہ سے جو بھی نکلتا ہے فرشتے کے منہ میں جاتا ہے۔(شعب الایمان،باب فی تعظیم القراٰن،فصل فی السواک لقرأة القراٰن،۲/ ۳۸۱، حدیث:۲۱۱۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(30) کسی کی جگہ یا سیٹ پر قبضہ جمانا

بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ کوئی محفل میں سے اٹھ کر تھوڑی دیر کے لئے کوئی چیز لینے گیا تو دوسرا فوراً اس کی جگہ پر قبضہ جمالیتا ہے حالانکہ وہ جگہ اٹھنے والے کی تھی لیکن وہ بے چارہ منہ دیکھتا رہ جاتا ہے،اسی طرح ٹرین یا بس میں کسی نے اپنی سیٹ ریزرو(Reserve) کروائی ہوتی ہے لیکن دوسرا شخص اس پر براجمان ہوجاتا ہے، جب اسے سیٹ خالی کرنے کی درخواست کی جائے تو وہ ٹالم ٹول سے کام لیتا ہے جس پر سیٹ بک کروانے والے کو کافی پریشانی ہوتی ہے،بسا اوقات تُو تُو ، میں میں تک بلکہ ہاتھا پائی تک نوبت جا پہنچتی ہے اور بالآخر اسے سیٹ خالی کروانے کے لئے عملے کا سہارا لینا پڑتا ہے۔

اپنی جگہ کا زیادہ حقدار کون؟

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر جائے اور پھر واپس آئے تو وہی اس کا زیادہ حقدار ہے۔

(مسلم،کتاب السلام،باب اذا قام۔۔۔الخ،ص۱۱۹۹،حدیث:۲۱۷۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یہ اس صورت میں ہے کہ جانے والا اپنی جگہ کوئی نشانی رکھ گیا ہو جس سے پتہ لگے کہ وہ لوٹ کر آئے گا یا کوئی اور علامت ہو۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۳۷۱) حضرت علامہ ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی شافعی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی اس حدیثِ پاک کے تحت تحریر فرماتے ہیں: ہمارے علماء فرماتے ہیں: یہ حدیث اس شخص کے بارے میں ہے جو مسجد وغیرہ میں مثلاً نماز کے لئے بیٹھے اور پھر واپس آنے کے ارادے سے وہاں سے جائے مثلاً وضو کرنے یا کسی معمولی کام کے لئے جا کر واپس آئے تو اس جگہ کے لئے اس کی خصوصیت ختم نہ ہوگی بلکہ واپس آنے پر وہی شخص اس نماز کے لئے اس جگہ کا حقدار ہوگا۔ اگر اس مقام پر کوئی اور بیٹھ گیا ہو تو اسے یہ حق حاصل ہے کہ اسے وہاں سے اٹھا دے اور بیٹھنے والے کو وہاں سے ہٹ جانا چاہیے۔ اپنی جگہ سے اٹھنے والا اس جگہ جانماز وغیرہ چھوڑ کر اٹھے یا ویسے ہی جائے دونوں صورتوں میں وہی اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔

(شرح مسلم للنووی، جزء: ۱۴، ۷/۱۶۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(31) گاڑی پر اسکریچ ڈالنا

گلی میں کھڑی کار یا جیپ بالخصوص نئی گاڑی پر چابی یا کسی نوکدار چیز سے چوری چھپے اسکریچ (لکیر، Scratch) ڈال دینے میں بعضوں کو بڑا مزہ آتا ہے لیکن مالک کا دل مُرجھا جاتا ہے کیونکہ اسکریچ کی صورت میں گاڑی کی قیمت میں بھی کمی

www.dawateislami.net

ہوجاتی ہے اور وہ لکیریں بُری بھی دکھائی دیتی ہیں۔ ایسا کرنے والے غور کرلیں کہ اس کا حساب وہ بروزِ محشر کیونکر دے پائیں گے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(32) گلیوں میں کرکٹ، فٹبال وغیرہ کھیلنا

چھٹی کے دن سے پہلے والی رات گلی محلّے کو میدان سمجھ کر کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کھیل کر، شور مچا کر محلّے والوں کی نیند اور اپنا وقت برباد کرنے والوں کو یہ تفریح دکھائی دیتی ہے لیکن مریضوں، دودھ پیتے بچوں کے آرام کا انہیں کوئی خیال نہیں ہوتا اور نہ ہی پڑھائی کرنے والے طلبہ کے تعلیمی نقصان کا احساس ہوتا ہے، راہ چلتے مسافر اور گاڑیاں بھی ان سے متاثر ہوتی ہیں، گھروں کے شیشے بھی محفوظ نہیں رہتے۔ ان سب کی حق تلفی کا وبال میچ کے کھلاڑیوں اور اس کی انتظامیہ پر ہوگا۔

دن لَہْو میں کھونا تجھے شب صبح تک سونا تجھے
شرمِ نبی خوفِ خدا یہ بھی نہیں وہ بھی نہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(33) پان کی پچکاری

ناقص پان گٹکے کے طبی نقصانات اپنی جگہ لیکن اس کا خمیازہ دوسروں کو بھی بھگتنا پڑتا ہے جب یہ پان گٹکا کھانے کے شوقین ان کے دروازے، سیڑھیوں کو اپنے

www.dawateislami.net

تھوک سے لال کر دیتے ہیں، پھر جہاں ایک بار کوئی پان تھوک دے دوسروں کو گویا اجازت نامہ مل جاتا ہے وہ بھی اسی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے وہیں تھوکتے ہیں اور چند دنوں میں وہ جگہ کچرا کونڈی کا منظر پیش کرنے لگتی ہے۔

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(34) استنجا خانے کا استعمال

بعض لوگ صفائی پسند نہ ہونے کی وجہ سے دوسروں کے لئے بھی تکلیف دہ بن جاتے ہیں، مثلاً اِستنجا خانے میں جائیں گے تو اس کے فرش پر اپنے گندے جوتوں کے نشانات چھوڑ آئیں گے، کموڈ یا WC میں حسبِ ضرورت پانی بہا کر فُضلہ نہیں بہائیں گے، صابُن سے ہاتھ دھوئیں گے تو اپنے ہاتھوں کی میل صابُن پر لگی چھوڑ آئیں گے، ایسے میں ان کے بعد اِستنجا خانے (بالخصوص عوامی استنجا خانے) کا رُخ کرنے والے کو گھن آتی ہے لیکن وہ بے چارا کچھ بول نہیں سکتا، اے کاش! ہمیں نظافت پسندی نصیب ہوجائے۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(35) غلط پارکنگ

بعض لوگ کسی کی گاڑی کے پیچھے اس طرح گاڑی پارک (Park) کر دیتے ہیں کہ دوسری گاڑی کا وہاں سے نکلنا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے، بعض اوقات تو غلط پارکنگ کسی کی جان جانے کا سبب بھی بن جاتی ہے کہ جس کی گاڑی پھنس گئی

www.dawateislami.net

اس نے مریض کے لئے ایمرجنسی دوائی لے کر جانی تھی ، یا اسے اچانک گھر پر کسی حادثے کی اطلاع ملی لیکن وہ نکل نہ سکا اور گھر پر نہ پہنچنے کی وجہ سے جانی نقصان ہو گیا یا کسی طالب علم کو امتحان دینے یا نوکری کے متلاشی کو انٹرویو کے لئے پہنچنا تھا ، کسی کو اسٹیشن تو کسی کو ائیر پورٹ پہنچنا تھا لیکن وہ وقت پر نہ پہنچ سکا اور ٹرین یا جہاز چھوٹ گیا ، اس کا ذمہ دار کون ؟ صاف ظاہر ہے غلط پارکنگ کرنے والا ۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہمیں دوسروں کا احساس کرنے والا بنائے ۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(36) بلاضرورت فون یا ایس ایم ایس کرنا

بعضوں کو نہ اپنا وقت عزیز ہوتا ہے نہ دوسروں کا وقت ضائع ہونے کی پرواہ ہوتی ہے ، چنانچہ وہ وقت بے وقت کسی کو فون یا ایس ایم ایس کرتے رہتے ہیں ، سامنے والا فون نہ اٹھائے تو مسلسل فون کریں گے یہ سوچے بغیر کہ ہوسکتا ہے وہ سویا ہو یا استنجا خانے میں ہو یا نماز پڑھ رہا ہو یا کسی اور اہم کام میں مصروف ہو ۔ بعض تو نیند بھری آواز سن کر بھی بھولپن سے پوچھتے ہیں کہ میں نے آپ کو ڈسٹرب تو نہیں کر دیا ؟ فون سننے والا بھی مروت میں نہ بول دیتا ہے حالانکہ اَدھوری نیند سے کسی کو جگانے میں راحت ملتی ہے یا کُلفت (یعنی تکلیف) ؟ اس کا فیصلہ اپنے دل سے لے لیجئے ۔ پھر گفتگو کا سلیقہ بھی کسی کسی کو آتا ہے ایک منٹ کی بات کرنے میں دس منٹ لگا دینے

www.dawateislami.net

والوں کی بھی ایک تعداد ہے پھر بھی یہ شکوہ کرتے ہیں کہ لوگ ہمارا فون نہیں اٹھاتے۔

آپ ہی اپنی اداؤں پہ ذرا غور کریں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(37) اوپر سے کوئی چیز پھینکنا

اوپر کی منزلوں میں رہنے والے اپنے گھر کا کوڑا کرکٹ دُرُست انداز میں ٹھکانے لگانے کے بجائے کھڑکی سے ہی گلی میں پھینک دیتے ہیں جس سے گزرنے والوں کو تکلیف ہوتی ہے ، بعض اوقات تو وہ کُوڑا بلکہ بچّوں کا استعمال شدہ ڈائپر (Diaper) عین اس وقت پھینکا جاتا ہے جب نیچے سے کوئی گزر رہا ہوتا ہے، اس پر جوگزرتی ہے وہ ہی بتا سکتا ہے۔ ایسے میں اگر پتا چل جائے کہ یہ کس کھڑکی سے آیا ہے تو جھگڑے بلکہ مار کٹائی کی نوبت بھی آجاتی ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(38) کچرا کُونڈی بنالینا

بڑے شہروں میں انتظامیہ کی طرف سے رہائشی علاقے سے تھوڑی دور ایک جگہ مقرر ہوتی ہے کہ آس پاس کے لوگ اپنے گھروں کا کچرا وہاں ڈال دیں پھر وہاں سے انتظامیہ کی گاڑیاں اس کچرے کو ٹھکانے لگانے کے لئے لے جاتی ہیں، لیکن بعض لوگ عین روڈ (Road) کے درمیان یا کسی کے گھر کے سامنے کچرے کا ڈھیر لگانا

www.dawateislami.net

شروع کردیتے ہیں، ایک کے بعد دوسرا اور پھر تیسرا بھی اپنے گھر کا کچرا وہاں پھینکتا ہے تو گویا لائن لگ جاتی ہے، وہی جگہ عوامی طور پر کچرا کونڈی قرار پاتی ہے، لیکن جس کے گھر کے باہر یہ کارروائی کی جاتی ہے وہ کس کرب و تکلیف سے گزرتا ہے اس کا حال وہی بتا سکتا ہے جس پر یہ گزری ہو۔

پالتو بلّا گھر میں ہی دفنادیا

حضرتِ سیِّدُنا ابوحیان تَیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی فرماتے ہیں: میرے والد نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا قاضی شُریح رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کا پالتو بلا مر گیا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ اسے گھر کے صحن میں دفنا دو! میں نے دفنا دیا، اس کو پھینکنے کی کوئی عوامی جگہ نہ تھی، لہٰذا مسلمانوں کو تکلیف سے بچانے کے لئے گھر ہی میں دفن کروادیا۔

(حلیۃ الاولیاء، شریح بن الحارث الکندی، ۴/ ۱۴۸، رقم: ۵۰۷۱)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(39) بن مانگے مشورے دینا

کسی بھی اہم کام کے لئے مشورہ کر لینا بہت مفید ہے، اس سے غلطی اور ناکامی سے کافی حد تک بچا جا سکتا ہے، لیکن بعضوں کو مشورہ لینے کی نہیں صرف دینے کی عادت ہوتی ہے، جہاں جاتے ہیں بن مانگے مشوروں کی پٹاری کھول کر بیٹھ جاتے ہیں، بول بول کر دوسروں کے لئے ذہنی اذیت کا سبب بنتے ہیں اور اپنا وقار بھی گراتے ہیں۔ اپنی عزت کا تحفظ اسی میں ہے کہ جب تک ہم سے مشورہ مانگا نہ جائے، لب

www.dawateislami.net

کشائی نہ کریں۔ادھوری بات سن کر مشورہ دینے والے کو اکثر آئینۂ ندامت دیکھنا پڑتا ہے،دلیل کے بغیر مشورہ ایسا ہی ہے جیسے کمان کے بغیر تیر ،جس شعبے کا تجربہ نہ ہو اس کے بارے میں مشورہ دینے سے گریز کیجئے ،گاڑی خراب ہوجائے تو کار مکینک سے مشورہ کیا جاتا ہے نہ کہ ڈاکٹر سے،مشہور ہے:لِکُلِّ فَنٍّ رِجَالٌ یعنی ہر فن کے لئے ماہرین ہوتے ہیں۔ مشورہ دینے والا یہ بات بھی ذہن میں رکھے کہ مشورہ لینے والے کو شرعاً یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس کی رائے سے اتفاق نہ کرے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(40) کسی کے گھریلو معاملات میں دخل اندازی کرنا

آج سالن میں کیا پکے گا؟ عید کے کپڑے کب اور کتنے خریدنے ہیں؟ قربانی کا جانور چھوٹا (یعنی بکرا وغیرہ) لینا ہے یا بڑا(یعنی بیل وغیرہ)؟ گھر میں رنگ وروغن کب اور کونسا کروانا ہے؟ فریج چھوٹا لینا ہے یا بڑا؟ بچوں کو جوتے کس طرح کے لے کر دینے ہیں؟ بچوں کو،ان کی امّی کو کتنی جیب خرچی دینی ہے؟ سودا سلف کس دکان سے لانا ہے؟ الغرض اس طرح کے درجنوں معاملات ذاتی نوعیت کے ہوتے ہیں جنہیں انسان اپنے معاشی اور سماجی حالات کے مطابق انجام دیتا ہے لیکن کچھ لوگوں کو اس طرح کے ذاتی معاملات میں دخل اندازی کرنے کی عادت ہوتی ہے جو سامنے والے کو اکثر ناگوار گزرتی ہے لیکن وہ اس کا مروتاً اظہار نہیں کر پاتا،کبھی وہ جی کڑا کر کے دل کی بات زبان پر بھی لے آتا ہے کہ آپ اپنے کام سے کام رکھئے یہ

www.dawateislami.net

ہمارا ذاتی معاملہ ہے۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(41) ہجوم میں دھکے مارنا

کسی بھی عوامی مقام مثلاً اسٹیشن ، حج ،عُرس اور دیگر مذہبی اجتماعات وغیرہ میں رش میں پھنس جانا پریشان کن ہوتا ہے لیکن کچھ لوگ اس پریشانی کے عالَم میں بھی لوگوں کو پریشان کرنے سے باز نہیں آتے اور دوسروں کو دھکے مارنا شروع کردیتے ہیں، حالانکہ سب اپنی نارمل (Normal) رفتار میں چلتے رہیں تو بھیڑ سے نکل ہی آتے ہیں لیکن ان بے صبروں اور جلد بازوں کی وجہ سے کئی مرتبہ بھگدڑ بھی مچ جاتی ہے جس سے لوگ زخمی ہوتے ہیں بلکہ بعض تو انتقال بھی کرجاتے ہیں۔

(42) وال چاکنگ کرنا، اشتہار لگانا

کسی بھی کاروباری شے یا مذہبی اجتماع کی تشہیر کی اپنی اہمیت ہوتی ہے لیکن اس تشہیر کے لئے کسی کی دیوار پر بلا اجازت چاکنگ کرکے اسے بدنُما کردینے ، گوند سے کاغذی اشتہار چپکا کر دیوار خراب کردینے کو کوئی بھی مفتیِ اسلام جائز نہیں کہے گا۔ لیکن ہمارے معاشرے میں یہ کام بھی اپنا حق سمجھ کر کیا جاتا ہے، اگر مکان یا فیکٹری کا مالک اپنی دیوار پر چاکنگ سے منع کرنے کی جراءت کرلے تو اسے بُرا بھلا کہا جاتا ہے بلکہ بھیانک نتائج کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ہم میں سے ہر ایک کو اپنے آپ سے یہ سوال کرنا چاہئے کہ کیا ہمیں یہ پسند ہوگا کہ کوئی ہماری دیوار پر چاکنگ کرجائے ،

www.dawateislami.net

یقیناً نہیں تو دوسروں کے لئے بھی یہی ذہن رکھئے اور اس کی حق تلفی سے بچئے۔

دیوار کی کیچڑ

حضرتِ سیِّدُنا امام فخر الدین رازی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم اپنے ایک مقروض مجوسی (یعنی آتش پرست) کے یہاں قَرضہ وُصول کرنے کیلئے تشریف لے گئے۔ اِتّفاق سے اُس کے مکان کے قریب آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے جوتوں میں کیچڑ لگ گئی، کیچڑ چُھڑانے کیلئے جوتے کو جھاڑا تو کچھ کیچڑ اُڑ کر مجوسی کی دیوار سے لگ گئی، پریشان ہو گئے کہ اب کیا کروں! کیچڑ صاف کرتا ہوں تو دیوار کی مٹّی بھی اُکھڑے گی اور صاف نہیں کرتا تو دیوار خراب ہو رہی ہے۔ اِسی شَش و پَنج میں دروازے پر دستک دی، مَجُوسی نے باہَر نکل کر جب امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کو دیکھا تو اُس نے قَرض کی ادائیگی کے سلسلے میں ٹالم ٹول شروع کر دی۔ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم نے قَرض کا مُطالَبہ کرنے کے بجائے دیوار پر کیچڑ لگ جانے کی بات بتا کر نہایت ہی لجاجت (یعنی عاجزی) کے ساتھ مُعافی مانگتے ہوئے ارشاد فرمایا: مجھے یہ بتایئے کہ آپ کی دیوار کس طرح صاف کروں؟ امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی **حُقُوقُ الْعِباد** کے مُعاملے میں بے قراری اور خوفِ خداوندی عزوجل دیکھ کر مَجُوسی بے حد مُتَأَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہُوا اور کچھ اس طرح بولا: اے مسلمانوں کے امام! دیوار کی کیچڑ تو بعد میں بھی صاف ہوتی رہے گی، پہلے میرے **دل کی کیچڑ** صاف کر کے مجھے مسلمان بنا دیجئے۔ چُنانچہ وہ مَجُوسی امامِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا تقویٰ

www.dawateislami.net

دیکھ کر حلقہ بگوشِ اسلام ہو گیا۔

(تفسیر کبیر، ۱/ ۲۰۴)

جو بے مثال آپکا ہے تقوٰی، تو بے مثال آپکا ہے فتوٰی
ہیں علم و تقوٰی کے آپ سنگم، امامِ اعظم ابوحنیفہ

(وسائلِ بخشش، ص۵۷۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(43) قربانی کے جانور کے خون وغیرہ سے کسی کی دیوار وغیرہ خراب کرنا

عیدِ قربان کے موقع پر جانور کی قربانی دینا بڑی سعادت کی بات ہے لیکن اس دوران حقوق العباد کا خیال رکھنا بے حد ضروری ہے، بعض لوگ کسی کے گھر کے قریب جانور ذبح کرتے ہیں اور بے احتیاطی کی وجہ سے جانور کے خون کے چھینٹے اس کی دیوار پر جا پڑتے ہیں، جانور کے جسم سے نکلنے والی آلائشیں بھی بدبو اور گندگی پھیلاتی ہیں لیکن قربانی کرنے والا اس پر شرمندہ ہوتا ہے اور نہ معذرت کرتا ہے۔

جب پڑوسی کی دیوار پر خون کے چھینٹے پڑے

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک مدنی مذاکرے میں ارشاد فرمایا[1]: دو سال پہلے میرے بیٹے (حاجی عبید رضا) کے یہاں قربانی کا بڑا جانور پڑوسی کے گھر کے پاس بندھا ہوا تھا، اس کے ذبح کے وقت خون اُڑ کر دیواروں پر

مدینہ

[1]: ضرورتاً جملوں کی نوک پلک سنواری گئی ہے۔

www.dawateislami.net

پھیل گیا، میری توجہ گئی تو بڑی تشویش ہوئی اور میں نے کہا کہ اب تو ہم پر لازم ہے کہ اس سے ترکیب بنائیں کہ معاف بھی کردو اور رنگ بھی کردیتے ہیں۔ پھر میں نے اپنے بیٹے کو ہی بولا کہ تم جاکر اس کے مالک سے ترکیب بنالو، چنانچہ میرے بیٹے نے رابطہ کیا تو اس نے کہہ دیا کہ کوئی بات نہیں۔ (میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!) اگر کسی کی دیوار پر ہماری طرف سے نقصان ہوجائے تو اس کی تلافی ضروری ہے، اس سے معافی مانگئے، اگر وہ اس کا خرچہ نہیں لیتا رنگ چُونا نہیں لیتا، معاف کردیتا ہے تو اچھی بات ہے، اگر وہ مطالبہ کرتا ہے کہ تم پہلے جیسا ہی بنادو تو بنانا پڑے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(44) نمازی یا سونے والے کے پاس بلند آواز سے باتیں کرنا

بعض اسلامی بھائی کسی نمازی یا سونے والے کے پاس اتنی اونچی آواز میں باتیں کرنا شروع کردیتے ہیں جس کی وجہ سے اس کی نماز یا نیند میں خلل آتا ہے، اس طرف عموماً ہماری توجہ نہیں ہوتی، اس سے بچنا چاہیئے۔

بلند آواز سے گفتگو کرنے والوں کو سمجھایا

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ ایک مرتبہ نماز پڑھ رہے تھے تو قریب کھڑے ہوئے بعض اسلامی بھائیوں نے اونچی آواز میں گفتگو شروع کردی، جس سے امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کو نماز میں تشویش ہو رہی تھی، کچھ ہی دیر میں وہ اسلامی بھائی وہاں سے ہٹ گئے۔ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے سلام

www.dawateislami.net

پھیرنے کے بعد ان کو جمع کر کے اَحسن طریقے سے سمجھایا تو ان اسلامی بھائیوں نے فوراً توبہ کرلی۔

اصلاح فرمادی

اسی طرح کا ایک اور واقعہ پیش آیا کہ ایک اسلامی بھائی سوئے ہوئے تھے اور قریب ہی دوسرے اسلامی بھائی مدنی منے یا مُنّی سے کھیل رہے تھے، جس سے آوازیں پیدا ہورہی تھیں، اس پر بھی امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے اس اسلامی بھائی کو شرعی مسئلہ سمجھایا تو انہوں نے ہاتھوں ہاتھ توبہ کی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب !　　　صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(45) وقت پر دعوت شروع نہ کرنا

دعوت ایک دوسرے سے محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے لیکن یہ بھی اس وقت باعثِ تکلیف بن جاتی ہے جب وقت پر شروع نہ ہو، کئی اسلامی بھائیوں کا تجربہ ہوگا کہ شادی وغیرہ کی دعوت کا وقت 10 بجے کا دیا لیکن رات کے 12 بجے جا کر شروع ہوتی ہے ،وقت پر پہنچنے والے مہمان بڑی آزمائش میں آجاتے ہیں کہ رات کا کھانا گھر سے کھا کر جائیں تو دعوت میں شرکت کس بات کی؟ اور نہ کھانے کی صورت میں بھوکے بیٹھے میزبان کی تسلیاں سنتے رہتے ہیں کہ جی بس ابھی فلاں کا انتظار ہے وہ آجائیں تو دعوت شروع ہوجائے گی ،کئی گھنٹے وقت ضائع ہونے کے بعد رات کے ایک بجے فارغ ہوکر دو تین بجے گھر پہنچنے والا صبح اپنی ملازمت یا کاروبار پر کس طرح

www.dawateislami.net

جائے یہ الگ آزمائش ہے۔کئی لوگ اسی وجہ سے دعوت میں شرکت سے معذرت کرلیتے ہیں لیکن کچھ دعوتیں ایسی ہوتی ہیں کہ وہ انکار نہیں کر سکتے مگر تاخیر کی وجہ سے تکلیف میں آجاتے ہیں۔کاش! میزبان اور مہمان وقت کی پابندی کریں تو کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

گوشت بھننے کی آواز

امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: ایک شخص نے اپنے ہاں کسی دوست کو بلایا، لیکن اُسے کھانے کو کچھ نہ دیا، بیٹھے بیٹھے عَصْر کا وقت ہوگیا، یہاں تک کہ اُسے شدید بھوک لگ گئی اور اس پر جُنونی کیفیت طاری ہوگئی۔میزبان نے سِتار (گٹار) لیا اور دوست سے کہا: تم کون سی آواز سننا پسند کرو گے؟ اس نے کہا: گوشت بھننے کی آواز۔ (احیاء علوم الدین، ۳/۱۶)

(46) ٹرین، بس میں صفائی کا خیال نہ رکھنا

بعض لوگ اپنے گھر میں صفائی پسند ہوتے ہیں اور باہر بھی، جبکہ کچھ لوگ گھر میں تو صفائی رکھنا پسند کرتے ہیں لیکن باہر گندگی پھیلانے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے، بازار، بس، ٹرین ان کی اس عادت کا نشانہ بنتے ہیں، پھلوں کی باقیات، مونگ پھلی کے چھلکے، استعمال شدہ ٹشو پیپر، بچا ہوا پانی پھینک کر دوسرے مسافروں کے لئے مصیبت کھڑی کردیتے ہیں۔ٹرین کا واش روم استعمال کریں گے تو اس انداز سے کہ ان کے بعد وہاں جانے والے کو گھن آئے گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نظافت پسندی نصیب

www.dawateislami.net

کرے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم

(47) گھریلو استعمال کی شے اس کی جگہ پر نہ رکھنا

نیل کٹر (ناخن کاٹنے کا آلہ) کنگھی، جوتوں کی پالش، ازار بند دانی، بیرونی دروازے کی چابی، چھری، ماچس جیسی کئی گھریلو اشیاء مشترکہ استعمال میں آتی ہیں، ان کو استعمال کرنے کے بعد مقررہ جگہ نہ رکھا جائے تو دوسروں کے لئے پریشانی کا باعث ہوتا ہے۔

(48) قرض خواہ کو بلاوجہ ٹالنا

قرض دار کو چاہئے کہ وعدے کے مطابق قرض لوٹا دے، بغیر کسی مجبوری کے یہ کہنا: کل دوں گا، پہلی تاریخ کو لے لینا، شام کو لے لینا، تھوڑی دیر تک آنا الغرض قرض خواہ کو بلاوجہ چکر لگوانا اچھی بات نہیں۔

اب میری رقم بھی لوٹا دو

نگرانِ شوریٰ حاجی محمد عمران عطاری سلمہ الغنی کا کچھ یوں بیان ہے کہ میں ایک شخص کے پاس بیٹھا تھا، اس دوران اسے کسی کا فون آیا کہ میں فیملی سمیت حج پر جا رہا ہوں، فون وصول کرنے والے نے مبارک دینے کے بعد بڑی نرمی سے کچھ یوں کہا کہ یار آپ فیملی سمیت عمرے پر جاتے ہو، حج بھی کر آتے ہو، کافی مدت گزر گئی اب میری رقم (جو بڑی اماؤنٹ Amount میں تھی) بھی لوٹا دو۔

www.dawateislami.net

قرض کی ادائیگی میں اچھی نیت کا صلہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: جس نے قرض لیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے بلکہ اسے ادا کرنے کے معاملہ میں حریص ہے پھر وہ اسے ادا کئے بغیر مر گیا تو اللہ عزوجل اس بات پر قادر ہے کہ اس کے قرض خواہ کو اپنے پسندیدہ انعامات کے ذریعے راضی کر دے اور مرنے والے کی مغفرت فرما دے اور جس نے قرض لیا اور وہ اسے ادا کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا ہے پھر وہ اسے ادا کئے بغیر مر گیا تو اس سے پوچھا جائے گا، کیا تو یہ گمان کرتا تھا کہ ہم فلاں کو تجھ سے اس کا پورا حق لے کر نہ دیں گے؟ پھر اسکی نیکیوں میں سے کچھ نیکیاں لے لی جائیں گی اور قرض خواہ کی نیکیوں میں قرض کے بدلے کے طور پر ڈال دی جائیں گی اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہ ہوئیں تو قرض خواہ کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں ڈال دیئے جائیں گے۔ (الترغیب والترھیب، ۲/۳۷۲، رقم:۱۲)

(49) مقروض کو دھمکیاں دینا

بعض اوقات قرض دار وقت پر قرض ادا نہیں کر سکتا کیونکہ بے چارے کے پاس واقعی اتنی رقم ہی نہیں ہوتی، ایسے میں قرض خواہ کو صبر کا دامن تھامے رکھنا چاہئے، لیکن بہت سے قرض خواہ ایسے مواقع پر گالم گلوچ، دھمکیوں اور مار پیٹ پر اتر آتے ہیں، بعض تو مقروض کو جان سے مارنے کی دھمکی دیتے ہیں بلکہ عملاً اسے قتل بھی کر دیتے ہیں جس پر مقروض اپنی جان اور وہ اپنی رقم سے محروم ہو جاتے ہیں اور قتل کی سزا الگ

www.dawateislami.net

ملتی ہے۔ کچھ قرض خواہ دھمکیاں دے دے کر قرض دار کو اتنی ٹینشن میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ مایوسی کے عالم میں وہ خودکشی جیسی حرام موت کو گلے لگانے پر تیار ہو جاتا ہے، کاش! وہ یہ سمجھتا کہ خودکشی سے جان چھوٹتی نہیں مزید پھنس جاتی ہے۔ حدیثِ پاک میں ہے: ''جو شخص جس چیز کے ساتھ **خودکُشی** کرے گا وہ جہنّم کی آگ میں اُسی چیز کے ساتھ **عذاب** دیا جائے گا۔'' (بُخارِی، ٤ / ٢٨٩، حدیث: ٦٦٥٢)

قرض کا ثواب

قرض واپس ملنے میں تاخیر پر قرض خواہ کو چاہئے کہ صبر کرے اور اس حدیث شریف میں بیان کردہ ثواب کا مستحق بنے، چنانچہ رسولِ اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا دوسرے پر دَین (یعنی قرض) ہو اور اس کی مِیعاد گزر جائے تو ہر روز اسی قدر روپیہ کی **خیرات کا ثواب** ملتا ہے جتنا دَین (یعنی قرض) ہے۔ (شعب الایمان، ۷ / ۵۳۸، حدیث: ۱۱۲۶۱)

امام بخاری اور ایک مقروض

محمد بن عباس فِرَبْرِی کا بیان ہے کہ ایک شخص حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الباری کے پچیس ہزار درہم کا مقروض تھا، آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کو خبر ملی کہ وہ شخص ''آمُل'' (وادیٔ جَیحون کی مغربی جانب ایک شہر) آیا ہوا ہے، ہم اس وقت ''فِرَبْر'' (وادیٔ جَیحون کی مشرقی جانب ایک شہر) میں تھے، ہم نے آپ سے عرض کی: آپ کو ''آمُل'' پہنچ کر اپنا مال وصول کرنا چاہیے۔ فرمایا: ہمیں

www.dawateislami.net

اسے ڈرانا، دھمکانا نہیں چاہیے۔ مقروض کو معلوم ہوا کہ آپ ''فِرَبر'' میں ہیں تو وہ خُوارِزْم چلا گیا، (آمُل سے خُوارِزْم 12 دن کی مسافت پر ہے۔) ہم نے آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ سے عرض کی: آپ ''آمُل'' کے حاکم ابوسلمہ کُشانی سے کہیں کہ وہ خُوارِزْم کے حاکم کے نام اس مقروض کو گرفتار کرنے اور آپ کا مال وصول کرنے کے لئے ایک مکتوب لکھ دے۔ فرمایا: اگر میں اس سے سفارشی مکتوب لکھواؤں گا تو وہ بھی مجھ سے سفارشی مکتوب لکھوانے کا لالچ رکھے گا، اور میں دنیا کے بدلے دین کبھی نہیں بیچوں گا، ہم نے بہت کوشش کی لیکن آپ نہ مانے، حتی کہ ہم نے خود بغیر اجازت ''آمُل'' کے حاکم سے بات کرکے مکتوب لکھوا دیا۔ جب آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو پتہ چلا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور فرمایا: مجھ پر میری ذات سے زیادہ شفقت نہ کرو! اور ''خُوارِزْم'' میں اپنے ایک دوست کو مکتوب لکھا کہ مقروض سے بھلائی کے ساتھ پیش آیا جائے! بعد ازاں مقروض ''آمُل'' لوٹ آیا اور ''مَرْو'' جانے کا ارادہ کیا۔ (آمُل سے مَرْو 6 دن کی مسافت ہے۔) حاکم کو مقروض کی خبر پہنچی تو اس نے سختی کرنا چاہی لیکن آپ نے سختی کرنا پسند نہ فرمایا۔ بالآخر اس بات پر صلح ہوئی کہ مقروض آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ کو ہر سال 10 درہم کے حساب سے قرض چکائے گا، لیکن آپ کو 10 تو کُجا قرضے کا ایک درہم تک واپس نہ ملا۔ (سیر اعلام النبلاء، ابو عبد اللہ البخاری، ۱۰/ ۳۰٦)

(50) رشتے دیکھنے کا انداز

نکاح کا رشتہ قائم کرنا صرف دو افراد کو ایک دوسرے سے وابستہ نہیں کرتا

www.dawateislami.net

بلکہ دونوں کے خاندانوں کا بھی تعلق جوڑتا ہے، لہٰذا رشتہ دیکھنے کا کام بڑی احتیاط سے کیا جاتا ہے لیکن بعض لوگ اس احتیاط میں اتنا آگے بڑھ جاتے ہیں کہ ان کا انداز سامنے والے کے لئے تکلیف دہ ہوجاتا ہے مثلاً جو عورتیں رشتہ دیکھنے جاتی ہیں کبھی لڑکی کو چلا کر دیکھیں گی کہ کہیں لنگڑاتی تو نہیں، دھوپ میں لے جا کر اس کے گورے رنگ کے اصلی ہونے کا یقین کریں گی بعض تو حد ہی کردیتی ہیں کہ منہ کھلوا کر دانت چیک کرتی ہیں۔ اس کے بعد بھی اتنی منہ پھٹ ہوتی ہیں کہ لڑکی کے سامنے ہی اس کے عیب گنوانا شروع کردیتی ہیں کہ تھوڑی موٹی ہے اگر دُبلی (smart) ہوتی تو ہم کچھ سوچتے، قد چھوٹا ہے، رنگ سانولا ہے، تعلیم کم ہے، عمر تھوڑی زیادہ ہے وغیرہ وغیرہ، اس طرح کی صورتِ حال کا سامنا کبھی کبھار لڑکے والوں کو بھی کرنا پڑتا ہے۔ رشتہ پسند نہیں آیا تو معذرت کرنے کا انداز بھی شائستہ اور ایسا نپا تُلا ہونا چاہئے کہ جس میں کسی کی دل شکنی ہو نہ جھوٹ بولنا پڑے۔

نفسیاتی مریضہ بن گئی

ایک ڈاکٹر کا بیان ہے کہ ایک خاتون اور اس کا خاوند اپنی جوان بچی کے علاج معالجے کے لئے میرے پاس آئے۔ انہوں نے بتایا کہ ہماری بچی نے ایم ایس سی کیا ہوا ہے اور پورے خاندان میں ہنس مکھ، ملنسار، عقلمند مشہور تھی، ایم ایس سی کرنے کے بعد آئے روز رشتے آنا شروع ہوگئے لیکن سانولی رنگت کی وجہ سے جو لوگ بھی آتے کئی اسی وقت انکار کردیتے تو کئی فون پر معذرت کردیتے۔ رشتہ دیکھنے

www.dawateislami.net

والے بچی کو اس انداز سے دیکھتے جیسے انہوں نے کوئی بھیڑ بکری خریدنی ہو۔ان کے دیکھنے کے انداز، تیکھے سوالات اور پھر انکار نے ہماری پھول جیسی بچی کے دل کو ایسی ٹھیس پہنچائی کہ ہماری بچی شروع شروع میں کھوئی کھوئی رہتی پھر اس نے مکمل چپ سادھ لی ہر وقت اپنے آپ کو کمرے میں قید کیا ہوا ہے کھانا بھی زبردستی کھلانا پڑتا ہے۔ایسی حالت کی وجہ سے ہماری بچی دن بدن کمزور ہوکر ہڈیوں کا ڈھانچا بن گئی ہے۔ عاملوں کے پاس جائیں تو وہ کالے جادو کا کہہ دیتے ہیں ڈاکٹرز کے پاس جائیں تو وہ نفسیاتی مریض قرار دیتے ہیں، کسی بھی طریقہ علاج سے فائدہ نہیں ہو رہا۔ بچی کے حالات بتاتے ہوئے دُکھیارے والدین نے رونا شروع کردیا۔

رشتے میں نیک عورت کا انتخاب کیا جائے

عمدہ سے عمدہ بیج بھی اسی وقت اپنے جوہر دکھا سکتا ہے جب اس کے لئے عمدہ زمین کا انتخاب کیا جائے۔ماں بچے کے لئے گویا زمین کی حیثیت رکھتی ہے، لہٰذا بیوی کے انتخاب کے سلسلے میں مرد کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہیے کہ ماں کی اچھی یا بُری عادات کل اولاد میں بھی منتقل ہوں گی۔متعدد احادیثِ کریمہ میں مرد کو نیک، صالحہ اور اچھی عادات کی حامل پاک دامن بیوی کا انتخاب کرنے کی تاکید کی گئی ہے چنانچہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: کسی عورت سے نکاح کرنے کے لیے چار چیزوں کو مدنظر رکھا جاتا ہے: (۱) اس کا مال، (۲) حسب نسب، (۳) حسن و جمال اور (٤) دین۔ پھر فرمایا: تمہارا ہاتھ خاک آلود

www.dawateislami.net

ہو تم دیندار عورت کے حصول کی کوشش کرو۔

(بخاری، کتاب النکاح، باب الاکفاء فی الدین، ۳/ ۴۲۹، حدیث: ۵۰۹۰)

اس نے قطع رحمی کی

رحمتِ دو عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: جس نے اپنی بیٹی کا نکاح کسی فاسق سے کیا اس نے قطع رحمی کی۔

(الکامل فی ضعفاء الرجال، الحسن بن محمد، ۳/ ۱۶۵)

بیٹی کو کہاں بیاہ رہے ہیں؟

حضرت سیدتنا اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالٰی عنہا سے مروی ہے: نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے، لہٰذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔

(السنن الکبریٰ، کتاب النکاح، باب الترغیب فی التزویج، ۷/ ۱۳۳)

تلاشِ رشتہ

حضرت سیدنا شیخ کرمانی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی شاہی خاندان سے تعلق رکھتے تھے، لیکن آپ نے زُہد و تقویٰ اختیار فرمایا ہوا تھا اور دنیاوی مشاغل سے بہت دور ہو چکے تھے۔ آپ کی ایک صاحبزادی تھیں جو بہت حسین و جمیل اور نیک و پرہیزگار تھیں۔ ایک دن اس صاحبزادی کے لئے بادشاہ کرمان نے نکاح کا پیغام بھیجا۔ آپ یہ پسند نہ فرماتے تھے کہ ملکہ بن کر میری بیٹی دنیا کی طرف مائل ہو۔ اس لئے آپ نے کہلا بھیجا کہ مجھے جواب کے لئے تین روز کی مہلت دیں۔ اس دوران آپ مسجد مسجد

www.dawateislami.net

گھوم کر کسی صالح انسان کو تلاش کرنے لگے۔ دورانِ تلاش ایک لڑکے پر آپ کی نگاہ پڑی جس کے چہرے پر عبادت و پرہیزگاری کا نور چمک رہا تھا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اس سے پوچھا: ''تمہاری شادی ہوچکی ہے؟'' اس نے نفی میں جواب دیا۔ پھر پوچھا: ''کیا ایسی لڑکی سے نکاح کرنا چاہتے ہو جو قرآن مجید پڑھتی ہے، نماز روزہ کی پابند ہے، خوبصورت پاکباز اور نیک ہے۔'' اس نے کہا: ''میں تو ایک غریب شخص ہوں بھلا مجھ سے ان صفات کی حامل لڑکی کا رشتہ کون کرے گا؟'' آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: ''میں کرتا ہوں، یہ دراہم لو اور ایک درہم کی روٹی، ایک درہم کا سالن اور ایک درہم کی خوشبو خرید لاؤ۔''

نوجوان وہ چیزیں لے آیا۔ آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے اپنی صاحبزادی کا نکاح اس پارسا نوجوان کے ساتھ کردیا۔ صاحبزادی جب رخصت ہو کر شوہر کے گھر آئی تو اس نے دیکھا کہ گھر میں پانی کی ایک صراحی کے سوا کچھ نہیں ہے اور اس صراحی پر ایک روٹی رکھی ہوئی دیکھی۔ پوچھا: ''یہ روٹی کیسی ہے؟'' شوہر نے جواب دیا: ''یہ کل کی باسی روٹی ہے، میں نے افطار کے لئے رکھ لی تھی۔'' یہ سن کر کہنے لگیں کہ مجھے میرے گھر چھوڑ آیئے۔ نوجوان نے کہا: ''مجھے تو پہلے ہی اندیشہ تھا کہ شیخ کرمانی کی دختر مجھ جیسے غریب انسان کے گھر نہیں رک سکتی۔'' لڑکی نے پلٹ کر کہا: ''میں آپ کی مفلسی کے باعث نہیں لوٹ رہی ہوں بلکہ اس لئے کہ مجھے آپ کا توکل کمزور نظر آرہا ہے، اسی لئے مجھے اپنے والد پر حیرت ہے کہ انہوں نے آپ کو

www.dawateislami.net

پاکیزہ خصلت، عفیف اور صالح کیسے کہا جب کہ آپ کا اللہ عَزَّوَجَلَّ پر بھروسے کا یہ حال ہے کہ روٹی بچا کر رکھتے ہیں۔''

یہ باتیں سن کر نوجوان بہت متاثر ہوا اور ندامت کا اظہار کیا۔لڑکی نے پھر کہا:''میں ایسے گھر میں نہیں رک سکتی جہاں ایک وقت کی خوراک جمع کر کے رکھی ہو اب یہاں میں رہوں گی یا روٹی!'' یہ سن کر نوجوان فوراً باہر نکلا اور روٹی خیرات کر دی۔

(روض الریاحین،الحکایة الثانیہ والتسعون بعد المائة ،ص۱۹۲)

کیوں پھریں شوق میں ہم مال کے مارے مارے
ہم تو سرکار کے ٹکڑوں پہ پلا کرتے ہیں

(وسائلِ بخشش،ص۲۹٤)

اس حکایت سے وہ والدین درسِ عبرت حاصل کریں کہ جب ان کے سامنے کسی نیک و پرہیزگار اسلامی بھائی کا رشتہ پیش کیا جائے تو صرف اس وجہ سے انکار کر دیتے ہیں کہ وہ بارِیش اور سنّتوں کا عامل ہے جبکہ اس کے برعکس ایسے نوجوان کے رشتے کو ترجیح دینے میں خوشی محسوس کرتے ہیں جو اپنے بُرے اعمال سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے جہنم میں جانے کا سامان کر رہا ہو اور جس کی صحبت ان کی بیٹی کو بھی خوفِ خدا عزوجل سے بے نیاز اور اس کی عبادت سے غافل کر دے گی۔

رشتہ کا اصول

حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس ایک شخص آیا اور عرض

www.dawateislami.net

کی: میری ایک بیٹی ہے جس سے میں بہت پیار کرتا ہوں، اس کے کئی رشتے آئے ہیں، آپ مجھے کس سے اس کی شادی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں؟ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: اس کی ایسے شخص سے شادی کرو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتا ہو، کیونکہ اگر ایسا شخص تمہاری بیٹی سے محبت کرے گا تو اسے عزت دے گا، اور اگر نفرت بھی کرے گا تو ظلم نہیں کرے گا۔ (شرح السنة للبغوی، ۵ / ۹، تحت الحدیث : ۲۲۳٤)

رشتہ یوں بھی ہوتا ہے

حضرتِ سیِّدُنا علی بن عُقیل بغدادی رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں حج کرنے گیا تو وہاں مجھے سُرخ ڈوری میں پروئے ہوئے موتیوں کا ہار ملا۔ اتنے میں مجھے ایک نابینا بوڑھا شخص نظر آیا جو اس ہار کی گمشدگی اور اسے لوٹانے والے کے لئے 100 دینار کے انعام کا بھی اعلان کر رہا تھا۔ میں نے ہار اسے لوٹا دیا، اس نے انعام میں مجھے دینار دینا چاہے تو میں نے منع کر دیا۔ وہاں سے میں ملک شام پہنچا، بَیْتُ الْمُقَدَّس حاضری دی، پھر بغداد جانے کے ارادے سے روانہ ہو گیا لیکن ''حَلَب'' (ملک شام کے ایک قدیم شہر) میں بھوک اور سخت سردی سے دوچار ایک مسجد میں داخل ہو گیا۔ مسجد کے نمازیوں نے مجھے امامت کے لئے آگے کر دیا، میں نے انہیں نماز پڑھائی۔ انہوں نے مجھے کھانا پیش کیا، ماہِ رمضان شروع ہو چکا تھا، لوگوں نے کہا: ہمارے امام صاحب وفات پاگئے ہیں تو اس مہینے آپ ہمیں نمازیں پڑھائیں۔ میں نے حامی بھر لی اور سارا مہینہ ان کی امامت کی۔ بعدِ رمضان انہوں

www.dawateislami.net

نے مرحوم امام صاحب کی بیٹی کا رشتہ پیش کیا جسے میں نے قبول کرلیا۔شادی کے ایک سال بعد ہمارے یہاں بیٹا پیدا ہوا تو میری زوجہ بیمار پڑ گئی۔ایک دن میں اسی پریشانی کے عالم میں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ میری نظر اپنی زوجہ کے گلے کے ہار پر پڑی، یہ بالکل ویسا ہی ہار تھا جو میں نے دورانِ حج نابینا حاجی کو واپس کیا تھا۔میں نے ہار کا سارا قصہ اپنی زوجہ کو سنایا تو وہ رونے لگی اور بولی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ وہی ہیں جن کے بارے میں میرے والد رو رو کر یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری بیٹی کو ہار لوٹانے والے شخص جیسا شوہر عطا فرمانا، اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔ کچھ ہی عرصے میں میری زوجہ کا انتقال ہوگیا۔میں اس کی میراث اور ہار لے کر بغداد لَوٹ آیا۔ (سیر اعلام النبلاء، ۱۴/۳۹۴)

(51) قیمتِ خرید پر تبصرے

بعضوں کو قیمتِ خرید پر تبصرہ کرنے کا بڑا شوق ہوتا ہے، چیز کوئی بھی خریدے یہ اس سے ضرور پوچھیں گے کہ کتنے میں خریدی؟ پھر جو بھی جواب ملے ان کا واحد تبصرہ یہ ہوتا ہے کہ بہت مہنگی خرید لائے، یہ سن کر بعض اوقات خریدنے والے کی دل شکنی بھی ہوتی ہے کہ میں اتنا گھوم پھر کر بھاؤ تاؤ کرکے اپنے گمان میں سستی چیز خرید کر لایا مگر موصوف نے اسے بھی مہنگا قرار دے دیا۔یہ الگ بات ہے کہ تبصرہ کرنے والے کو یہی چیز خرید کر لانے کا کہا جائے تو شاید اس سے بھی مہنگی خرید لائے۔ بہرحال ہمیں چاہیے کہ اگر ہمارا کوئی شناسا واقعی مہنگے داموں چیز خرید لایا ہو تو بھی

www.dawateislami.net

ضرورتاً ایسی حکمت عملی سے نشاندہی کریں کہ خریداری کرنے والے کی دل شکنی نہ ہو۔

(52) گِھن دلانے والی حرکتیں کرنا

بعض لوگ کبھی کان میں انگلی ماریں گے تو کبھی ناک میں، کبھی بغلیں کھجائیں گے تو کبھی سر میں خارش کریں گے پھر ہاتھ دھوئے بغیر کھانے پینے میں بھی مشغول ہو جائیں گے، ان کی اس حرکت سے دیکھنے والے کو کیسی گِھن آتی ہے! کاش وہ اس کا اِدراک کر پاتے۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ عقلِ سلیم نصیب کرے۔

(53) ہاتھا پائی کی عادت

بعضوں کو زبان کے ساتھ ساتھ ہاتھ چلانے کی بھی بیماری ہوتی ہے، چنانچہ دورانِ گفتگو کبھی سامنے والے کے کندھے پر ہاتھ ماریں گے تو کبھی اس کی کمر پر تھپڑ جڑ دیں گے، کبھی اس کا سر پکڑ کر جھٹکا دیں گے تو کبھی ہاتھ پر ہاتھ مارنے کی فرمائش کریں گے۔ ان کا یہ انداز بھی سامنے والے کے لئے تکلیف دہ ہو سکتا ہے۔

(54) بات کاٹنا

کسی کی بات غور سے مکمل سننے کی بعضوں کو عادت نہیں ہوتی چنانچہ ایسے افراد ''کان'' بننے کے بجائے ''زبان'' بننے کے شوقین ہوتے ہیں، سامنے والا کتنی ہی اہم بات کر رہا ہو یہ اس کی بات کاٹ کر اپنی بات شروع کر دیں گے جس سے سامنے والا کوفت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم بحث ومباحثہ کر رہے تھے کہ **رسولُ اللہ** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہمارے

www.dawateislami.net

پاس تشریف لائے اور رنجیدگی کا اظہار کرتے ہوئے اِرشاد فرمایا: بات کاٹنا چھوڑ دو کہ اس میں بھلائی کم ہے، بات کاٹنا چھوڑ دو کہ اس میں نفع تھوڑا ہے کیونکہ یہ دو بھائیوں کے درمیان دشمنی پیدا کر دیتی ہے۔ (تاريخ مدينة دمشق، ۳۷۰/۳۳)

اُمّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے اِرشاد فرمایا: جب تم لوگوں کو گفتگو کرتے دیکھو تو ان کی بات نہ کاٹو۔ (مساوئ الاخلاق للخرائطي، ص ۲۲۱، رقم: ۵۳۸) حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا ارشاد ہے: کسی بیوقوف کی بات نہ کاٹو کہ وہ تمہیں اذیت دے گا اور کسی عقل مند کی بات نہ کاٹو کہ وہ تم سے بُغض رکھے گا۔ (احياء العلوم، ۲/ ۲۲۴)

فتاویٰ رضویہ جلد 24 صفحہ 170 پر ہے: بے ضرورت شرعیہ دوسرے کی بات کاٹنا (ممنوع) ہے جبکہ وہ علمِ شرعی کے ذکر میں ہو۔

(55) کیلے وغیرہ کے چھلکے پلیٹ فارم پر پھینک دینا

بعضوں کا صفائی کا ذہن نہیں ہوتا، ایسے لوگ کسی کے کمرے یا گاڑی میں مونگ پھلی کھائیں گے تو چھلکے وہیں پھیلا دیں گے، آم، کینو یا کیلا وغیرہ کھا کر اُس کا چھلکا روڈ یا پلیٹ فارم پر پھینک دیں گے، ان کا یہ عمل کسی کو زخمی کر سکتا بلکہ کسی کی جان بھی لے سکتا ہے چنانچہ امیرِ اہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ کے بڑے بھائی عبد الغنی صاحب کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ پنجاب سے بابُ المدینہ آتے ہوئے ٹرین جب زم زم نگر (حیدر آباد) کے اسٹیشن پر رُکی تو وہ پانی پینے کیلئے اُترے، جب ٹرین چل پڑی تو

www.dawateislami.net

تیزی سے اُس کی طرف لپکے، کسی کے پھینکے ہوئے کیلے کے چھلکے پر پاؤں پڑا، آہ! پھسل کر چلتی ٹرین کے نیچے جا پڑے اور کٹ جانے کے سبب انتقال کر گئے ۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ان کی بے حساب مغفرت فرمائے ۔ **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(56) محافل میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال

بیانات اور نعت خوانی کرنا بڑی سعادت کی بات ہے لیکن بلند آواز والا ساؤنڈ سسٹم لگا کر محلے والوں کی نیند میں خلل ڈال کر اس کا اِنعقاد کرنا دین کی خدمت نہیں بلکہ لوگوں کی حق تلفی کا گناہ اپنے سر لینا ہے ۔ اگر کوئی یوں اپنے دل کو منائے کہ ہم نے گھر گھر جا کر اِجازت لے لی ہے تو سفید بالوں والی ضعیف بڑھیا، بیمار بوڑھے، دودھ پیتے بچے اور گھر میں بستر پر دَراز مریض کی اجازت کیونکر مل گئی ، اس لئے حاضرین کی تعداد کے مطابق بغیر اسپیکر ہی نعت و بیان کی ترکیب بنا لینے میں عافیت ہے یا پھر کھلے گراؤنڈ میں جہاں سے گھروں تک آواز نہ پہنچے اتنی آواز میں اسپیکر چلائے جائیں جتنی حاجت ہو، الغرض جس نے احتیاط کرنی ہو اس کے لئے راستے ہزار اور جس نے نہ کرنی ہو اس کے لئے بہانے بے شمار ۔

عصا توڑ دیا

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے گھر کے باہر ایک واعظ بیان کیا کرتا تھا جس

www.dawateislami.net

کی آواز سے آپ کو تکلیف ہوتی اور کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا نے حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کو پیغام بھیج کر اس بات کی شکایت فرمائی۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اس واعظ کو اس فعل سے منع فرمایا جس پر وہ وقتی طور پر باز آیا لیکن چند دنوں بعد دوبارہ وہی سلسلہ شروع کردیا۔ اس پر آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ اپنا عصا لیکر اس واعظ کے پاس گئے اور مار مار کر اس پر اپنا عصا توڑ دیا۔ (تاریخ المدینة المنورة، ذکر القصص، ۱/ ۱۵)

لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال نہ کریں

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان سمجھاتے ہوئے لکھتے ہیں: وہ واعظین عبرت پکڑیں جو تیز لاؤڈ اسپیکروں پر آدھی آدھی رات تک تقریریں کرکے مزدوروں، بیماروں کو پریشان کرتے ہیں، ساری بستی کو جگاتے ہیں۔ دیکھا گیا ہے کہ پھر عوام حکومت کو درخواستیں دیتے ہیں جس پر دفعہ 144 نافذ کی جاتی ہے، کتنی بڑی ذلت اور علم کی توہین ہے۔ اگر یہ واعظین اس فرمان پر عمل کرتے تو یہ نوبت کیوں آتی، حکام اور افسران خود ان سے عِلْم سیکھنے ان کی خدمت میں حاضر ہوتے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۲۱۷)

(57) بے مقصد ملاقات میں وقت ضائع کرنا

بعضوں کو نہ اپنے وقت کی دولت کا احساس ہوتا ہے نہ دوسرے کے وقت کی قدر و قیمت کا پاس، چنانچہ وہ بے مقصد کسی بھی وقت کسی سے ملاقات کے لئے جا پہنچتے

www.dawateislami.net

ہیں اور اگر وہ وقت نہ دے تو اسے مغرور، متکبر جیسے القابات سے نواز کر اس کا سینہ چھلنی کر دیتے ہیں اور اگر وہ ملاقات کرنے پر تیار ہو جائے تو پھر جلدی ٹلتے نہیں۔

میں خود ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں

ایک شخص کسی فرم میں اعلیٰ عہدے پر فائز تھا، اس کی عادت تھی کہ جب اسے کسی ماتحت سے کوئی کام ہوتا یا اس کو کوئی فائل دینی ہوتی تو وہ خود اٹھ کر اس کی ٹیبل پر جاتا اور فائل دے کر واپس آجاتا، کسی نے اس کی وجہ پوچھی تو اس نے کہا کہ میں ان کو اپنے کمرے میں بلا سکتا ہوں لیکن یہ جائیں گے اپنی مرضی سے اور میرا وقت ضائع ہوگا، اس لئے میں اپنا وقت بچانے کے لئے خود ان کے پاس چلا جاتا ہوں اور کام پورا ہونے کے بعد واپس آجاتا ہوں۔

(58) گاڑی چلاتے ہوئے کیچڑ اُڑانا

سڑک پر بعض اوقات پانی کھڑا ہوتا ہے، یا گٹر سے رِسنے والا ناپاک پانی جمع ہو جاتا ہے یا بارش کے بعد کیچڑ بن جاتی ہے، ایسے میں بعض کار یا ویگن چلانے والے پیدل چلنے والوں کے لئے مصیبت بن جاتے ہیں، وہ یوں کہ کیچڑ وغیرہ سے تیزی سے گاڑی گزاریں گے اور اُڑنے والے چھینٹے پیدل چلنے والوں کے منہ اور کپڑوں پر جا پڑتے ہیں، اب وہ بے چارا کہیں نوکری کا انٹرویو دینے جا رہا ہو یا اس کی نوکری کا پہلا دن ہو یا دعوت میں جا رہا ہو، اس سے ان کو کوئی غرض نہیں ہوتی کیونکہ ان کے اپنے کپڑے اور چہرے محفوظ رہتے ہیں، اگر یہ خود کبھی پیدل ہوں اور کسی تیز

www.dawateislami.net

رفتار گاڑی سے اُڑنے والے چھینٹوں کا نشانہ بنیں تو انہیں صحیح معنوں میں دوسروں کی تکلیف کا احساس ہوگا۔

(59) مصافحے اور معانقے میں زور سے دبانا

اسلامی بھائیوں کا ایک دوسرے سے مصافحہ ومعانقہ کرنا بقائے محبت کا ذریعہ ہے لیکن بعضوں کو ایک دَم شرارت سوجھتی ہے کہ مصافحے کے دوران دوسرے کا ہاتھ ایک دم جکڑ کر دبانا شروع کر دیتے ہیں، اسی طرح مُعانقے (یعنی ایک دوسرے سے گلے ملنے) کے دوران بھی اتنی زور سے دباتے ہیں کہ سامنے والے کی چیخیں نکل جاتی ہیں۔

بے ہوش ہوگیا

کئی برس پہلے ہیڈ پنجند (جنوبی پنجاب) کے اسکول ماسٹر کے ساتھ اسی طرح کا واقعہ پیش آیا کہ کسی نے اس سے عید ملنے کے دوران اتنی زور سے دبایا کہ بے چارا بے ہوش ہوکر زمین پر گر گیا پھر اسے اسپتال لے جانا پڑا، جہاں اسے بڑی مشکل سے ہوش میں لایا گیا۔

(60) کسی کو جھوٹا، بددیانت یا رشوت خور قرار دینا

جھوٹ بولنا، خیانت کرنا یا رشوت خوری بہت ہی بُرے اور جہنم میں لے جانے والے کام ہیں لیکن اس سے بھی بُرا کام یہ ہے کہ کسی کو بلا دلیلِ شرعی جھوٹا، بددیانت یا رشوت خور قرار دیا جائے۔ ایسا کرنا تہمت ہے اور اس کی سزا بہت سخت ہے

www.dawateislami.net

چنانچہ نبیِّ رَحمت، شفیعِ امّت صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: جو کسی مسلمان کی بُرائی بیان کرے جو اس میں نہیں پائی جاتی تو اس کو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک رَدْغَۃُ الْخَبَال میں رکھے گا جب تک کہ وہ اپنی کہی ہوئی بات سے نہ نکل آئے۔[1]

(ابوداوٗد،کتاب الاقضیۃ،باب فیمن یعین علی خصومۃ ..الخ،۳/ ۴۲۷، حدیث: ۳۵۹۷)

گر تُو ناراض ہوا میری ہلاکت ہوگی
ہائے! میں نارِ جہنّم میں جلوں گا یاربّ!

(وسائلِ بخشش،۸۵)

(61) زوجہ کو چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے اٹھانا

اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرنا باعثِ سعادت اور عظیم سنّت ہے۔ اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہا فرماتی ہیں کہ سلطانِ مکّۂ مکرّمہ، سردارِ مدینۂ منورہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم اپنے کپڑے خود سی لیتے اور اپنے نعلینِ مبارَکین گانٹھتے اور وہ سارے کام کرتے جو مرد اپنے گھروں میں کرتے ہیں۔

(کنزالعمال ،٤ / ٦٠،جز٧،حدیث:١٨٥١٤)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! چھوٹی چھوٹی باتوں پر بیوی کو حُکم دینا مَثَلاً یہ اُٹھا دو، وہ رکھ دو، فُلاں چیز ڈھونڈ کر لا دو وغیرہ سے بچنا اور اپنا کام اپنے ہاتھ سے کر لینا گھر کو اَمن کا گہوارہ بنانے میں مدد دیتا ہے۔ نیز اپنے چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے

[1] :رَدْغَۃُ الْخَبَال دوزخ کا وہ مقام ہے جہاں دوزخیوں کا پیپ وخون جمع ہوتا ہے۔(مراۃ المناجیح،۵/۳۱۳)

www.dawateislami.net

بیوی کو نیند سے جگا دینا، کام کاج اور جھاڑو پوچے کے دَوران، آٹا گوندھتے ہوئے، نیز درد سر، نزلہ یا دیگر بیماریوں کے ہوتے ہوئے اُن کو کام کے آرڈر دیئے جانا گھر کے ماحول کو خراب کرسکتا ہے۔ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** جس طرح آپ کو نیند پیاری ہے، سُستی ہوتی ہے، موڈ آف ہوتا ہے اسی طرح کے عوارِض عورت کو بھی درپیش ہوتے ہیں بلکہ مرد کے مقابلے میں عورت کو نیند زیادہ آتی ہے۔

(62) میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا

میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکا کر ان کی ہنستی بستی زندگی میں زہر گھولنے میں بعضوں کو عجیب لذت ملتی ہے لیکن درحقیقت وہ شیطان کے پیارے ہیں، حضرت سیدنا جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ عالم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے فرمایا: شیطان پانی پر اپنا تخت بچھاتا ہے، پھر اپنے لشکر بھیجتا ہے۔ ان لشکروں میں شیطان کے زیادہ قریب اس کا دَرَجہ ہوتا ہے جو سب سے زیادہ فتنہ باز ہوتا ہے۔ اس کا ایک لشکر واپس آ کر بتاتا ہے کہ میں نے فلاں فتنہ بَرپا کیا تو شیطان کہتا ہے: تو نے کچھ بھی نہیں کیا۔ پھر ایک اور لشکر آتا ہے اور کہتا ہے: میں نے ایک آدمی کو اس وقت تک نہیں چھوڑا جب تک اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان جدائی نہیں ڈال دی۔ یہ سن کر شیطان اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے: تُو کتنا اچھا ہے، اور اپنے ساتھ چمٹا لیتا ہے۔ (مسلم، کتاب صفۃ القیامۃ۔۔الخ، باب تحریش الشیطان۔۔۔الخ، ص ۱۵۱۱، حدیث: ۲۸۱۳)

www.dawateislami.net

(63) رشتے پر رشتہ بھیجنا

رشتے پر رشتہ بھیجنے میں بھی اس کی دل شکنی ہے جس کی بات پہلے طے ہو چکی ہو، اگر وہ جھگڑے پر اتر آئے تو بعض اوقات نوبت قتل و غارت تک بھی جا پہنچتی ہے۔ **صَدرُ الشَّریعہ**، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: ایک شخص کی منگنی ہو جانے کے بعد دوسرے کو پیغام دینا منع ہے خواہ مہر بڑھا کر نکاح کرنا چاہتا ہو یا اس کی عزت و وجاہت کے سامنے پہلے کو جواب دیدیا جائے گا، بہر صورت پیغام دینا ممنوع ہے۔ (بہار شریعت، حصہ۱۱، ۲/۷۲۴)

(64) بیع پر بیع یا اجارے پر اجارہ کرنا

جو خرید و فروخت یا اِجارہ کر رہے ہوں اور کسی نتیجے پر پہنچ چکے ہوں تو بیچ میں تیسرے کو ٹانگ نہیں اَڑانی چاہئے کہ منع ہے چنانچہ **صَدرُ الشَّریعہ**، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: ❁ ایک شخص کے دام چکا لینے کے بعد دوسرے کو دام چکانا ممنوع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ بائع و مشتری (یعنی خریدنے اور بیچنے والا) ایک ثَمن پر راضی ہو گئے صرف اِیجاب و قبول ہی یا مَبیع (یعنی بکنے والی چیز) کو اُٹھا کر دام دیدینا ہی باقی رہ گیا ہے دوسرا شخص دام بڑھا کر لینا چاہتا ہے یا دام اُتنا ہی دیگا مگر دُکاندار سے اسکا مَیل (تعلق) ہے یا یہ ذِی وَجاہت شخص ہے دُکاندار اسے چھوڑ کر پہلے شخص کو نہیں دے گا۔ ❁ جس طرح بیع میں اس کی ممانعت ہے اِجارہ میں بھی ممنوع ہے مثلاً کسی مزدور سے مزدوری طے ہونے کے بعد

www.dawateislami.net

یا ملازِم سے تنخواہ طے ہونے کے بعد دوسرے شخص کا مزدوری یا تنخواہ بڑھا کر یا اُتنی ہی دیکر مقرر کرنا۔ ❁ جس طرح خریدار کے لئے یہ صورت ممنوع ہے بائع کے لئے بھی ممانعت ہے مثلاً ایک دُکاندار سے دام طے ہوگئے دوسرا کہتا ہے میں اس سے کم میں دونگا یا وہ اس کا ملاقاتی ہے کہتا ہے: میرے یہاں سے لو میں بھی اتنے ہی میں دونگا، یا اجارہ میں ایک مزدور سے اُجرت طے ہونے کے بعد دوسرا کہتا ہے: میں کم مزدوری لوں گا یا میں بھی اتنی ہی لونگا، یہ سب ممنوع ہیں۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۱، ۲/۷۲۳)

(65) قطار توڑنا

شناختی کارڈ آفس ہو یا پاسپورٹ کا دفتر، بینک ہو یا ائیر پورٹ یا ریلوے کا کاؤنٹر، رش کی صورت میں قطار بنالینے میں سب کا فائدہ اور وقت کی بچت ہے، لیکن یہاں بھی بعض لوگ زیادتی کرتے ہیں کہ بعد میں آنے کے باوجود قطار میں گھسنے کی کوشش کرتے ہیں یا پھر دیدہ دلیری کے ساتھ سب کے حقوق پر لات مارتے ہوئے سیدھا کھڑکی پر جا پہنچتے ہیں اور نہ جانے کتنوں کی دل آزاری کا سبب بنتے ہیں۔

قِطار میں کھڑے رہے

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ نے ۱۴۰۰ ہجری میں حَرَمینِ طیّبین کی زِیارت کا ارادہ کیا اور اپنا پاسپورٹ ویزا لگوانے کے لئے جمع کروادیا۔ ویزا لگ جانے

www.dawateislami.net

پر جب آپ دامت برکاتہم العالیہ اپنا پاسپورٹ لینے کے لئے متعلقہ ایمبیسی (Embassy، سفارت خانے) پہنچے تو وِیزا لینے والوں کی ایک طویل قِطار لگی ہوئی تھی۔آپ بھی قطار ہی میں کھڑے ہوگئے۔کسی جاننے والے ٹریول ایجنٹ (TRAVEL AGENT) کی نظر آپ پر پڑی کہ اتنے اعلیٰ مرتبے کے حامل ہونے کے باوُجود قِطار میں کھڑے ہوئے ہیں تو اس نے بعدِ سلام عرض کی: حضور! قِطار بہت طویل ہے، آپ کوئی گھنٹوں تک دھوپ میں انتظار کرنا پڑے گا ، آیئے میں آپ کو (اپنے تعلقات کی بنا پر) کھڑکی کے قریب پہنچا دیتا ہوں۔مگر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے بڑی نرمی سے منع فرما دیا، جس کی وجہ یہ تھی کہ اگر آپ اس کی پیش کش قبول فرما کر آگے تشریف لے جاتے تو پہلے سے قِطار میں کھڑے ہونے والوں کی حق تلفی ہو جاتی۔

(66) کسی کا راز فاش کرنا

سرورِکائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی کوئی بات کرے پھر اِدھر اُدھر دیکھے تو وہ بات امانت ہے۔

(ابوداوٗد، کتاب الادب، باب فی نقل الحدیث، ۴/۳۵۱، حدیث: ۴۸۶۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی اگر کوئی شخص تم سے اکیلے میں کوئی بات کہے اور بات کے دوران یا بات کے درمیان میں اِدھر اُدھر دیکھے کہ کوئی سُن نہ لے تو وہ اگرچہ منہ سے نہ کہے کہ یہ کسی سے نہ کہنا مگر اس کی یہ حرکت بتاتی ہے کہ وہ راز کی ہے لہٰذا

www.dawateislami.net

اسے امانت سمجھو اس کا راز ظاہر نہ کرو کسی سے یہ بات نہ کہو۔ سُبْحٰنَ اللہ! کیسی پاکیزہ (تربیت) ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۶۲۹)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! راز امانت ہوتا ہے، انسان اسی کو اپنا راز دار بناتا ہے جس پر اسے اعتماد ہوتا ہے، لیکن جب وہی شخص اس کے اعتماد کو ٹھیس پہنچاتا ہے اور راز کو لوگوں کے سامنے کھول دیتا ہے تو اسے سخت رَنج پہنچتا ہے۔ مُفَسِّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان فرماتے ہیں: خِیانت صرف مال کی ہی نہیں ہوتی بلکہ مال، راز اور عِصمت وغیرہ سب میں ہوتی ہے بلکہ مال میں خیانت سے بَدتر جہابَدتر (یعنی کہیں زیادہ بُری) راز داری میں خیانت ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۶۱)

راز فاش نہیں کروں گی

حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالٰی عنہا بارگاہِ رسالت میں چل کر حاضر ہوئیں اور آپ کے چلنے کا انداز سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی طرح تھا۔ پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: میری بیٹی کو خوش آمدید! اس کے بعد انہیں اپنی دائیں یا بائیں جانب بٹھا کر سرگوشی میں ان سے کچھ ارشاد فرمایا جسے سن کر وہ رونے لگیں، پھر دوبارہ سرگوشی کی تو وہ مُسکرانے لگیں۔ جب میں نے ان سے اس بارے میں اِستفسار کیا تو انہوں نے فرمایا: میں رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے راز کو فاش نہیں کروں گی۔ سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی

www.dawateislami.net

اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد میں نے ان سے دوبارہ اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے بتایا: حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے سرگوشی کرتے ہوئے مجھے بتایا کہ حضرت سیدنا جبریل امین عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام ہر سال ایک مرتبہ میرے ساتھ قرآنِ پاک کا دَور کرتے تھے لیکن اس سال انہوں نے دو مرتبہ دَور کیا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ میرا وقتِ رخصت قریب آچکا ہے اور میرے گھر والوں میں سے سب سے پہلے تم مجھ سے آکر ملوگی۔ یہ بات سن کر میں رو پڑی۔ اس کے بعد حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ تم اہلِ جنت کی عورتوں کی سردار ہو یا (پھر یہ ارشاد فرمایا کہ) مومنوں کی عورتوں کی سردار ہو، یہ بات سن کر میں مُسکرا دی۔

(بخاری، کتاب المناقب، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۲/۵۰۷، حدیث: ۳۶۲۳)

یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا

حضرت سیدنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے: میں لڑکوں کے ساتھ کھیل رہا تھا کہ اتنے میں سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم تشریف لائے، ہمیں سلام کیا اور مجھے ایک کام کے سلسلے میں بھیج دیا۔ (اس کام کے سبب) مجھے اپنی والدہ کے پاس حاضری میں تاخیر ہوگئی۔ جب میں واپس پہنچا تو والدہ محترمہ نے مجھ سے سببِ تاخیر دریافت فرمایا۔ میں نے عرض کی کہ حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے مجھے ایک کام سے بھیجا تھا۔ انہوں نے پوچھا: کس کام

www.dawateislami.net

سے؟ تو میں نے جواب دیا: یہ ایک راز ہے۔اس پر والدہ محترمہ نے ارشاد فرمایا: رسولُ اللہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔(مسلم،کتاب فضائل الصحابة،باب فضائل انس بن مالك، ص۱۳۴۸، حديث: ۲۴۸۲)

راز نہیں کھول سکتا تھا

حضرتِ سیِّدَتُنا حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کے شوہر حضرتِ سیدنا خُنَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں، انتقال فرما گئے اور آپ رضی اللہ تعالٰی عنہا بیوہ ہوگئیں تو آپ کے والدِ محترم حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ نے حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ کو اپنی صاحبزادی سے نکاح کی پیشکش کی۔ حضرت سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے کہا: میں اس بارے میں غور کروں گا، پھر چند دنوں کے بعد جواب دیا: میرا یہ ذہن بنا ہے کہ فی الحال شادی نہ کروں۔ حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ اس کے بعد میں حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے پاس گیا اور انہیں بھی یہی پیشکش کی لیکن وہ میری بات سن کر خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالٰی عنہ کی بنسبت مجھے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ردِ عمل سے زیادہ رنج پہنچا۔اس کے چند دن بعد سرکارِ مدینہ،قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے میری بیٹی کے لئے پیغامِ نکاح بھیجا تو میں نے یہ نکاح کر دیا۔ بعد میں جب حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالٰی عنہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا: جب آپ نے مجھے اپنی صاحبزادی سے نکاح

www.dawateislami.net

کی پیشکش کی اور میں نے کوئی جواب نہ دیا تو غالباً آپ کو رنج ہوا ہوگا۔ میں نے اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے فرمایا: آپ کو جواب دینے سے مجھے صرف یہ بات مانع (یعنی رُکاوٹ) ہوئی کہ میں جانتا تھا کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کا ذکر فرمایا ہے اور میں حضور صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا راز اِفشا نہیں کرسکتا تھا۔ اگر آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ان سے نکاح نہ فرماتے تو میں ان کا رشتہ قبول کر لیتا۔

(بخاری، کتاب المغازی، باب: ۱۲، ۳/ ۲۰، حدیث: ۴۰۰۵)

(67) خوشیاں منانے کے نام پر دوسروں کو تکلیف دینا

نیوائیر نائٹ ہو یا بسنت، یومِ آزادی ہو یا کوئی اور میلہ ٹھیلہ، منگنی کی رسم ہو یا مہندی کا ہلہ گلہ! خوشیاں منانے کے نام پر ڈھول ڈھمکے، ہوائی فائرنگ، آتش بازی کے پٹاخے پھوڑ کر، بغیر سائلنسر موٹر سائیکل چلا کر، وَن وِیلنگ کرکے، کان پھاڑ آواز میں موسیقی کی محفلیں سجا کر دیگر مسلمانوں، بچوں، مریضوں اور گھریلو خواتین کو ناقابلِ بیان اذیت و تکلیف میں مبتلا کیا جاتا ہے، اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ، ایسا کرنے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ ایک دن مرنا ہے اور بارگاہِ ذوالجلال میں حاضر ہو کر اپنی کرنی کا حساب دینا ہے اور اس کا انجام دیکھنا ہے۔

شادیوں میں مت گنہ نادان کر
خانہ بربادی کا مت سامان کر (وسائلِ بخشش، ص۷۱۵)

www.dawateislami.net

(68) ملازمین وخادمین کو تکلیف نہ دیجئے

بعض لوگ اپنے ملازمین اور گھریلو خادمین سے جانوروں سے بدتر سلوک کرتے ہیں، بات بات پر ان کی بے عزتی کرتے ہیں، ان سے زیادہ کام لیتے ہیں، اِنکار پر نوکری سے فارغ کردینے کی دھمکی دیتے ہیں، ایسے افراد یاد رکھیں کہ ان ملازمین وخادمین کی بھی حق تلفی کرنا اوران کو بلاوجہِ شرعی تکلیف پہنچانا جائز نہیں۔ ہمارے اکابرین تو اپنے خُدام سے مثالی حُسنِ سلوک رکھا کرتے تھے چنانچہ

غلام کو تکلیف نہ دی

منقول ہے کہ ایک رات امیر المومنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالٰی عنہ کے ہاں کوئی مہمان آیا، اس وقت آپ لکھ رہے تھے۔ چراغ بجھنے لگا تو مہمان نے عرض کی: میں اُٹھ کر ٹھیک کردیتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: یہ بات مہمان کی خاطر داری کے خلاف ہے کہ اس سے خدمت لی جائے۔ اس نے کہا: غلام کو جگا دیتا ہوں، وہ یہ کام کرلے گا۔ فرمایا: وہ ابھی ابھی سویا ہے۔ یہ فرما کر خود اٹھے اور تیل کی کپّی لے کر چراغ میں تیل بھرا۔ مہمان نے کہا: اے امیر المومنین! آپ یہ کام خود انجام دے رہے ہیں! فرمایا: میں جب اس کام کے لئے گیا تب بھی عمر تھا اور جب واپس لوٹا تب بھی عمر ہی ہوں، میرے اس کام سے میرے مقام ومرتبے میں کوئی فرق نہیں پڑا اور لوگوں میں سے بہترین وہ ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں عاجزی کرنے والا ہو۔

(احیاء علوم الدین،۳/۴۳۵)

www.dawateislami.net

خادمہ کی تکلیف کا خیال

فی زمانہ شرعاً کوئی غلام موجود نہیں لیکن اپنے پاس کام کرنے والے ملازمین اور خادمین کا خیال رکھنا بھی شیوۂ مسلمانی ہے چنانچہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ اللّٰہِ القوی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ میں جب مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفیٰ رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ المنّان کی خدمت میں بریلی شریف حاضر ہوا تو آپ نے دارُالافتاء کی خدمت میرے سپرد فرمادی۔ میں دن میں مسائل کا جواب لکھتا اور عشاء کے بعد آپ کو سنایا کرتا اور جہاں مناسب معلوم ہوتا آپ اصلاح فرمایا کرتے تھے، یہ مجلس عموماً دو تین گھنٹے کی ہوتی جبکہ بسا اوقات چار گھنٹے کی بھی ہوجاتی تھی۔ انہی اَیّام میں ایک دفعہ جبکہ سخت سردیوں کے دن تھے، کمرے میں حضرت کے لئے انگیٹھی تھی جو کچھ دیر کے بعد ٹھنڈی ہونے لگی اور حقے کی آگ بھی ختم ہونے پر آئی۔ اچانک آپ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: اگر کوئلہ اور ہوتا تو انگیٹھی ہی گرم ہوجاتی اور تمبا کو ابھی پورا جلا نہیں ہے، وہ بھی کام آجاتا۔ میں نے عرض کی: اندر خادمہ کو آواز دے کر کوئلہ مانگ لوں۔ فرمایا: دن بھر کی تھکی ہاری بے چاری سوگئی ہوگی، جانے دیجئے۔ (جہانِ مفتیِ اعظم، ص ۳۲۸)

خادم سے کپڑے پر سیاہی گر گئی

منقول ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن بُلبُل شَیْبانی قُدِّسَ سرُّہُ الرَّبّانی کے خادِم نے قلم سیاہی میں ڈبوکر آپ کو پیش کیا تو بے خیالی میں سیاہی کے چند قطرے آپ

www.dawateislami.net

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قیمتی جبے پر گر گئے، خادم خوف سے کانپنے لگا (کہ نہ جانے اب کیا سزا ملے گی) لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے درگزر کرتے ہوئے فرمایا: گھبراؤ نہیں! پھر اشعار پڑھے:

إِذَا مَا الْمِسْكُ طَيَّبَ رِيحَ قَوْمٍ　　كَفَانِيْ ذَاكَ رَائِحَةُ الْمِدَادِ

فَمَا شَيْءٌ بِأَحْسَنَ مِنْ ثِيَابٍ　　عَلَى حَافَاتِهَا حُمَمُ السَّوَادِ

ترجمہ: جب کستوری قوم کی خوشبو کو عمدہ کرے مجھے یہی سیاہی کی خوشبو کافی ہوگی۔ ان کپڑوں سے بڑھ کر کوئی چیز اچھی نہیں جن کے کناروں پر کوئلہ کی سیاہی ہو۔

(سیر اعلام النبلاء، اسماعیل بن بلبل، ۱۰/ ۵۶٦)

یہ میری ذمہ داری نہیں ہے

وَقْت بے وَقْت کسی کو ٹوکتے رہنے، ڈانٹ پلا دینے یا جھاڑنے کی عادت سے ممکن ہے کہ وہ ایسے وقت میں ہماری مدد سے انکار کر دے جب ہم شدید پریشانی میں مدد کے طلب گار ہوں۔ اس بات کو ایک فرضی حکایت سے سمجھنے کی کوشش کیجئے: چنانچہ ایک نک چڑھا رئیس اپنے نوکروں کو وَقْت بے وَقْت ڈانٹتا جھاڑتا رہتا تھا جس کی وجہ سے نوکروں کے دل میں اس کی عداوت بیٹھ چکی تھی۔ اس رئیس نے ہر نوکر کو اس کی ذمہ داریوں کی تحریری لسٹ (List) بنا کر دی ہوئی تھی اگر کوئی نوکر کبھی کوئی کام چھوڑ دیتا تو رئیس اُسے وہ لسٹ دِکھا دِکھا کر ذلیل کرتا۔ ایک مرتبہ وہ گھڑ سواری کا شوق پورا کرکے گھوڑے سے اُتر رہا تھا کہ اُس کا پاؤں رِکاب میں اُلجھ گیا اسی دوران گھوڑا

www.dawateislami.net

بھاگ کھڑا ہوا، اب رئیس اُلٹا لٹکا گھوڑے کے ساتھ ساتھ گھسٹ رہا تھا۔ اس نے پاس کھڑے نوکر کو مدد کے لئے پکارا مگر اسے تو بدلہ چُکانے کا موقع مل گیا تھا، چنانچہ اس نے اپنے مالک کی مدد کرنے کے بجائے جیب سے اس کی دی ہوئی لسٹ (List) نکالی اور دُور ہی سے دکھا کر کہنے لگا کہ اِس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ اگر تمہارا پاؤں گھوڑے کی رِکاب میں اُلجھ جائے تو اسے چُھڑانا میری ڈیوٹی ہے۔ یہ سن کر رئیس نوکروں سے کئے ہوئے بُرے سلوک پر پچھتانے لگا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(69) حج کے دوران تکلیف نہ دیجئے

حج کی سعادت ملنا بڑی خوش نصیبی ہے لیکن اس اہم عبادت کو انجام دیتے وقت بھی دیگر مسلمانوں کو تکلیف دینے سے بچنا بہت ضروری ہے چنانچہ سفر میں، مَطار (ایئرپورٹ، Airport)، دورانِ طواف، حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت، مِنٰی میں، میدانِ عَرَفات، مُزْدَلِفہ میں، اور خاص طور پر رَمی کرتے وقت بہت احتیاط کیجئے کہ کسی کو ہم سے تکلیف نہ پہنچ جائے۔ کئی بار ایسا ہوا کہ رَمی کے دوران بھگدڑ مچی اور دیکھتے ہی دیکھتے سینکڑوں حجاج جان سے چلے گئے۔

حجرِ اسود کو بوسہ کس طرح دیں؟

صَدرُ الشَّریعه، بدرُ الطَّریقه حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی لکھتے ہیں: میسر ہو سکے تو حجرِ اسود پر دونوں ہتھیلیاں اور اُن کے بیچ میں

www.dawateislami.net

منہ رکھ کر یوں بوسہ دو کہ آواز نہ پیدا ہو، تین بار ایسا ہی کرو یہ نصیب ہو تو کمالِ سعادت ہے۔ یقیناً تمہارے محبوب و مولےٰ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے اسے بوسہ دیا اور رُوئے اقدس اس پر رکھا۔ زہے خوش نصیبی کہ تمہارا منہ وہاں تک پہنچے اور ہجوم کے سبب نہ ہو سکے تو نہ اَوروں کو ایذا دو، نہ آپ دبو کُچلو بلکہ اس کے عِوَض ہاتھ سے چُھو کر اسے چوم لو اور ہاتھ نہ پہنچے تو لکڑی سے چُھو کر اسے چوم لو اور یہ بھی نہ ہو سکے تو ہاتھوں سے اُس کی طرف اِشارہ کر کے انھیں بوسہ دے لو، محمد رسولُ اللہ صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلّم کے منہ رکھنے کی جگہ پر نگاہیں پڑ رہی ہیں یہی کیا کم ہے اور حجر کو بوسہ دینے یا ہاتھ یا لکڑی سے چُھو کر چُوم لینے یا اِشارہ کر کے ہاتھوں کو بوسہ دینے کو اِستلام کہتے ہیں۔ (بہارِ شریعت،١/١٠٩٦)

رَمَل میں بھی احتیاط

صَدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ مزید لکھتے ہیں: پہلے تین پھیروں میں مرد رَمَل کرتا چلے یعنی جلد جلد چھوٹے قدم رکھتا، شانے ہلاتا جیسے قوی و بہادر لوگ چلتے ہیں، نہ کُودتا نہ دوڑتا، جہاں زیادہ ہجوم ہو جائے اور رَمَل میں اپنی یا دوسرے کی ایذا ہو تو اتنی دیر رَمَل ترک کرے۔ (بہارِ شریعت،١/١٠٩٧)

تکلیف دینے کی مختلف صورتیں

شیخ الحدیث والتفسیر حضرت علامہ مولانا عبدالمصطفٰی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی تحریر فرماتے ہیں: حضور انور صلی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: اَلْمُسْلِمُ مَنْ

www.dawateislami.net

سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَيَدِہٖ یعنی مسلمان کا اسلامی نشان یہ ہے کہ تمام مسلمان اس کی زبان اوراس کے ہاتھ سے سلامت رہیں۔(بخاری، ۱/۱۵، حدیث: ۱۰) مطلب یہ ہے کہ وہ کسی مسلمان کو کوئی تکلیف نہ دے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم نے یہ بھی فرمایا کہ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ جو کچھ اپنے لیے پسند کرتا ہے وہی اپنے اسلامی بھائیوں کے لیے بھی پسند کرے۔(بخاری، ۱/۱٦، حدیث: ۱۳) ظاہر ہے کہ کوئی شخص بھی اپنے لئے یہ پسند نہیں کریگا کہ وہ تکلیفوں میں مبتلا ہو اور دُکھ اٹھائے تو پھر فرمانِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلّم کے مطابق ہر شخص پر یہ لازِم ہے کہ وہ اپنے کسی قول و فعل سے کسی کو اِیذا اور تکلیف نہ پہنچائے، اس لئے مُندَرَج ذیل باتوں کا خاص طور پر ہر مسلمان کو خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔

(۱) کسی کے گھر مہمان جاؤ یا بیمار پُرسی کے لیے جانا ہو تو اس قدر زیادہ دنوں تک یا اتنی دیر تک نہ ٹھہرو کہ گھر والا تنگ ہو جائے اور تکلیف میں پڑ جائے۔

(۲) اگر کسی کی ملاقات کے لیے جاؤ تو وہاں اتنی دیر تک مت بیٹھو یا اس سے اتنی زیادہ باتیں نہ کرو کہ وہ اُکتا جائے یا اس کے کام میں حرج ہونے لگے کیونکہ اس سے یقیناً اس کو تکلیف ہوگی۔

(۳) راستوں میں چارپائی یا کرسی یا کوئی دوسرا سامان برتن یا اینٹ پتھر وغیرہ مت ڈالو کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ روزانہ کی عادت کے مطابق بے کھٹکے تیزی کے ساتھ چلے آتے ہیں اور ان چیزوں سے ٹھوکر کھا کر اُلجھ کر گر پڑتے ہیں بلکہ

www.dawateislami.net

خود ان چیزوں کو راستوں میں ڈالنے والا بھی رات کے اندھیرے میں ٹھوکر کھا کر گرتا ہے اور چوٹ کھا جاتا ہے۔

(٤) کسی کے گھر جاؤ تو جہاں تک ہو سکے ہرگز ہرگز اس سے کسی چیز کی فرمائش نہ کرو بعض مرتبہ بہت ہی معمولی چیز بھی گھر میں موجود نہیں ہوتی اور وہ تمہاری فرمائش پوری نہیں کرسکتا ایسی صورت میں اس کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور تم کو بھی اس سے کوفت اور تکلیف ہوگی کہ خواہ مخواہ میں نے اس سے ایک گھٹیا درجے کی چیز کی فرمائش کی اور زبان خالی گئی۔

(۵) ہڈی یا لوہے شیشے وغیرہ کے ٹکڑوں یا خاردار (کانٹے والی) شاخوں کو نہ خود راستوں میں ڈالو نہ کسی کو ڈالنے دو اور اگر کہیں راستوں میں ان چیزوں کو دیکھو تو ضرور راستوں سے ہٹا دو ورنہ راستہ چلنے والوں کو ان چیزوں کے چُبھ جانے سے تکلیف ہوگی اور ممکن ہے کہ غفلت میں تمہیں کو تکلیف پہنچ جائے اسی طرح کیلے اور خربوزہ وغیرہ کے چھلکوں کو راستوں پر نہ ڈالو ورنہ لوگ پھسل کر گریں گے۔

(٦) کھانا کھاتے وقت ایسی چیزوں کا نام مت لیا کرو جس سے سننے والوں کو گِھن پیدا ہو کیونکہ بعض نازُک مزاج لوگوں کو اس سے بہت تکلیف ہو جایا کرتی ہے۔

(۷) جب آدمی بیٹھے ہوئے ہوں تو جھاڑو مت دلواؤ کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔

(۸) تمہاری کوئی دعوت کرے تو جتنے آدمیوں کو تمہارے ساتھ اس نے بلایا

www.dawateislami.net

ہے خبردار اس سے زیادہ آدمیوں کو لے کر اس کے گھر نہ جاؤ شاید کھانا کم پڑ جائے تو میزبان کو شرمندگی اور تکلیف ہوگی اور مہمان بھی بھوک سے تکلیف اٹھائیں گے۔

(۹) اگر کسی مجلس میں دو آدمی پاس پاس بیٹھے باتیں کر رہے ہوں تو خبردار تم ان دونوں کے درمیان میں جا کر نہ بیٹھ جاؤ کہ ایسا کرنے سے ان دونوں ساتھیوں کو تکلیف ہوگی۔

(۱۰) عورت کو لازم ہے کہ اپنے شوہر کے سامنے کسی دوسرے مرد کی خوبصورتی یا اس کی کسی خوبی کا ذکر نہ کرے کیونکہ بعض شوہروں کو اس سے تکلیف ہوا کرتی ہے اسی طرح مرد کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی بیوی کے سامنے کسی دوسری عورت کے حُسن و جمال یا اس کی چال ڈھال کا تذکرہ اور تعریف نہ کرے کیونکہ بیوی کو اس سے تکلیف پہنچے گی۔

(۱۱) کسی دوسرے کے خط کو کبھی ہرگز نہ پڑھا کرو ممکن ہے خط میں کوئی ایسی راز کی بات ہو جس کو وہ ہر شخص سے چھپانا چاہتا ہو تو ظاہر ہے کہ تم خط پڑھ لوگے تو اس کو تکلیف ہوگی۔

(۱۲) کسی سے اس طرح کی ہنسی مذاق نہ کرو جس سے اس کو تکلیف پہنچے اسی طرح کسی کو ایسے نام یا اَلقاب سے نہ پکارو جس سے اس کو تکلیف پہنچتی ہو قرآن مجید میں اس کی سخت ممانعت آئی ہے۔

(۱۳) جس مجلس میں کسی عیبی آدمی کے عیب کا ذکر کرنا ہو تو پہلے دیکھ لو کہ

www.dawateislami.net

وہاں اس قسم کا کوئی آدمی تو نہیں ہے ورنہ اس عیب کا ذکر کرنے سے اس آدمی کو تکلیف اور اِیذاء پہنچے گی۔

(١٤) دیواروں پر پان کھا کر نہ تھوکو کہ اس سے مکان والے کو بھی تکلیف ہوگی اور ہر دیکھنے والے کو بھی گِھن پیدا ہوگی۔

(١٥) دو آدمی کسی معاملہ میں بات کرتے ہوں اور تم سے کچھ پوچھتے گچھتے نہ ہوں تو خواہ مخواہ تم ان کو کوئی رائے مشورہ نہ دو ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہئے یہ تکلیف دینے والی بات ہے۔

بہر حال خلاصہ یہ ہے کہ تم اس کوشش میں لگے رہو کہ تمہارے کسی قول یا فعل یا طریقے سے کسی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے اور (نہ) تم خود بلا ضرورت خواہ مخواہ کسی تکلیف میں پڑو۔ (جنتی زیور، ص۵۴۸)

اُمّتِ محبوب کا یاربّ بنا دے خیر خوا
نفس کی خاطِر کسی سے دل میں میرے ہو نہ بَیر

(وسائلِ بخشش، ص۲۳۳)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّى اللّٰهُ تعالٰی علٰی محمَّد

(70) دورانِ سفر تکلیف نہ دیجئے

دورانِ سفر کسی ایک پر سارا بوجھ ڈال دینے کے بجائے کاموں کی آپس میں تقسیم ہونی چاہیے، ایک مرتبہ کسی سفر میں صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان نے بکری ذَبح

www.dawateislami.net

کرنے کا ارادہ کیا اور کام تقسیم کر لیا، کسی نے اپنے ذمے ذَبح کا کام لیا تو کسی نے کھال اُدھیڑنے کا نیز کوئی پکانے کا ذمے دار ہو گیا۔ سرکارِ نامدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: لکڑیاں جمع کرنا میرے ذمے ہے۔ صحابۂ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: آقا! یہ بھی ہم ہی کرلیں گے۔ فرمایا: یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ تم یہ کام (بخوشی) کرلو گے مگر مجھے یہ پسند نہیں کہ تم لوگوں میں نمایاں رہوں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بھی اس کو پسند نہیں فرماتا۔ (حکایت:67)

(اتحاف السادة المتقین،٨/٢١٠)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(71) مُردے کو تکلیف نہ دیجئے

اُمُّ المومنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینۂ منوّرہ، سردارِ مکّۂ مکرّمہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ الْمَیِّتَ یُؤْذِیْہِ فِیْ قَبْرِہٖ مَایُؤْذِیْہِ فِیْ بَیْتِہٖ یعنی میّت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی تھی قبر میں بھی اس سے اذیت پاتا ہے۔ (شرح الصدور، ص٢٩٧)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جس طرح زندہ کے ہاتھوں زندہ تکلیف اُٹھاتا ہے اسی طرح مُردے بھی زندوں کے ہاتھوں تکلیف اٹھاتے ہیں، آیئے دیکھتے ہیں کہ ہم مُردوں کو تکلیف سے کس طرح بچا سکتے ہیں؟

www.dawateislami.net

مرنے والے کے پیٹ پر بھاری چیز رکھنے میں احتیاط

اس کے پیٹ پر لوہایا گیلی مٹی یااورکوئی بھاری چیز رکھ دیں کہ پیٹ پھول نہ جائے۔(الفتاوی الهندية، كتاب الصلاة،الباب الحادی والعشرون فی الجنائز، الفصل الأول،۱/ ۱۵۷) مگرضرورت سے زیادہ وزنی نہ ہوکہ باعثِ تکلیف ہے۔ (بہارِشریعت،۱/۸۰۹)

گھر والوں کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے

سرکارِدوعالم،نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے:اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ یعنی گھر والوں کے رونے کی وجہ سے مُردے پرعذاب کیا جاتا ہے۔

(بخاری،كتاب الجنائز،باب البكاء عند المريض،۱/٤٤١،حديث:١٣٠٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں:مَیِّت سے مراد وہ ہے جس کی جان نکل رہی ہو اور عذاب سے مراد تکلیف ہے یعنی اگر جان نکلتے وقت رونے والوں کا شور مچ جائے تو اس شور سے مرنے والے کو تکلیف ہوتی ہے، بلکہ بیمار کے پاس بھی شور نہ کرنا چاہیے کہ اس سے بیمار کو اِیذا پہنچتی ہے لہٰذا حدیث پر یہ اِعتراض نہیں کہ کسی کا گناہ میت پر کیوں پڑتا ہے۔(مراۃ المناجیح،۲/۵۰۲)

اس حدیثِ پاک کی شرح کرتے ہوئے حضرت علامہ مولانا ابو محمد محمود بن

www.dawateislami.net

احمد عینی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الغَنِی حضرت سیدنا امام نووی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی سے نقل فرماتے ہیں: حدیث کے معنی یہ ہیں کہ لوگ مُردے پر روتے ہیں تو ان کا رونا سن کر مردے کو صدمہ ہوتا ہے اور ان کے لئے اس کا دل کڑھتا ہے۔ اس پر دلیل یہ حدیثِ پاک ہے کہ ایک خاتون اپنے بیٹے پر رو رہی تھیں، سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم نے انھیں منع کیا اور ارشاد فرمایا: اِنَّ اَحَدَکُمْ اِذَابَکٰی اِسْتَعْبَرَلَہٗ صُوَیْحَبُہٗ فَیَاعِبَادَاللّٰہِ لَاتُعَذِّبُوْا اِخْوَانَکُمْ جب تم میں کوئی روتا ہے تو اس کے رونے پر مردے کے بھی آنسو نکل آتے ہیں تو اے خدا کے بندو! اپنے بھائیوں کو تکلیف نہ دو۔

(عمدۃ القاری، کتاب الجنائز، باب قول النبی یعذب المیت۔۔۔الخ، ۶/۱۰۹، تحت الحدیث:۱۲۸۸)

زیارتِ قبر کا محتاط طریقہ

زیارتِ قبر کا طریقہ یہ ہے کہ پائنتی کی جانب (یعنی قدموں کی طرف) سے جا کر میّت کے منہ کے سامنے کھڑا ہو، سرہانے سے نہ آئے کہ میّت کے لیے باعثِ تکلیف ہے یعنی میّت کو گردن پھیر کر دیکھنا پڑے گا کہ کون آتا ہے۔

(ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ الجنازۃ، مطلب فی زیارۃ القبور، ۳/۱۷۹)

(بہارِ شریعت، ۱/۸۰۹)

مرنے والے کو راحت پہنچایئے

ابنِ ابی شیبہ نے حضرت ابنِ مسعود (رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ) سے روایت کی کہ مؤمن کو بعد موت ایذاء دینا ایسا ہی ہے جیسے اسے زندگی میں ستانا۔ مرقات میں ہے کہ

www.dawateislami.net

جن چیزوں سے مومن زندگی میں راحت پاتا تھا انہی چیزوں سے بعدِ موت بھی راحت پاتا ہے، لہٰذا وہاں تلاوت کرنا، خوشبودار چیزیں رکھنا وغیرہ بہتر ہے۔

(مراۃ المناجیح،۲/۴۹۶)

جوتوں کی آواز سے تکلیف ہوتی ہے

اَبُوالْاِخلاص حضرت علامہ مولانا حَسن بن عمّار شُرُنبُلالی حَنَفی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی مَراقِی الْفَلاح میں لکھتے ہیں: مجھ کو میرے استاذ علامہ محمد بن احمد حنفی رحمہ اللہ تعالٰی نے خبر دی کہ جوتے کی پَھپَل (یعنی آواز) سے مُردے کو اِیذا ہوتی ہے۔

(مراقی الفلاح ،فصل فی زیارۃ القبور،ص ۱۵۲)

قَبْر پر بیٹھنے والے کو تنبیہ

عُمارہ بن حَزْم رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: حُضُورِ اقدس صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلیہ واٰلہٖ وسلّم نے مجھے ایک قَبْر پر بیٹھے دیکھا، فرمایا: او قَبْر والے! قَبْر سے اُتر آ، نہ تو صاحِبِ قَبْر کو اِیذا دے نہ وہ تجھے۔ (فتاوٰی رضویہ،۹/۴۳۴) اِس مَدَنی حکایت سے وہ لوگ عبرت حاصل کریں جو جنازے کے ساتھ قبرِستان جاتے ہیں اور تدفین کے دَوران مَعَاذَاللّٰہ بِلا تکلُّف قبروں پر بیٹھ جاتے ہیں۔

قبر پر پاؤں رکھا تو آواز آئی

حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمَر رَحمۃُ اللہِ تعالٰی علیہ کہتے ہیں: کسی شخص نے ایک قبر پر پاؤں رکھا، قبر سے آواز آئی: اِلَیْکَ عَنِّیْ وَلَاتُؤْذِنِی اپنی طرف ہٹ، (یعنی

www.dawateislami.net

دور ہو! اے شخص میرے پاس سے!) اور مجھے اِیذا نہ دے۔

(فتاوٰی رضویہ، ۹/۴۵۲ ،شَرْحُ الصُّدُور، ص۳۰۱)

اٹھ تُو نے مجھے اِیذا دی!

حضرتِ سَیِّدُ نا ابنِ مِینا تابعی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: میں قبرِستان میں گیا، دو رَکعات پڑھ کر ایک قَبْر پر لیٹا رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سُنا، صاحبِ قبر کہتا ہے: قُمْ فَقَدْ اٰذَیْتَنِی اُٹھ کہ تو نے مجھے ایذا دی۔

(دَلَائِلُ النُّبُوَّۃِ لِلْبَیْہَقِی، ۷/ ۴۰)

قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ قَبْر پر پاؤں رکھنے یا سونے سے قَبْر والے کو اِیذا ہوتی ہے اور بلا اجازتِ شرعی کسی مسلمان کو ایذا دینا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ لہٰذا کسی مسلمان کی قَبْر پر پاؤں نہ رکھے، نہ کسی قَبْر کو رَوندے اور نہ کسی قَبْر پر بیٹھے اور نہ ہی ٹیک لگائے کیونکہ اس سے نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیم نے منع فرمایا ہے: دو فرامینِ مصطفٰے صلی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم: (۱) مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا یا میرا پاؤں جُوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قَبْر پر چلوں۔ (ابن ماجہ، ۲/ ۲۵۰، حدیث:۱۵۶۸)

(۲) ایک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے کو جلا کر

www.dawateislami.net

اس کی کھال تک پہنچ جائے، اس کے لیے بہتر ہے اس سے کہ قَبْر پر بیٹھے۔

(مسلم،ص۴۸۳،حدیث: ۹۷۱)

قَبْر کے قریب گندگی کرنا

قَبْر پر رہنے کا مکان بنانا، یا قَبْر پر بیٹھنا، یا سونا، یا اس پر بَول وبَراز (یعنی پیشاب پاخانہ) کرنا یہ سب اُمورِ اَشَدّ (یعنی سخت ترین) مَکرُوہ قریب بَحَرام ہیں۔ (فتاوٰی رضویہ، ۴۳۶/۹) سیّدِ عالم صلَّی اللہُ تعالٰی عَلیہ واٰلہ وسلَّم فرماتے ہیں: مُردے کو قَبْر میں بھی اس بات سے اِیذا ہوتی ہے جس سے گھر میں اسے اَذِیَّت ہوتی۔ (فردوس الاخبار، ۱۲۰/۱،حدیث:۷۴۹)

ردالمحتار میں ہے: قبرستان میں پیشاب کرنے کو نہ بیٹھے: لِاَنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِمَا یَتَاَذّٰی بِہِ الْحَیُّ اس لئے کہ جس چیز سے زندوں کو اَذیت ہوتی ہے اس سے مُردے بھی اِیذا پاتے ہیں۔(ردالمحتار، ۶۱۲/۱)

(72) بداعمالیوں سے تکلیف نہ دو

سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عبرت نشان ہے: ہر پیر اور جمعرات کو اعمال اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور پیش ہوتے ہیں، اور ہر جمعہ کو انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام اور والدین کے سامنے پیش ہوتے ہیں، وہ نیکیوں پر خوش ہوتے ہیں اور انکے چہروں کی چمک دمک بڑھ جاتی ہے، لہٰذا اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو! اور اپنے فوت شدگان کو اپنی بداعمالیوں سے تکلیف نہ دو۔

(نوادر الاصول، الاصل التاسع والستون والمأة، جزء ۱، ص ۶۷۱، حدیث: ۹۲۵)

www.dawateislami.net

جانوروں کو بھی تکلیف نہ دیجئے

جس طرح ہم پر انسانوں کے حقوق ہوتے ہیں اسی طرح جانوروں کے بھی ہم پر حقوق ہیں، لہٰذا جانوروں کو بلا وجہ شرعی تکلیف پہنچانا جائز نہیں۔ حضرتِ سیّدُنا احنف بن قَیس رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں: ہم وفد کی صورت میں ایک بار بارگاہِ فاروقی میں عظیم فتح کی خوشخبری لے کر حاضر ہوئے۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے استفسار فرمایا: تم لوگ کہاں ٹھہرے ہو؟ میں نے جگہ کے بارے میں بتایا تو آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ ہمارے ساتھ اس جگہ تک آئے اور ہر سواری کو غور سے دیکھتے رہے، پھر فرمایا: تم لوگ اِن سواریوں کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نہیں ڈرتے؟ تم نہیں جانتے کہ ان جانوروں کا بھی تم پر حق ہے! (حکایت: 71)

(تاریخ دمشق، ٤٤/ ٢٩١ ملتقطاً)

(73) جانوروں کو کرسی نہ بنالو

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: ان جانوروں پر اچھی طرح سواری کرو اور (جب ضرورت نہ ہو تو) ان سے اُتر جاؤ، راستوں اور بازاروں میں گفتگو کرنے کے لئے انہیں کرسی نہ بنالو کیونکہ کئی سواری کے جانور اپنے سوار سے بہتر اور اس سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنے والے ہوتے ہیں۔ (جامع الاحادیث، ١/ ٤٠٤، حدیث: ٢٧٦٥)

www.dawateislami.net

اس کے بچے اسے لوٹا دو

حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ کا بیان ہے کہ ہم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ آپ قضائے حاجت کے لئے تشریف لے گئے تو ہم نے ایک چڑیا دیکھی جس کے دو بچے تھے، ہم نے انہیں پکڑ لیا، چڑیا آئی اور پھڑ پھڑانے لگی۔ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم تشریف لائے تو دریافت فرمایا: کس نے اسے اس کے بچوں کے معاملے میں تکلیف پہنچائی ہے؟ اس کے بچے اسے لوٹا دو۔

(ابوداؤد، ۳/۷۵ حدیث:۲۶۷۵)

ہاں یہیں کرتی ہیں چڑیاں فریاد ہاں یہیں چاہتی ہے ہرنی داد

اِسی در پر شُترانِ ناشاد گلۂ رنج و عنا کرتے ہیں

(حدائقِ بخشش، ص۱۱۳)

چڑیا کی شکایت

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی چڑیا کو بلا ضرورت قتل کریگا تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں فریاد کرتے ہوئے عرض کرے گی: اے میرے رب! فلاں نے مجھے بلا ضرورت قتل کیا تھا کسی نفع کے لئے قتل نہیں کیا۔ (نسائی ،۳۰ /۷۳ حدیث:۴۵۳۵)

www.dawateislami.net

چڑیا کو تکلیف دینے کا انجام

حضرتِ علّامہ کمالُ الدّین دَمیری علیہ رَحمَۃُ اللّٰہِ القوی نَقل کرتے ہیں: ''زَمَخشَری'' (جو کہ مُعتَزِلی فرقے کا ایک مشہور عالم گزرا ہے اُس) کی ایک **ٹانگ کٹی ہوئی تھی**، لوگوں کے پوچھنے پر اُس نے انکشاف کیا کہ یہ میری **ماں کی بددُعا** کا نتیجہ ہے، قِصّہ یوں ہوا کہ میں نے بچپن میں ایک **چِڑیا** پکڑی اور اُس کی ٹانگ میں ڈوری باندھ دی، اِتّفاق سے وہ میرے ہاتھ سے چھوٹ کر اُڑتے اُڑتے ایک دیوار کی دراڑ میں گُھس گئی مگر ڈوری باہر ہی لٹک رہی تھی، میں نے ڈوری پکڑ کر زور سے کھینچی تو **چِڑیا** پھڑکتی ہوئی باہر نکل پڑی، مگر بے چاری کی **ٹانگ** ڈوری سے کٹ چکی تھی، **میری ماں** نے یہ دردناک منظر دیکھا تو صدمے سے تڑپ اُٹھی اور اُس کے منہ سے میرے لئے یہ **بددُعا** نکل گئی: ''جس طرح تو نے اِس بے زَبان کی ٹانگ کاٹ ڈالی، **اللہ** تَعَالٰی تیری ٹانگ کاٹے۔'' بات آئی گئی ہوگئی، کچھ عرصے کے بعد تحصیلِ علم کیلئے میں نے ''بُخارا'' کا سفر اختیار کیا، اِثنائے راہ سُواری سے گر پڑا، **ٹانگ** پر شدید چوٹ لگی، ''بُخارا'' پہنچ کر کافی علاج کیا مگر تکلیف نہ گئی بالآخر ٹانگ **کٹوانی پڑی**۔ (اور یوں ماں کی بددعا رنگ لائی) (حیاۃُ الحیوان الکبرٰی، ٢ / ١٦٣)

نیک بندے چیونٹیوں کو بھی اِیذا نہیں دیتے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ وہ چیونٹیوں تک کو اِیذا دینے سے گُریز کرتا ہے۔ چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا خواجہ حسن بصری علیہ رحمۃُ اللّٰہِ

www.dawateislami.net

القوی اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ ﴿۲۲﴾ (ترجمۂ کنز الایمان : بے شک نکوکار ضرور چین میں ہیں (پ ۳۰، المطففین ۲۲) کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلَّذِیۡنَ لَایُؤۡذُوۡنَ الذَّرَّ یعنی نیک بندے وہ ہیں جو چیونٹیوں کو بھی اَذِیَّت نہ دیں۔

(تفسیر حسن بصری، ۵/ ۲٦٤) (غصے کا علاج، ص ۲۷)

چیونٹیوں کے لئے روٹی رکھا کرتے

صحابیٔ رسول حضرتِ سیِّدُنا ابوطَریف عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالٰی عنہ چیونٹیوں کے لئے روٹی چورا کر کے رکھا کرتے تھے، اور فرماتے تھے: یہ بھی ہماری پڑوسی ہیں، اِن کا بھی حق ہے۔

(شعب الایمان، الباب الخامس والسبعون، ۷/ ٤٨٣، رقم: ۱۱۰۷۸-۷۹)

بے تاب چیونٹی

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ انسان تو انسان بلا وجہ جانوروں بلکہ چیونٹی تک کو بھی تکلیف دینا گوارا نہیں کرتے حالانکہ عوامُ النّاس کی نَظَر میں اس کی کوئی وُقعت نہیں۔ ایک مرتبہ آپ دامت برکاتہم العالیہ کی خدمت میں پیش کئے گئے کیلوں کے ساتھ اتفاقاً ایک چھلکا بھی آ گیا جس پر ایک چیونٹی بڑی بے تابی سے پھر رہی تھی۔ آپ فوراً معاملہ سمجھ گئے لہٰذا فرمایا کہ دیکھو یہ چیونٹی اپنے قبیلے سے بچھڑ گئی ہے۔ کیونکہ چیونٹی ہمیشہ اپنے قبیلے کے ساتھ رہتی ہے اس لئے بے تاب ہے۔ برائے مہربانی کوئی اسلامی بھائی اس چھلکے کو چیونٹی سمیت لے جائیں اور واپس وہیں جا کر رکھ آئیں

www.dawateislami.net

جہاں سے اُٹھایا گیا ہے، یوں وہ چھلکا چیونٹی سمیت اپنی جگہ پہنچا دیا گیا۔

(تعارفِ امیر اہلسنّت، ص۴۴)

چیونٹیوں کے ہٹنے کا انتظار

اسی طرح ایک بار آپ دامت برکاتہم العالیہ واش بیسن (Washbasin) پر ہاتھ دھونے کیلئے پہنچے مگر رُک گئے، پھر ارشاد فرمایا کہ واش بیسن میں چند چیونٹیاں رِینگ رہی ہیں، اگر میں نے ہاتھ دھوئے تو یہ بہہ کر مر جائیں گی، لہٰذا کچھ دیر انتظار فرمانے کے بعد جب چیونٹیاں آگے پیچھے ہوگئیں تو پھر آپ دامت برکاتہم العالیہ نے ہاتھ دھوئے۔ (تعارفِ امیر اہلسنت، ص۴۵)

(74) ذبح کے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف نہ دیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حصولِ نفع کے لئے اگرچہ شریعت نے جانور ذبح کرنے کی اجازت دی ہے لیکن اس عمل کے دوران ہر ایسے کام سے منع بھی کیا ہے جو جانور کے لئے بلاسبب تکلیف کا باعث بنے، چنانچہ صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی ارشاد فرماتے ہیں: ہر وہ فعل جس سے جانور کو بلا فائدہ تکلیف پہنچے مکروہ ہے مثلاً جانور میں ابھی حیات باقی ہو ٹھنڈا ہونے سے پہلے اس کی کھال اتارنا اس کے اعضا کاٹنا یا ذبح سے پہلے اس کے سر کو کھینچنا کہ رگیں ظاہر ہو جائیں یا گردن کو توڑنا یوہیں جانور کو گردن کی طرف سے ذبح کرنا مکروہ ہے بلکہ اس کی بعض صورتوں میں جانور حرام ہو جائے گا۔ (الھدایۃ،

www.dawateislami.net

کتاب الذبائح،۲/۰ ۵ ۳)(بہارِشریعت،۳/۳۱۵)اس طرح ذبح کرے کہ چاروں رگیں کٹ جائیں یا کم سے کم تین رگیں کٹ جائیں۔اس سے زیادہ نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مہرہ تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور ٹھنڈا نہ ہوجائے یعنی جب تک اس کی روح بالکل نہ نکل جائے اس کے نہ پاؤں وغیرہ کاٹیں نہ کھال اُتاریں۔(البحرالرائق،کتاب الصلاۃ،باب مایفسد الصلاۃ...إلخ،۲/۵۷)

(بہارِشریعت،۳/۳۵۳)

جانوروں پر رحم کی اپیل

شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری دامت برکاتہم العالیہ اپنے رسالے ''ابلق گھوڑے سوار'' کے صفحہ 15 پر لکھتے ہیں: **گائے** وغیرہ کوگرانے سے پہلے ہی قبلے کا تَعیُّن کرلیا جائے، لِٹانے کے بعد بِالخصوص پتھریلی زمین پر گھسیٹ کر قبلہ رُخ کرنا بے زَبان جانور کیلئے سخت اذیّت کا باعث ہے۔ذَبْح کرنے میں اتنا نہ کاٹیں کہ چھری گردن کے مُہرے(ہڈی) تک پہنچ جائے کہ یہ بے وجہ کی تکلیف ہے پھر جب تک جانور مکمّل طور پر ٹھنڈا نہ ہوجائے نہ اس کے پاؤں کاٹیں نہ کھال اُتاریں، ذَبْح کرلینے کے بعد جب تک رُوح نہ نکل جائے چھری کٹے ہوئے گلے پر مَس (TOUCH) کریں نہ ہی ہاتھ۔بعض قصّاب جلد ''ٹھنڈی'' کرنے کیلئے ذَبْح کے بعد تڑپتی گائے کی گردن کی زندہ کھال اُدھیڑ کر چُھری گھونپ کر دل کی رگیں کاٹتے ہیں، اِسی طرح بکرے کوذَبْح کرنے کے فوراً بعد

www.dawateislami.net

بے چارے کی گردن چَٹخا دیتے ہیں ، بے زَبانوں پر اِس طرح کے مظالم نہ کئے جائیں۔جس سے بن پڑے اس کے لئے ضروری ہے کہ جانور کو بلا وجہ اِیذا پہنچانے والے کو روکے۔اگر باوُجُودِ قدرت نہیں روکے گا تو خود بھی گنہگار اور جہنّم کا حقدار ہو گا۔**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد3 صَفْحہ660 پر ہے: ''جانور پرظُلم کرنا ذِمّی کافر پر(اب دنیا میں سب کافر حَرَبی ہیں)ظلم کرنے سے زیادہ بُرا ہے اور ذِمّی پر ظلم کرنا مسلم پرظلم کرنے سے بھی بُرا ہے کیوں کہ جانور کا کوئی مُعین و مددگار **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سوا نہیں اس غریب کو اس ظلم سے کون بچائے!'' (دُرِّمُختار و رَدُّالْمُحتار ج۹ ص ۶۶۲)

مرنے کے بعد مظلوم جانور مُسلّط ہوسکتا ہے

ذَبْح کرنے کے بعد رُوح نکلنے سے قبل چُھریاں چلا کر بے زَبان جانوروں کو بلا وجہ تکلیف دینے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہیں مرنے کے بعد عذاب کیلئے یہی جانور مُسلّط نہ کر دیا جائے۔**دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1012 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**جہنّم میں لے جانے والے اعمال**'' جلد2 صَفْحہ323 تا324 پر ہے: انسان نے ناحق کسی چوپائے کو مارا یا اسے بھوکا پیاسا رکھا یا اس سے طاقت سے زیادہ کام لیا تو قِیامت کے دن اس سے اسی کی مثل بدلہ لیا جائے گا جو اس نے جانور پرظُلم کیا یا اسے بھوکا رکھا۔اس پر درجِ ذَیل حدیثِ پاک دَلالت کرتی ہے۔چُنانچہ رَحمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جہنّم

www.dawateislami.net

میں ایک عورت کو اس حال میں دیکھا کہ وہ لٹکی ہوئی ہے اور ایک بلّی اُس کے چہرے اور سینے کو نوچ رہی ہے اور اسے ویسے ہی عذاب دے رہی ہے جیسے اس (عورت) نے دنیا میں قید کرکے اور بھوکا رکھ کر اسے تکلیف دی تھی۔ اس روایت کا حکم تمام جانوروں کے حق میں عام ہے۔ (اَلزَّواجِرج ۲ ص ۱۷۴)

مکّھی پر رَحم کرنا باعثِ مغفِرت ہوگیا

کسی نے خواب میں حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الوالی کو دیکھ کر پوچھا: ما فَعَلَ اللّٰہُ بِكَ؟ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا مُعامَلہ فرمایا؟ جواب دیا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا، پوچھا: مغفِرت کا کیا سبب بنا؟ فرمایا: ایک مکّھی سیاہی (INK) پینے کے لئے میرے قلم پر بیٹھ گئی، میں لکھنے سے رک گیا یہاں تک کہ وہ فارِغ ہو کر اُڑ گئی۔

(لطائفُ المِنَن وَالْاَخلاق لِلشَّعرانی ص ۳۰۵)

رَحْمتِ حق ''بہا'' نہ می جوید
رَحْمتِ حق ''بہانہ'' می جوید

(اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت ''بہا'' یعنی قیمت نہیں مانگتی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت تو ''بہانہ'' طلب کرتی ہے)

مکّھی کو مارنا کیسا؟

یاد رہے! مکھیاں تنگ کرتی ہوں تو ان کو مارنا جائز ہے تاہم جب بھی حُصولِ نَفْع یا دَفعِ ضَرر (یعنی فائدہ حاصِل کرنے یا نقصان زائل کرنے) کیلئے مکھی یا کسی بھی بے زبان

www.dawateislami.net

کی جان لینی پڑے تو اُس کو آسان سے آسان طریقے پر مارا جائے خوامخواہ اُس کو بار بار زندہ کچلتے رہنے یا ایک وار میں مار سکتے ہوں پھر بھی زخم کھا کر پڑے ہوئے پر بِلاضَرورت ضَربیں لگاتے رہنے یا اُس کے بدن کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اُس کو تڑپانے وغیرہ سے گُریز کیا جائے۔ اکثر بچّے نادانی کے سبب چیونٹیوں کو کچلتے رہتے ہیں اُن کو اِس سے روکا جائے۔ چیونٹی بہت کمزور ہوتی ہے چٹکی میں اٹھانے یا ہاتھ یا جھاڑو سے ہٹانے سے عُمُوماً زخمی ہو جاتی ہے، موقع کی مُناسَبَت سے اس پر پھونک مار کر بھی کام چلایا جا سکتا ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص۱۵تا۲۱)

اُونٹ والے کو مار کیوں پڑی؟

حضرتِ سیِّدُنا مسیَّب بن دارِم رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: ایک بار میں نے امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کو دیکھا کہ ایک اونٹ والے کو مار رہے ہیں اور فرما رہے ہیں: تم اپنے اونٹ پر اتنا بوجھ کیوں لادتے ہو جسے وہ اٹھانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

(الامر بالمعروف والنہی عن المنکر، ص٤٥)

ایک مچھلی بھی نہ چکھی

حضرتِ سیِّدُنا اسلم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن امیر المومنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ نے ارشاد فرمایا: میرا تازہ مچھلی کھانے کا دل کر رہا ہے۔ یہ سن کر آپ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ کا غلام ''یَرْفا'' چار میل دور کسی

www.dawateislami.net

جگہ سے تازہ مچھلیوں کا ایک ٹوکرا خرید لایا۔ بعدازاں اپنی سواری اور اس کے کجاوے وغیرہ کو دھویا۔ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ تشریف لائے اور فرمایا: چلو! میں بھی تمہاری سواری دیکھ لوں ۔ جب ملاحظہ کیا تو فرمایا: تم اس کے کانوں کے نیچے کا پسینہ دھونا بھول گئے ، تم نے عمر کی خواہش پوری کرنے کیلئے اس جانور کو تکلیف میں ڈالا ، اللہ عزّوجلّ کی قسم ! اب عمر تمہارے ٹوکرے کی ایک مچھلی بھی نہیں چکھے گا۔

(کنز العمال ، فضائل الصحابة ، جزء ١٢ ، ٦/ ٢٨٧ ، حديث : ٣٥٩٦٦)

(75) جانور لڑوانے سے منع فرمایا

حضرت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کا بیان ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے جانور لڑوانے سے منع فرمایا۔

(ترمذی،کتاب الجهاد،باب ما جاء فی كراهية التحريش،٣/٢٧١، حديث: ١٧١٤)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: اللہ تعالٰی رحم فرمائے، آج مسلمانوں میں مرغ لڑانا، کتے لڑانا، اونٹ، بیل لڑانے کا بہت شوق ہے یہ حرام سخت حرام ہے کہ اس میں بلاوجہ جانوروں کو ایذاء رسانی ہے، اپنا وقت ضائع کرنا۔ بعض جگہ مال کی شرط پر جانور لڑائے جاتے ہیں یہ جوا بھی ہے حرام دَر حرام ہے۔ جب جانوروں کو لڑانا حرام ہے تو انسان کو لڑانا سخت حرام ہے۔ (مراۃ المناجیح،۵/۶۵۹)

www.dawateislami.net

زخمی گدھا

امیرِ اَہلسنّت دامت برکاتہم العالیہ نے ایک بار اپنے سنّتوں بھرے بیان ''جانوروں کوستانا حرام ہے''میں ضمناً فرمایا کہ میں ایک دن اپنے گھر سے نمازِ ظہر کیلئے نکلا تو دیکھا کہ اپنی گلی کے تھوڑے فاصلے پر ایک بیمار گدھا پڑا ہے۔ اس میں اٹھنے کی سکت نہ تھی، بے چارے کی گردن پر خارش کے باعث زخم ہوگیا تھا۔ جس کے سبب اس نے گردن کو زمین سے اوپر اٹھا رکھا تھا، گردن میں تکلیف بڑھنے پر جیسے ہی گردن زمین پر رکھنا چاہتا تو تکلیف کے باعث دوبارہ گردن اٹھالیتا، وہ انتہائی تکلیف اور بے بسی کے عالم میں مبتلا تھا۔ میں نے جب اُس کی یہ حالت دیکھی تو مجھے اُس پر بہت رحم آیا کہ یہ (بے زبان) جانور ہے کس سے فریاد کرے۔ بہر حال میں نے اپنے گھر سے ایک پُرانی گدڑی منگوالی اور اس کی گردن کے نیچے رکھ دی (تاکہ زمین کی سختی کی تکلیف سے اس کو نجات ملے) ایسا کرنے سے اسے فی الواقع تسکین ہوئی، اور اس نے اپنی گردن سے گدڑی پر ٹیک لگالی، آپ مانیں یا نہ مانیں، وہ مجھے سر اٹھا کر شکریہ بھری نظروں سے دیکھنے لگا۔

(تعارف امیر اہلسنت، ص ۴۶)

مچھر، ٹِڈی اور بلی پر شفقت

حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جسم پر مچھر بیٹھ جاتا تو اُسے نہ ہی خود اڑاتے اور نہ کسی کو اُڑانے دیتے بلکہ فرماتے: اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ نے جو خون اس کے حصے میں لکھ دیا ہے وہی پی رہا ہے، اور جب آپ دھوپ میں چل رہے ہوتے

www.dawateislami.net

اورکوئی ٹِڈی آپ کے کپڑوں میں سایہ دار جگہ پر بیٹھ جاتی تو جب تک اُڑ نہ جاتی آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُسی جگہ ٹھہرے رہتے اور فرماتے: اس نے ہم سے سایہ حاصل کیا ہے۔ اسی طرح جب آستین پر بلی سو جاتی اور نماز کا وقت ہو جاتا تو آستین کو کاٹ دیتے مگر بلی کو نہ جگاتے، اور نماز سے فَراغت کے بعد آستین دوبارہ سی لیتے۔

(فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص۱۱)

خارش زدہ کتے کی خبر گیری

ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا احمد کبیر رفاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خارش زَدہ کتے کو دیکھا جسے بستی والوں نے باہر نکال دیا تھا، آپ اسے جنگل میں لے گئے اور اس پر سائبان بنایا، نیز اسے کھلاتے پلاتے اور ہر طرح سے اس کا خیال رکھتے رہے، حتّٰی کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بھرپور توجُّہ کے نتیجے میں جب وہ تندرُست ہو گیا تو آپ نے اسے گرم پانی سے نہلا کر اُجلا کر دیا۔ (فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص۱۱)

بلی پر رحم رحمت خداوندی کا ذریعہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر شِبْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو خواب میں دیکھا گیا، آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اپنے دربار میں کھڑا کر کے اِرشاد فرمایا: تمہیں معلوم ہے میں نے تمہیں کیوں بخش دیا؟ میں اپنے نیک اعمال شمار کرنے لگا جو نجات کا ذریعہ بن سکتے تھے، تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں نے ان اعمال میں سے کسی عمل کے سبب تیری بخشش نہیں فرمائی۔ میں نے عرض کی: الٰہی! پھر تو نے

www.dawateislami.net

کس سبب سے میری مغفرت فرمائی ؟ ارشاد فرمایا: ایک مرتبہ تم بغداد کی گلی سے گزر رہے تھے کہ تم نے ایک بلی کو دیکھا جسے سردی نے کمزور کردیا تھا تو اس پر ترس کھاتے ہوئے تم نے اسے اپنے چوغے (جبے) میں چھپالیا تا کہ وہ سردی سے بچ جائے، پس بلی پر رحم کی وجہ سے میں نے آج تم پر رحم فرمایا ہے۔

(حیاۃ الحیوان ، باب الھاء تحت الھر ، ۲/ ۵۲۲)

طالِبِ مغفِرت ہوں یا اللّٰہ
بخش حیدر کا واسطہ یاربّ (وسائلِ بخشش، ص۸۰)

(76) گھریلو بلی اور پرندوں کا خیال رکھئے

امام قرطبی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ القوی نے فرمایا: جس گھر میں اس کی بلی کو اس کی خوراک اور ضروریات نہ ملیں اور جس کے پنجرے میں بند پرندوں کی پوری خبر گیری نہ ہوتی ہو تو وہ کتنی ہی عبادت کرے مُحسِنین میں شمار نہیں ہوگا۔

(الجامع لاحکام القرآن،۵/۱۲۲ تحت الایۃ:۹۰)

تکلیف دینے والی بلی کا کیا کیا جائے؟

سوال: بلی تکلیف دیتی ہو تو اس کو بستی میں چھڑوانا گناہ تو نہیں ہے؟

جواب: بلی اگر ایذا دیتی ہو تو اسے باہر چھوڑ دینے میں حرج نہیں اور تیز چُھری سے ذبح بھی کر سکتے ہیں مگر چھڑوانا ایسی جگہ جائز نہیں جہاں سے وہ اپنے کسی رِزْق تک نہ پہنچ سکے۔ فقط۔ (فتاوی رضویہ،۲۴/۶۶۰)

www.dawateislami.net

جانور کو چابک یا آنکڑا نہیں مارتے تھے

حضرتِ سیِّدُ نا عبدالوہاب شَعْرانی قُدِّسَ سرُّہُ السّامی فرماتے ہیں: جس جانور پر بھی مجھے سوار ہونے کا موقع ملے چاہے وہ اونٹ ہو، گدھا ہو یا کوئی اور جانور میں اس پر بہت شفقت کرتا ہوں اور چابک رکھنا پسند نہیں کرتا، اس خوف سے کہ کہیں جانور کے سرکشی کرتے وقت مجھ پر نفس کی گرمی حاوی نہ ہو جائے اور میں اسے مارنے لگوں، یوں ہی جانور کے مالک کی اِجازت سے بھی کسی کو اپنے ساتھ جانور کی پیٹھ پر سوار نہیں کرتا، ہاں جب اندازہ ہو کہ جانور کو تکلیف نہیں ہوگی (تب کسی کو بٹھالیتا ہوں)، اسی طرح اس پر سواری کے دوران یا جب وہ لڑکھڑائے اور مجھے زمین پر گرادے اسے گالی نہیں دیتا اور نہ ہی بددعا دیتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُ نا عبدالعزیز دِیْرِیْنِی رحمۃ اللّٰہ تعالٰی علیہ جب جانور پر سوار ہوتے تو لاٹھی ساتھ نہیں رکھتے تھے، اور نہ ہی آنکڑا مارتے، اور فرماتے: جب یہ راستہ سے ہٹنے لگے گا تو اپنی آستین کے ذریعے اسے سیدھا کرنا کفایت کر جائے گا، کیونکہ روزِ قیامت جیسا میں نے اسے مارا ہوگا ویسا ہی مجھ سے بھی بدلہ لیا جائے گا، اور میں اس کے جیسا خود کو لاٹھی سے مارنے کی طاقت نہیں رکھتا اور نہ ہی اپنی گدی پر آنکڑا مارنے کی ہمت ہے کہ خون نکلے گا۔

(المنن الکبری، الباب الرابع عشر، ص۵۷۷)

(77) پرندوں کو نشانہ بازی کے لئے استعمال کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قریش کے بچوں کے پاس سے

www.dawateislami.net

گزرے، جو ایک پرندے کو باندھ کر اُس پر نشانہ بازی کر رہے تھے جبکہ انہوں نے پرندے کے مالِک سے یہ طے کیا ہوا تھا کہ جو تیر (Arrow) نشانے پر نہ لگا وہ اس کا ہوگا۔ جب انہوں نے آپ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنہ کو آتے دیکھا تو بھاگ گئے۔ آپ رضی اللّٰہُ تعالٰی عنہُ نے دریافت فرمایا: ''یہ کس نے کیا ہے؟ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ایسا کرنے والے پر لعنت فرمائے، بے شک رسولِ اَکرم صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کسی ذِی رُوح (یعنی جاندار، Alive) کو تیر اندازی کا نشانہ بنانے والے پر لعنت فرمائی ہے۔''

(مسلم، ص ١٠٧٢، حدیث: ١٩٥٨)

مگر مچھ نے جان بچائی

علامہ عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ النورانی لکھتے ہیں کہ میں نے کم عمری کے زمانے میں دریائے نیل میں تیرنا شروع کر دیا، دریا چڑھا ہوا تھا لہٰذا میں جلد ہی تھک گیا اور ڈوبنے لگا۔ ٹھیک اسی وقت اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک مگر مچھ کو بھیج دیا جو میرے پاؤں کے نیچے آٹھہرا جس سے میں نے سکون کا سانس لیا اور سمجھا کہ میرے پاؤں کسی چٹان پر ہیں۔ پھر وہ مگر مچھ پانی کی سطح پر آکر تیرنے لگا اور مجھے سہارا دیتا رہا یہاں تک کہ میں کنارے تک پہنچ گیا۔ اس مگر مچھ نے ڈُبکی لگائی اور میری نگاہوں سے اوجھل ہوگیا، یہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ پر کرم ہوا کہ میری جان بچ گئی۔ (لطائف المِنَن ص ٥٦)

اجمیری گائیں

حیدر آباد (باب الاسلام سندھ) کے اسلامی بھائی کے بیان کا خلاصہ ہے کہ

www.dawateislami.net

مجھے ۱٤۲۰ ھجری (بمطابق1999عیسوی) میں عاشقانِ رسول کے ہمراہ ہند کے سفر کا موقع ملا۔ **سلطان الہند** خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی عَلَیْہ کے **مزارِ پرانوار** کی زیارت کیلئے **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی امارت میں جو قافلہ روانہ ہوا میں بھی خوش قسمتی سے اس میں شامل تھا۔ رات کم وبیش 3:00 بجے **اجمیر شریف** کے اسٹیشن پر اتر کر مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے پیدل روانہ ہوئے۔ **امیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ برہنہ پا تھے، یہ دیکھ کر تقریباً شرکاء نے بھی ادباً اپنے پاؤں سے چپل اتار دیئے۔ چلتے چلتے جب ایک گلی میں داخل ہونے لگے تو دیکھا کہ **''چند گائیں''** بیٹھی ہوئیں ہیں۔ آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے قافلے کو آگے بڑھنے سے روکتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ ہمارے اس گلی سے گزرنے سے **''گائیں''** تشویش میں مبتلا ہونگی، ان کے کھڑے ہوئے کان اس بات کی نشاندہی کر رہے ہیں۔ آخر کار مطلوبہ مقام تک پہنچنے کیلئے دوسری گلی میں داخل ہوگئے۔ (حقوق العباد کی احتیاطیں، ص١٦)

شہد کی مکھی کا ڈنک

عرب امارات کے قیام کے دوران غالباً ٤ ربیع الغوث ١٤١٨ھ کو قیام گاہ پر علی الصبح اندھیرے میں **شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت** دامت برکاتہم العالیہ کا پاؤں **ایک شہد کی مکھی** پر پڑ گیا۔ اس نے آپ کے **پاؤں کے تلوے** پر ڈنک مار دیا، جس پر آپ نے بے تاب ہو کر قدم اٹھالیا اور وہ **شہد کی مکھی** رینگنے لگی۔ ایک اسلامی بھائی اس مکھی کو مارنے کیلئے دوا کا اسپرے (Flying Insect Killer) اٹھا لائے لیکن

www.dawateislami.net

آپ نے فوراً اس کا ہاتھ روک دیا اور فرمایا: ''اس بے چاری کا قصور نہیں، قصور میرا ہی ہے کہ میں نے بغیر دیکھے غریب پر پاؤں رکھ دیا، اب وہ اپنی جان بچانے کے لئے ڈنک نہ مارتی تو اور کیا کرتی ؟'' پھر فرمایا، ''شہد کی مکھی کے ڈنک میں **عذاب قبر** و جہنم کی تذکیر یعنی یاد ہے، یہ تو مقامِ شکر ہے کہ مجھے شہد کی مکھی نے کاٹا، اگر اس کی جگہ کوئی بچھو ہوتا تو میں کیا کرتا؟'' (تعارف امیر اہلسنّت، ص ٤٥)

ڈنک مچھر کا سَہا جاتا نہیں، کیسے میں پھر
قبر میں بچّھو کے ڈنک آہ سہوں گا یاربّ! (وسائلِ بخشش، ص۸۴)

(78) جِنّات کو بھی تکلیف نہ دیجئے

رَحمت والے آقا، دو جہاں کے داتا، شافِعِ روزِ جزا، مکّی مَدَنی مصطَفٰے، محبوبِ کبریا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ شفقت نشان ہے: تم میں سے کوئی شخص سُوراخ میں پیشاب نہ کرے۔ (سُنَنِ نَسائی ص ١٤ حدیث ٣٤)

جِنّ نے شہید کر دیا

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان فرماتے ہیں: **جُحْر** سے مُراد یا زمین کا سُوراخ ہے یا دیوار کی پَھٹَن (یعنی دراڑ)، چُونکہ اکثر سوراخوں میں زہریلے جانور (یا) چِیونٹیاں وغیرہ کمزور جانور یا **جنّات** رہتے ہیں، چِیُونٹیاں پیشاب یا پانی سے تکلیف پائیں گی یا سانپ و جِنّ نِکل کر ہمیں تکلیف دیں گے، اس لیے وہاں پیشاب کرنا منع فرمایا گیا۔ چُنانچِہ (حضرتِ سیِّدُنا) سعد ابنِ عُبادَہ

www.dawateislami.net

انصاری (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کی وفات اسی سے ہوئی کہ آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے ایک سُوراخ میں پیشاب کیا، جنّ نے نکل کر آپ کو شہید کر دیا۔ لوگوں نے اُس سُوراخ سے یہ آواز سُنی: نَحنُ قَتَلنَا سَیِّدَ الخَزرَجِ سَعدَ بنَ عُبَادَۃَ وَ رَمَینَاہُ بِسَھمٍ فَلَم نُخطِ فُؤَادَہ ترجمہ: یعنی ہم نے قبیلہ خزرج کے سردار سعد بن عبادہ (رضی اللہ تعالٰی عنہ) کو شہید کر دیا اور ہم نے (ایسا) تیر مارا جوان کے دل سے آر پار ہو گیا۔

(مِراٰۃ، ۱/۲۶۷، مِرقاۃ، ۲/۷۲، اَشِعۃُ اللّمعات ۱/۲۲۰)

بوسیدہ ہڈیوں سے اِستنجا نہ کیا کریں

حضرتِ سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہ ہم حضورِ پاک صاحبِ لولاک صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک سانپ بارگاہ رسالت میں حاضر ہوا اور اپنا منہ سرکارِ مدینہ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے کان مبارک کے قریب لے جا کر کچھ عرض کی۔ نبی اکرم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''ٹھیک ہے۔'' اس کے بعد وہ لوٹ گیا۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پیارے آقا صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ ''یہ ایک جِنّ تھا جس نے مجھ سے یہ درخواست کی کہ آپ اپنی امت کو حکم فرمایئے کہ وہ لید اور بوسیدہ ہڈیوں سے استنجاء نہ کیا کریں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان میں ہمارا رزق رکھا ہے۔''

(آکام المرجان فی احکام الجان، الباب الحادی عشر فی ان الجن یاکلون ویشربون، ص ۳۲)

www.dawateislami.net

جس ہڈی کو جنات لیتے ہیں اس پر انہیں گوشت ملتا ہے اور جس لید (گوبر) کو لیتے ہیں وہ دانہ یا پھل بن جاتا ہے۔اس لئے یہ اِشکال وارِد ہی نہیں ہوتا کہ گوبر تو ناپاک ہے اس کا کھانا جنات کے لئے کیسے جائز ہے؟ کیونکہ ماہیت بدلنے سے ناپاک چیز پاک ہوجاتی ہے۔(ماخوذ از نزھۃ القاری، ٤/ ٦٧٨)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

تکلیف نہ دینے کے فضائل

کون سا مسلمان افضل

حضرت سیدنا ابوموسی اشعری رضی اللّٰہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے پوچھا گیا: کون سا مسلمان افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔(ترمذی، کتاب الایمان، باب ماجاء فی ان المسلم من سلم الخ، ٤/ ٢٨٥، حدیث: ٢٦٣٧)

تکلیف نہ دینے والے کا ثواب

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔(بخاری، کتاب العتق، باب أیّ الرقاب أفضل، ٢/ ١٥٠، حدیث: ٢٥١٨) (بہارشریعت، ٣/ ٢٨٤)

www.dawateislami.net

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ خود کو ضَرر پہنچنے دے، نہ دوسرے کو ضَرر پہنچائے، جو دوسرے کو ضَرر پہنچائے گا اللہ تعالٰی اُس کو ضَرر دے گا اور جو دوسرے پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالٰی اُس پر مشقت ڈالے گا۔ (المستدرك،كتاب البيوع،باب النهي عن المحاقلة ...إلخ، ۲/ ۳۶۹، حديث: ۲۳۹۲) (بہارِ شریعت،۲/ ۶۷۳)

تکلیف دہ چیز سے بچانا ایمان کی ایک شاخ ہے

حضرت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستّر سے کچھ زائد شاخیں (یعنی خصلتیں) ہیں، ان سب میں اعلیٰ یہ کہنا ہے: ''لَا اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰـهُ'' (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں) اور سب سے ادنٰی تکلیف دہ چیز کا راستہ سے ہٹانا ہے اور حیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔ (شعب الايمان،السابع والسبعون من شعب الايمان، ۷/ ۵۴۰، حديث: ۱۱۲۶۹)

ایک نیکی کا بدلہ جنت

حضورنبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشادِ رحمت بنیاد ہے: مَنْ زَحْزَحَ عَنْ طَرِيْقِ الْمُسْلِمِيْنَ شَيْئًا يُّؤْذِيْهِمْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ حَسَنَةً وَّمَنْ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَهٗ حَسَنَةً اَوْجَبَ لَهٗ بِهَا الْجَنَّةَ یعنی جو مسلمانوں کے راستے سے کوئی تکلیف

www.dawateislami.net

دہ چیز دور کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بدلے میں اس شخص کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے لئے ایک نیکی لکھ دے تو اس کے لئے اس نیکی کی وجہ سے جنت واجب فرما دیتا ہے۔

(مسند احمد، حدیث أبی الدرداء، ۱۰/۳۱۵، حدیث: ۲۷۵۴۹)

وہ تو نہایت سستا سودا بیچ رہے ہیں جنّت کا
ہم مفلس کیا مول چکائیں اپنا ہاتھ ہی خالی ہے (حدائقِ بخشش، ص۱۸۶)

بھلائی کا انعام

فرمانِ مصطفٰی صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم ہے: مَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ جو کسی مسلمان کی تکلیف دُور کرے اللہ تعالٰی اس کی بدولت قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت اس سے دور فرمائے گا۔ (مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹٤، حدیث: ۲۵۸۰) (فتاوی رضویہ، ۶۶۷/۵)

بارگاہِ رسالت میں پیش کئے جانے والے اعمال

حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: مجھ پر میری اُمت کے اچھے برے اعمال پیش کئے گئے تو میں نے ان کے اچھے اعمال میں سے تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کردینا پایا اور ان کے برے اعمال میں سے اس تھوک کو پایا

www.dawateislami.net

جو مسجد میں ہو کہ دفن نہ کیا گیا۔

(مسلم،کتاب المساجد،باب النھی عن البصاق...الخ، ص۲۷۹،حدیث:۵۵۳)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس فرمانِ عالیشان (مجھ پر میری امت کے اچھے برے اعمال پیش کئے گئے) کے تحت تحریر فرماتے ہیں: یعنی تا قیامت میرا جو اُمّتی جو اچھا برا عمل کرے گا مجھے سب دکھا دیئے گئے۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ہر اُمّتی اور اس کے ہر عمل سے خبر دار ہیں۔ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہیں اندھیرے، اجیالے، کھلی، چھپی، موجود و معدوم ہر چیز کو دیکھ لیتی ہیں۔ جس کی آنکھ میں مَــازَاغَ کا سرمہ ہو اس کی نگاہ ہمارے خواب وخیال سے زیادہ تیز ہے، ہم خواب وخیال میں ہر چیز کو دیکھ لیتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نگاہ سے ہر چیز کا مشاہدہ کر لیتے ہیں۔ صوفیاء فرماتے ہیں کہ یہاں اعمال میں دل کے اَعمال بھی داخل ہیں لہٰذا حضور علیہ السلام ہمارے دلوں کی ہر کیفیت سے خبر دار ہیں۔ ''تکلیف دہ چیز کا راستے سے دور کر دینا'' کے تحت مفتی صاحب لکھتے ہیں: راستہ سے مسلمانوں کا راستہ مراد ہے، یعنی جس راستہ سے مسلمان گزرتے یا گزر سکتے ہوں وہاں سے کانٹا، اینٹ، پتھر دور کر دینا ثواب ہے۔ (مراۃ المناجیح،۱/۴۳۹)

سرِ عرش پر ہے تری گزر دلِ فرش پر ہے تری نظر
ملکوت و ملک میں کوئی شے نہیں وہ جو تجھ پہ عیاں نہیں

(حدائقِ بخشش،ص۱۰۹)

www.dawateislami.net

تکلیف دہ درخت کاٹنے پر انعام میں جنت ملی

رسولِ بے مثال، بی بی آمِنہ کے لال صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم کا فرمانِ عالیشان ہے: میں نے ایک شخص کو جنت میں مزے سے پھرتے دیکھا اس درخت کی وجہ سے جسے اس نے راستے کے کنارے سے کاٹ دیا تھا جو لوگوں کے لئے باعثِ تکلیف تھا۔

(مسلم، کتاب البر والصلة، باب فضل ازالة...الخ، ص ۱٤۱۰، حدیث: ۱۹۱٤)

مُفَسّرِ شَہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی وہ درخت خاردار تھا یا بے خار اس کی جڑ راستہ کے کنارہ پر تھی مگر شاخیں راستہ پر پھیلی ہوئی تھیں اس نے تکلیف دور کرنے کے لئے اسے جڑ سے ہی اُکھیڑ دیا تاکہ آئندہ بھی شاخیں نہ پھیل سکیں اگر یہ درخت اس کی اپنی ملکیت تھا یا خودرَو تھا تب تو اس کے کاٹ دینے اور اس کی لکڑی گھر لے جانے پر کچھ سوال ہی نہیں پیدا ہوتا اور اگر کسی غیر کی ملکیت تھا تو اس نے فقط دفعِ ایذاء (یعنی تکلیف دُور کرنے) کے لئے کاٹ دیا ہوگا اس کی لکڑی پر قبضہ نہ کیا ہوگا۔ اس صورت میں اس حدیث سے مسئلہ مُسْتَنبط (اخذ، حاصل) ہوگا کہ مُوذی (اذیت دینے والی) چیز کو ختم کردینا جائز ہے اگرچہ دوسرے کی ملکیت ہو، دیوانہ کتا جو کسی کا پالتو تھا، سرکس والوں کا بھاگا ہوا شیر، سپیروں کا چھوٹا ہوا سانپ ماردیئے جائیں، راستہ میں کھودا ہوا کنواں پاٹ دیا جائے اس میں مالک کی اجازت کی ضرورت نہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے

www.dawateislami.net

اسے جنت میں یا شبِ معراج میں دیکھا یا نمازِ کُسُوف (یعنی سورج گرہن کے وقت پڑھی جانے والی نماز) میں جب آپ پر جنت پیش کی گئی یا عام حالت میں۔

(مراۃ المناجیح،۳/۱۰۱)

تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے

سرکارِ ابدقرار، شافعِ روزِ شمار صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان ہے: راستے سے تکلیف دہ چیز ہٹا دینا صدقہ ہے۔

(بخاری، کتاب الجهاد، باب من اخذ ... الخ، ۲/۳۰۶، حدیث: ۲۹۸۹)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: یعنی رستہ سے کانٹا، ہڈی، اینٹ، پتھر، گندگی غرض جس سے کسی مسلمان راہ گیر کو تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہو اس کو ہٹا دینا بھی نیکی ہے جس پر صدقہ کا ثواب اور جوڑ کا شکریہ ہے۔ (مراۃ المناجیح،۳/۹۷)

حضرت سیدنا ابوالحسن علی بن خلف بطال علیہ رَحمَۃُ اللہِ الرزّاق فرماتے ہیں: اگر یہ سوال کیا جائے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا صدقہ کیسے ہوسکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ صدقہ کا معنی ہے جس پر صدقہ کیا جائے اسے فائدہ پہنچانا۔ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا مسلمان بھائی کی اس تکلیف سے حفاظت کا سبب بنتا ہے تو گویا کہ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے والا اپنے بھائی پر اس تکلیف سے حفاظت کا صدقہ کرتا ہے اس لئے اس عمل پر اسے صدقہ کا ثواب ملتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ

www.dawateislami.net

سرکارِ مدینہ صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کسی کے شر سے باز رہنے کو اس کے اپنے اوپر صدقہ قرار دیا ہے۔ تکلیف دہ چیز کو راستے سے ہٹانے اور اس جیسے دیگر اعمال میں اس بات کی ترغیب ہے کہ نیک اعمال کی کثرت کی جائے اور کسی نیکی کو چھوٹا نہ سمجھا جائے۔(شرح ابن بطال،کتاب المظالم،باب اماطة الاذى،۵۹۱/۶)

جنت میں داخل کیا گیا

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللّٰہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص درخت کی شاخ پر گزرا جو برسرِ راہ پڑی تھی۔ وہ بولا کہ اسے مسلمانوں کے راستے سے ہٹا دوں کہیں انہیں تکلیف نہ دے، وہ جنت میں داخل کیا گیا۔

(مسلم،کتاب البر و الصلة ، باب فضل ازالة...الخ، ص ۱۴۱۰،حدیث :۱۹۱۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: وہ شاخ یا تو خاردار تھی جس کے کانٹے لوگوں کو چبھ جانے کا اندیشہ تھا اور اگر بے خار تھی تو اتنی موٹی تھی جس سے راہ گیر ٹھوکر کھاتے۔ اس حدیث سے اشارۃً معلوم ہو رہا ہے کہ موذی چیز کو راستہ سے ہٹانے میں مسلمانوں کی خدمت کی نیت کرے نہ کہ کفار کی۔ یہاں مرقات نے فرمایا کہ اس شخص نے ہٹانے کی نیت ہی کی تھی اس نیت پر بخشا گیا نیکی کا ارادہ بھی نیکی ہے اور ممکن ہے کہ اس نے ہٹا بھی دی ہو جس کا یہاں ذکر نہیں آیا۔(مراۃ المناجیح،۱۰۱/۳)

www.dawateislami.net

راستے کا کانٹا ہٹانے نے بخشش کرادی

حضرتِ سَیِّدُنا ابومنصور بن ذَکِیْر علیہ رَحْمَۃُ اللہ القدیر نیک اور پرہیزگار آدمی تھے، جب آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ بہت زیادہ روئے۔ پوچھا گیا: حضرت! آپ موت کے وقت کیوں رو رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے ایسے راستے پر جانا ہے جس پر میں کبھی نہیں چلا۔ آپ کے انتقال کے بعد آپ کے بیٹے نے چوتھے روز اپنے والد مرحوم کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: مَا فَعَلَ اللّٰہُ بِکَ یعنی: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ جواب دیا: اے بیٹے! معاملہ تمہارے گمان سے بھی مشکل رہا، میں سب سے اچھے انصاف کرنے والے کی بارگاہ میں حاضر ہوا، میں نے کئی جھگڑا کرنے والوں کو بحث کرتے دیکھا، مجھے میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے کہا: اے ابومنصور! تمہاری عمر 70 سال ہوئی آج کیا لے کر آئے ہو؟ میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے 30 حج کئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں نے وہ قبول نہیں کئے، میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! 40 ہزار درہم میں نے اپنے ہاتھ سے صدقہ کئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں نے وہ قبول نہیں کئے، میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! 60 سال میں نے دن میں روزہ رکھا اور رات میں عبادت کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اِرشاد فرمایا: میں نے تیری یہ عبادت بھی قبول نہیں کی، میں نے عرض کی: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں نے 40 غزوات میں شرکت کی، اِرشاد ہوا: یہ بھی قبول نہیں، میں نے کہا: میں ہلاک ہوا۔

www.dawateislami.net

اتنے میں رب عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: یہ میری شان کے لائق نہیں کہ میں تجھ جیسے آدمی کو عذاب دوں تجھے یاد ہے! ایک مرتبہ تو اپنے گھر سے باہر کہیں جارہا تھا کہ راستے میں تو نے ایک کانٹا دیکھا اور مسلمان کو اَذیت سے محفوظ رکھنے کی نیت سے وہ کانٹا راستے سے ہٹادیا تھا، میں نے تیرے اسی عمل کے سبب تجھ پر رحم کیا اور بیشک میں بھلائی کرنے والوں کا ثواب ضائع نہیں کرتا۔

اس حکایت کو ذکر کرنے کے بعد شیخ اسماعیل حقی رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ نے تحریر فرمایا: اس سے معلوم ہوا: جب راستے سے تکلیف دہ چیز کو دور کرنا رحمت اور مغفرت کا ذریعہ ہے تو لوگوں سے تکلیف کو دور کرنا، خصوصاً مسلمانوں سے تکلیف دور کرنا، سب سے بڑھ کر اپنے اہل وعیال سے تکلیف کو دور کرنا کل قیامت میں کس قدر نفع مند ہوگا! مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں، **اللّٰہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو نفع دینے والوں میں شامل فرمائے نہ کہ تکلیف دینے والوں میں۔

(روح البیان، ۲۹۸/۲۰)

رضائے خستہ! جوشِ بحرِ عصیاں سے نہ گھبرانا
کبھی تو ہاتھ آجائے گا دامن اُن کی رحمت کا (حدائقِ بخشش، ص۳۹)

اللّٰہ کا پیارا کون؟

سرکارِ عالی وقار، مدینے کے تاجدار صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمان عالیشان ہے: اَلْخَلْقُ عِیَالُ اللّٰہِ، فَاَحَبُّ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ مَنْ اَحْسَنَ اِلٰی عِیَالِہٖ مخلوق

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عیال ہے، تو لوگوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے پیارا وہ شخص ہے جو اس کے عیال کے ساتھ اچھا برتاؤ کرے۔

(المعجم الاوسط ، من اسمه محمد ، ٤/ ١٥٣ ، حديث : ٥٥٤١)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں: عیال کے معنی پَرْوَرْدَہ (وہ لوگ جنہیں پالا جائے) بہت مناسب ہیں۔ بال بچوں کو عیال اِسی لئے کہتے ہیں کہ وہ صاحب خانہ کے پَرْوَرْدَہ ہوتے ہیں، اللہ تعالٰی سب کا رازِق ہے، مخلوق اس کی مَرْزُوق ہے، لہٰذا اس کی عیال ہے یعنی پَرْوَرْدَہ۔ تم اس شخص سے بہت خوش ہوتے ہو جو تمہارے غلاموں لونڈیوں بال بچوں سے اچھا سلوک کرے کیونکہ وہ تمہارے پَروردہ ہیں ایسے ہی جو کوئی اللہ کی مخلوق سے بھلائی کرے اللہ اس سے خوش ہوتا ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/۵۸۲)

حضرتِ سیِّدُنا علامہ عبدالرء وف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الھادی فرماتے ہیں: عیال سے مراد یہ ہے کہ مخلوق اللہ عَزَّوَجَلَّ کی محتاج ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی حاجت روائی فرماتا ہے۔ مزید نقل فرماتے ہیں: مخلوق کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عیال کہنا مجازاً ہے، چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کے رِزْق کا ضامن و کفیل ہے تو مخلوق عیال کی طرح ہوگئی۔ اچھے برتاؤ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف ہدایت دینا، تعلیم دینا، مہربانی کرنا، رحم کرنا، ان پر خرچ کرنا وغیرہ دینی و دنیاوی بھلائیاں شامل ہیں۔ آقا کو اپنے بندوں پر کسی کا احسان کرنا اچھا لگتا ہے۔ اس حدیث میں مخلوق کی حاجات پوری کرنے اور علم، مال، عزت، جائز

www.dawateislami.net

سفارش وغیرہ جو آسان لگے اس کے ذریعے نفع پہنچانے کی فضیلت موجود ہے۔

(فیض القدیر، حرف الخاء، ۳/ ٦٧٤، تحت الحدیث: ٤١٣٥)

کھوٹا درہم ضائع کردیتے

حضرتِ سیِّدُنا صالح دَبّان علیہ رحمۃُ الحنّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن زید رحمۃُ اللہ تعالٰی علیہ کے پاس کوئی کھوٹا درہم آجاتا تو اس کے ٹکڑے کرکے پھینک دیتے، تاکہ اس کے ذریعے کسی مسلمان کو دھوکا نہ دیا جاسکے۔

(حلیۃ الاولیاء، جابر بن زید، ۳/ ١٠٤، رقم: ٣٣٣٨)

لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ

حضرتِ سَیِّدُنا ابوذر رضی اللہ تعالٰی عنہ فرماتے ہیں میں نے نبی کریم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم سے دریافت کیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت رکھتا ہے؟ فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا اور راہ خدا میں جہاد کرنا۔ میں عرض گزار ہوا: کونسے غلام کا آزاد کرنا افضل ہے؟ فرمایا: جو قیمت میں زیادہ اور مالکوں کا پسندیدہ ہو۔ میں نے عرض کی: اگر ایسا نہ کرسکوں؟ فرمایا کہ کسی کاریگر کی مدد کرو یا کسی بے ہنر کا کام سنوار دو۔ میں عرض گزار ہوا کہ اگر یہ بھی نہ کرسکوں؟ فرمایا کہ لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو کیونکہ یہ بھی ایک صدقہ ہے جو تم اپنی جان کیلئے دو گے۔

(بخاری، کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل، ۲/ ۱۵۰ حدیث: ۲۵۱۸)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس

www.dawateislami.net

حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی کوشش کرو کہ تم سے کسی کو نقصان نہ پہنچے۔

(مراۃ المناجیح، ۵/۱۸۱)

علامہ ابنِ حجر عسقلانی علیہ رحمۃ اللہ الوالی حدیث پاک کے اس حصے "لوگوں کو اپنے شر سے بچائے رکھو" کے تحت امام قُرطبی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: لوگوں کو اپنے شر سے بچانے پر ثواب اسی صورت میں ملے گا جبکہ نیت اور ارادہ ہو اور اگر لوگوں کو اپنے شر سے بچانا بے خیالی اور غفلت میں ہو تو اس صورت میں ثواب حاصل نہیں ہوگا۔ (فتح الباری ،کتاب العتق، باب ای الرقاب افضل،٦/١٢٧ تحت الحدیث:٢٥١٨)

فقہ اکبر کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عثمان رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالعزیز رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اُن کے والد سے حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں پوچھا، بعدازاں ارشاد فرمایا: اسے فِقہ اکبر کی تعلیم دو۔ اُنھوں نے پوچھا: فِقہ اکبر کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قناعت اختیار کرنا اور کسی کو تکلیف نہ دینا۔

(تاریخ الخلفاء ، عمر بن عبد العزیز ، ص ١٩٥)

قبر کی تکلیف سے بچاؤ کا نسخہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو کاہل قَیس بن عائذ اَحْمَصی رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے

www.dawateislami.net

کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: اے ابو کاہل! جو لوگوں کو تکلیف پہنچانے سے باز رہا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اسے قبر کی تکلیف سے بچائے۔ (المعجم الکبیر، ۱۸/ ۳۶۱، رقم: ۹۲۸)

سانپ لپٹیں نہ میرے لاشے سے
قبر میں کچھ نہ دے سزا یاربّ (وسائلِ بخشش، ص۸۰)

طلبہ کو زحمت نہ دی

اجمیر شریف تدریس کے زمانے میں صَدرُ الشَّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃُ اللہِ القوی کے چھوٹے صاحبزادے جو حضرت سے بہت مشابہ تھے اور آپ ان سے بہت پیار کرتے تھے ان کا انتقال ہو گیا۔ صَدرُ الشَّریعہ علیہ الرحمۃ کے دولت خانے اور طلبہ کی قیام گاہ کے درمیان تقریباً ایک میل کا فاصلہ تھا۔ طلبہ کو اس سانحے کی بہت دیر سے خبر ہوئی، جب پہنچے تو صَدرُ الشَّریعہ علیہ الرحمۃ صاحبزادے کی تدفین سے فارغ ہو چکے تھے۔ طلبہ عرض گزار ہوئے: حضور نے ہمیں اطلاع نہ دی۔ ارشاد فرمایا: مجھے خیال ہوا کہ گرمی کا وقت ہے، آپ لوگوں کو تکلیف ہوگی لہٰذا دفن کر دیا۔ (ماہنامہ اشرفیہ، صدر الشریعہ نمبر، ص۱۳)

کسی کی دل شکنی نہ ہو

مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مولانا مصطفٰی رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَنّان ۳ اپریل ۱۹۷۴ء بدھ کو ''ذاکر نگر جمشید پور'' میں کسی کے یہاں قیام فرما تھے، رات

www.dawateislami.net

جلسے کی وجہ سے کافی تاخیر ہوگئی، فجر سے قبل بہت قلیل وقت آرام کرنے کو ملا، اس لئے بعد نمازِ فجر وظائف سے فارغ ہوکر آنکھوں میں سرمہ استعمال فرمایا اور سونے کا ارادہ کیا، اتنے میں جو لوگ موجود تھے ان کو کوئی صاحب ہٹانے لگے۔ اس پر حضرت نے فرمایا: ان لوگوں سے پوچھ لیں، شاید ان کو کوئی حاجت ہو، اسے ناپسند فرمایا کہ ان کو ہٹایا جائے، گویا ان کی حاجت بَرآری کو اپنے آرام پر ترجیح دی اور یہ معمول ہمیشہ ہی کا تھا کہ جملہ حاضرین کی حاجات کی تکمیل کے بعد ہی سونے اور آرام کرنے کی کوشش کرتے، ہاں خود سے لوگ خیال کرتے ہوئے اٹھ کر چلے جائیں تو دوسری بات ہے۔ **''ہٹو! حضرت کو آرام کرنے دو، آپ لوگ جائیں حضرت سوئیں گے، آپ لوگ آرام کرنے دیں''** اس قسم کے جملوں سے ناراض ہوتے تھے کہ شاید کسی کی دل شکنی ہو جائے یا کسی کی کوئی اہم ضرورت پوری ہونے سے رہ جائے۔ غرض کہ خَلْق کا وہ خیال فرماتے تھے کہ اس زمانے میں اس کا تصوُّر بھی دشوار ہے۔ یہ خاص اولیاءُ اللّٰہ کی شان ہے اور اخلاق کی نہایت اعلیٰ مثال بھی۔ (جہانِ مفتیٔ اعظم، ص۹۰۳)

ظُلمًا ایذا دینے کی قسم کھالی تو کیا کرے؟

اگر کسی کو ظُلمًا اِیذا دینے کی قَسَم کھائی تو اِس قَسَم کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اِس قسم کے بدلے کَفّارہ دینا ہوگا۔ چُنانچِہ بُخاری شریف میں ہے، رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ معظَّم ہے: اگر کوئی شخص اپنے اَہل کے مُتَعلِّق اس کو اَذِیَّت اور ضَرَر (یعنی نقصان) پہنچانے کے لئے قسم کھائے پس بخدا اُس کو ضَرر دینا اور

www.dawateislami.net

قَسم کو پورا کرنا عِندَ اللّٰہ (یعنی اللّٰہ کے نزدیک) زیادہ گناہ ہے اِس سے کہ وہ اس قسم کے بدلے کفّارہ دے جو اللّٰہ تعالٰی نے اس پر مقرّر فرمایا ہے۔

(بُخاری، ۴/۲۸۱ حدیث: ۶۶۲۵، فتاوی رضویہ، ۱۳/۵۴۹)

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: یعنی جو شخص اپنے گھر والوں میں سے کسی کا حق فوت (یعنی حق تلفی) کرنے پر قسم کھالے مَثَلًا یہ کہ میں اپنی ماں کی خدمت نہ کروں گا یا ماں باپ سے بات چیت نہ کروں گا، ایسی قسموں کا پورا کرنا گناہ ہے۔ اس پر واجِب ہے کہ ایسی قسمیں توڑے اور گھر والوں کے حُقُوق ادا کرے، خیال رہے یہاں یہ مطلب نہیں کہ یہ قسم پوری نہ کرنا بھی گناہ مگر پوری کرنا زیادہ گُناہ ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ ایسی قسم پوری کرنا بہُت بڑا گناہ ہے، پوری نہ کرنا ثواب، کہ اگرچہ ربّ عزوجل کے نام کی بے اَدَبی قسم توڑنے میں ہوتی ہے اسی لیے اس پر کفّارہ واجِب ہوتا ہے مگر یہاں قسم نہ توڑنا زیادہ گناہ کا مُوجِب ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۱۹۸ مُلَخَّصًا)

تکلیف پر صبر کر کے ثواب کمائیے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جہاں دوسروں کو تکلیف نہ دینا کارِ ثواب ہے وہیں ان کی طرف سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر و شکیبائی کا مظاہرہ کرنا بھی حصولِ ثواب کا ذریعہ ہے، چنانچہ: حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ دو جہاں کے آقا صَلَّی اللّٰہ تَعَالٰی علیہ واٰلہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ مومن جو لوگوں سے میل جول

www.dawateislami.net

رکھتا اور اُن کے تکلیف دینے پر صبر کرتا ہے، اُس کا ثواب اس مومن سے زیادہ ہے جو لوگوں سے میل جول نہیں رکھتا اور اُن کے تکلیف پہنچانے پر صبر نہیں کرتا۔

(ابن ماجه،كتاب الفتن،باب الصبر على البلاء،٤/٣٧٥،حديث:٤٠٣٢)

ہے صبر تو خزانۂ فردوس بھائیو!
عاشق کے لب پہ شکوہ کبھی بھی نہ آسکے

(وسائلِ بخشش،ص ٤١٢)

عرضِ کلیمی اور ارشادِ الٰہی

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللّٰہ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں کی زبانوں کو مجھے تکلیف دینے سے روک دے! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اگر کسی کے لئے ایسا کرنا ہوتا تو اپنے لئے کرتا۔

(حلية الاولياء، وهب بن منبه، ٤/ ٤٥، رقم: ٤٦٩٦)

عورت کی بداَخلاقی پر صبر

حضرت سیِّد احمد کبیر رفاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا ایک مرید جو کئی مرتبہ خواب میں آپ کو جنّت میں دیکھ چکا تھا لیکن آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس کا کوئی ذکر نہ کیا تھا، ایک دن آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ کی بیوی کو آپ سے بدسُلوکی کرتے پایا اور دیکھا کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس زیادتی پر خاموش ہیں۔ وہ مرید یہ

www.dawateislami.net

دیکھ کر بے قرار ہوگیا اور دیگر عقیدت مندوں کے پاس جا کر کہنے لگا: یہ حضرت پر اس قدر زیادتی کرتی ہے اور تم خاموش رہتے ہو؟ کسی نے کہا: اس کا مہر پانچ سو دینار ہے اور حضرت غَنی نہیں ہیں۔ وہ آدمی گیا اور پانچ سو دینار لے کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں پیش کر دیئے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ عرض کی: اس عورت کا حق مہر ہے جو آپ کے ساتھ بُرا سُلوک کرتی ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُسکراتے ہوئے فرمایا: اگر میں اس کی بدزبانی اور بدسُلوکی پر صبر نہ کرتا تو کیا تم مجھے جنّت میں دیکھ پاتے۔ (فیضان سید احمد کبیر رفاعی، ص۱۹)

تکلیف دینے والے کو تکلیف دینا

اعلیٰ حضرت شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن سے فتاویٰ رضویہ میں ایک سوال ہوا: کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص زید کو تکلیف دیتا رہتا ہے، اور تکلیف دینے پر آمادہ ہے، ہر طریق سے تعویذ یا جادو وغیرہا سے، اور زید اب تک خاموش ہے اور سب تکالیف سہہ رہا ہے، ایک دو شخص سے معلوم ہوا ہے کہ وہ اب جان لینے پر آمادہ ہے، قصہ یہ ہے کہ زید کا مکان ہے، وہ یہ کہتا ہے کہ مکان مجھ کو مل جائے اور اس کی دلی منشا یہی ہے، زید کا ذاتی مکان ہے بلاوجہ مانگتا ہے، اب زید متحمل نہیں ہوسکا، اب زید بھی یہ چاہتا ہے کہ میں ہر طریق سے اس کو تکلیف رسا ہوں، شریعت کہاں تک حکم دیتی ہے؟

جواب ارشاد فرمایا: اِیذا رسانی کے اِرادے پر اِیذا نہیں دے سکتا، اپنے

www.dawateislami.net

بچاؤ کی تدبیر کرسکتا ہے، جب تک کہ اس کا عزم ایسا نہ ثابت ہو کہ بے ایذا دیئے اپنا بچاؤ نہ ہوسکے گا تو اس وقت صرف اتنی بات جس میں اپنا بچاؤ ہوسکے کرسکتا ہے، اور جو ایذا اس نے پہنچائی ہے اس کا عوض اتنا ہی لے سکتا ہے، اس سے زیادہ کرے تو اس کا ظلم ہوگا، اور اگر صبر کرے تو بہت بہتر۔ واللہ تعالٰی اعلم (فتاوی رضویہ، ۲۴/۳۴۹)

احسان کیا ہے؟

حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کا فرمان عالیشان ہے: احسان یہ نہیں کہ جو تجھ پر احسان کرے تو بھی اس کے ساتھ احسان کر، یہ تو اس کے احسان کا بدلہ ہوگا، احسان تو یہ ہے کہ جو تیرے ساتھ برا کرے اس پر بھی احسان کر۔ (تاریخ دمشق ، عیسی ابن مریم ، ۴۷/ ۴۳۶)

مُعافی مانگ لیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں رُجُوع کرلیجئے، سچی توبہ کرلیجئے اور ٹھہرئیے! بندوں کی حق تلفی کے مُعاملے میں بارگاہِ الٰہی عزوجل میں صرف توبہ کرنا کافی نہیں، بندوں کے جو جو حُقُوق پامال کئے ہوں وہ بھی ادا کرنے ہوں گے، مَثَلاً مالی حق ہے تو اُس کا مال لوٹانا ہوگا، دل دُکھایا ہے تو معاف کروانا ہوگا۔ آج تک جس جس کا مذاق اُڑایا، بُرے اَلقاب سے پکارا، طعنہ زنی اور طنز بازی کی، دل آزار نقلیں اتاریں، دل دُکھانے والے انداز میں آنکھیں دِکھائیں، گُھورا، ڈرایا، گالی دی، غیبت کی اور اس کو پتا چل گیا۔ جھاڑا، مارا، ذلیل کیا، اَلغَرَض کسی طرح بھی بے

www.dawateislami.net

اجازتِ شرعی ایذاء کا باعِث بنے ان سب سے فرداً فرداً معاف کروالیجئے، اگر کسی فرد کے بارے میں یہ سوچ کر باز رہے کہ مُعافی مانگنے سے اس کے سامنے میری ''پوزیشن ڈاؤن'' ہوجائے گی تو خدارا غور فرمالیجئے! قِیامت کے روز اگر یہی فرد آپ کی نیکیاں حاصِل کرکے اپنے گناہ آپ کے سرڈالدیگا اُس وقت کیا ہوگا! خدا کی قسم! صحیح معنوں میں آپ کی ''پوزیشن'' کی دھجیاں تو اُس وقت اڑیں گی اور آہ! کوئی دوست برادر یا عزیز ہمدردی کرنے والا بھی نہ ملے گا۔ جلدی کیجئے! جلدی کیجئے! اپنے والِدین کے قدموں میں گرکر، اپنے عزیزوں کے آگے ہاتھ جوڑ کر، اپنے ماتحتوں کے پاؤں پکڑ کر اپنے اسلامی بھائیوں اور دوستوں سے گڑگڑا کر آج دنیا میں مُعافی مانگ کر آخرت کی عزّت حاصِل کرنے کی سعی فرمالیجئے۔

بدمعاش نے توبہ کرلی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نیکیوں بھری زندگی گزارنے کے لئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوجانا بے حد مفید ہے، آپ اپنے شہر میں ہونے والے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کیجئے، ان اجتماعات کی بَرَکت سے کیسے کیسے بگڑے ہوئے لوگوں کی زندگی میں مَدَنی انقلاب برپا ہوگیا، اس کی ایک جھلک اس **مَدَنی بہار** میں مُلاحظہ کیجئے، چُنانچہ ایک عالم صاحِب جو کہ دعوتِ اسلامی کے مبلِّغ ہیں انہوں نے بتایا کہ 1995ء میں ایک شخص جس پر کم وبیش 11 ڈکیتیوں کے کیس تھے جن میں ایک قتل کا مقدّمہ بھی شامل ہے۔ ایک سال جیل کی سَلاخوں کے

www.dawateislami.net

پیچھے بھی رہا تھا۔محکمۂ نہر میں ملازمت بھی تھی۔تنخواہ 3000 تھی مگر وہ ناجائز ذرائع سے مَثَلاً دَرَخت فَروخت کر کے، چوری کا پانی وغیرہ دے کر ماہانہ 10000 تک کرلیتا۔اس نے بڑی بڑی مونچھیں رکھی تھیں، دیکھنے والے کو اس سے وَحشت ہوتی۔ ایک روز میں نے **اِنفرادی کوشش** کرتے ہوئے اُسے دعوتِ اسلامی کے سنّتوں بھرے اجتماع کی دعوت پیش کی مگر اس نے میری دعوت ٹال دی، میں نے ہمّت نہیں ہاری وقتاً فوقتاً دعوت پیش کرتا رہا۔آخِرِ کار کم وبیش دو سال بعد اس نے دعوت قبول کر لی اور وہ **''ریوالور''** کے ساتھ اجتماع میں شریک ہوگیا۔اِتّفاق سے اُس دن میرا ہی بیان تھا جو کہ جہنَّم کے عذاب کے مُتَعَلِّق تھا۔**جہنَّم کی تباہ کاریاں** سُن کر سخت سردیوں کا موسم ہونے کے باوُجُود **بدمعاش** پسینے سے شرابور ہوگیا۔بعد اجتماع وہ روتا جاتا اور کہتا جاتا: ہائے! میرا کیا بنے گا! میں نے بَہُت سارے گناہ کئے ہیں۔پھر وہ تین دن بخار کے عالَم میں رہا۔اسے اپنے گناہوں کا شدّت سے اِحساس ہو چکا تھا، اس نے توبہ کرلی اور نَمازیں بھی پڑھنے لگا۔**دوسری** جُمعرات اسے پھر اجتماع میں شرکت کی سعادت ملی اور **جنّت** کے موضوع پر بیان سن کر اُس کو ڈھارس ملی۔آہِستہ آہِستہ اس پر **مَدَنی رنگ** چڑھتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ وہ **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے وابَستہ ہوگیا۔اس نے گھر سے .T.V نکال باہَر کیا (کیوں کہ اس میں صرف گناہوں بھرے چینلز ہی دیکھے جاتے تھے، ''مدنی چینل'' شروع نہ ہوا تھا) **داڑھی** اور **سبز عمامہ** سجانے کی سعادت بھی حاصِل کر لی۔یہ بیان دیتے

www.dawateislami.net

وَقت وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں میں مشغول تنظیمی طور پر صوبائی سطح پر مجلس خُدّامُ المساجد کی ذمّے داری پر فائز ہے۔ (نیکی کی دعوت، ص۱۸۱)

اگر چور ڈاکو بھی آجائیں گے تو سدھر جائیں گے گر ملا مَدَنی ماحول

گنہگارو آؤ، سِیہ کارو آؤ گناہوں کو دیگا چھڑا مَدَنی ماحول

(وسائلِ بخشش ص۲۰۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

ماخذ ومراجع

نام کتاب	مصنف/مؤلف	مطبوعہ
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر کبیر	امام فخر الدین محمد بن عمر بن حسین رازی، متوفی ۶۰۶ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۰ھ
الجامع لاحکام القرآن	ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری قرطبی، متوفی ۶۷۱ھ	دارالفکر، بیروت
تفسیر خازن	علاء الدین علی بن محمد بغدادی، متوفی ۷۴۱ھ	اکوڑہ خٹک نوشہرہ
تفسیر خزائن العرفان	صدرالافاضل مفتی نعیم الدین مرادآبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تفسیر حسن بصری	امام حسن بن عبد اللہ بصری، متوفّٰی ۱۱۰ھ	باب المدینہ کراچی
صحیح البخاری	امام ابوعبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام ابوالحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ	دارابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
سنن الترمذی	امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن ابی داؤد	امام ابوداؤد سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ	داراحیاء التراث، بیروت ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجہ	امام ابوعبداللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ	دارالمعرفۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب نسائی، متوفی ۳۰۳ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۶ھ
سنن الکبریٰ	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
المعجم الکبیر	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	داراحیاء التراث، بیروت ۱۴۲۲ھ

www.dawateislami.net

المعجم الاوسط	امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
مستدرک	امام ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ	دارالمعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	الحافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ الدیلمی، متوفی ۵۰۹ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی، متوفی ۵۱۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۴ھ
الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
نوادر الاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسن حکیم ترمذی، متوفی ۳۲۰ھ	مکتبہ امام بخاری، مصر ۱۴۲۹ھ
تاریخ مدینہ دمشق	علامہ علی بن حسن المعروف بابن عساکر، متوفی ۵۷۱ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۵ھ
مشکاۃ المصابیح	علامہ ولی الدین تبریزی، متوفی ۷۴۲ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۴ھ
جامع الاحادیث	امام جلال الدین عبدالرحمٰن سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
کنزالعمال	امام علی متقی بن حسام الدین ہندی، متوفی ۹۷۵ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۹ھ
حلیۃ الاولیاء	امام ابونعیم احمد بن عبداللہ اصفہانی شافعی، متوفی ۴۳۰ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
الترغیب والترہیب	زکی الدین عبدالعظیم بن عبدالقوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
النہایۃ فی غریب الحدیث والاثر	الامام مجد الدین المبارک بن محمد الجزری، متوفی ۶۰۶ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۲۰۱۱ء
عمدۃ القاری	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۸ھ
فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۰ھ
نزہۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ	فرید بک اسٹال، مرکز الاولیاء لاہور
شرح ابن بطال	ابوالحسن علی بن خلف بن عبدالملک متوفی ۴۴۹ھ	مکتبۃ الرشد الریاض، ۱۴۲۰ھ
شرح مسلم	امام محی الدین ابوزکریا یحییٰ بن شرف نووی، متوفی ۶۷۶ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۰۱ھ
شرح ابوداود	امام بدر الدین ابو محمد محمود بن احمد عینی، متوفی ۸۵۵ھ	مکتبۃ الرشد، ریاض، ۱۴۲۰ھ
مرقاۃ المفاتیح	علامہ علی بن سلطان قاری، متوفی ۱۰۱۴ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
التیسیر بشرح جامع الصغیر	علامہ محمد عبدالرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	مکتبۃ الامام الشافعی، ریاض ۱۴۰۸ھ
فیض القدیر	علامہ محمد عبدالرءوف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۲۲ھ
اشعۃ اللمعات	شیخ محقق عبدالحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ	کوئٹہ
مراٰۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلیکیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
سیر اعلام النبلاء	شمس الدین محمد بن احمد ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ	دارالفکر، بیروت ۱۴۱۷ھ
الطبقات الکبری	محمد بن سعد الہاشمی البصری المعروف بابن سعد، متوفی ۲۳۰ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱۴۱۸ھ

www.dawateislami.net

الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی، متوفی ۳٦٥ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱٤۱۸ ھ
مکارم الاخلاق	الحافظ سلیمان بن احمد الطبرانی، متوفّٰی ۳٦۰ ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱٤۲۱ ھ
دلائل النبوۃ	امام ابوبکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ٤٥۸ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱٤۲۳ ھ
سیرت ابن جوزی	ابوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی، المتوفی ٥۹۷ ھ	دارالکتب العلمیۃ، بیروت ۱٤۰٤ ھ
سیرت ابن عبدالحکم	ابومحمد عبداللہ بن عبدالحکم، المتوفی ۲۱٤ ھ	مکتبۃ وھبۃ
الزواجر	احمد بن محمد بن علی بن حجر مکی ہیتمی، متوفی ۹۷٤ ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱٤۱۹ ھ
تاریخ بغداد	حافظ ابوبکر علی بن احمد خطیب بغدادی، متوفی ٤٦۳ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱٤۱۷ ھ
تاریخ المدینۃ المنورۃ	ابوزید عمر بن شبۃ النمیری البصری المتوفی، ۲٦٥ ھ	دارالفکر، ۱٤۱۰ ھ
شرح الصدور	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ ھ	مرکز اہلسنت برکات رضا ہند
تاریخ الخلفاء	امام جلال الدین بن ابی بکر سیوطی، متوفی ۹۱۱ ھ	باب المدینۃ کراچی
المنبہات	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸٥۲ ھ	پشاور
المنہیات	ابوعبداللہ محمد بن علی حکیم ترمذی، متوفی ۲٥٥ ھ	مکتبۃ القرآن، مصر
قوت القلوب	شیخ ابوطالب محمد بن علی مکی، متوفّٰی ۳۸٦ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
آکام المرجان فی احکام الجان	علامہ بدرالدین ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ الشبلی، المتوفی ۷٦۹ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
کیمیائے سعادت	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ٥۰٥ ھ	انتشارات گنجینہ، تہران ۱۳۷۹ ھ
مختصر منہاج القاصدین	الامام الشیخ احمد بن عبدالرحمٰن بن قدامۃ المقدسی، المتوفی ٦۸۲ ھ	مکتبۃ دارالبیان ۱۳۹۸ ھ
تنبیہ المغترین	ابوالمواھب عبدالوہاب بن احمد المعروف بالشعرانی، المتوفی ۹۷۳ ھ	دارالمعرفۃ، بیروت ۱٤۲٥ ھ
الرسالۃ القشیریۃ	امام ابوالقاسم عبدالکریم بن ہوازن قشیری، متوفی ٤٦٥ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱٤۱۸ ھ
الابریز	احمد بن المبارک المغربی، المتوفی ۱۱٥٥ ھ	موافق وزارۃ الاعلام السوریۃ، ۱٤۰٤ ھ
روض الریاحین	امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی، متوفّٰی ۷٦۸ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت ۱٤۲۱ ھ
المنن الکبریٰ	ابوالمواھب عبدالوہاب بن احمد المعروف بالشعرانی، المتوفی ۹۷۳ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت 2005ء
حیاۃ الحیوان الکبرٰی	کمال الدین محمد بن موسیٰ دمیری، متوفی ۸۰۸ ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱٤۱٥ ھ
احیاء العلوم	امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی شافعی، متوفی ٥۰٥ ھ	دارصادر بیروت
اتحاف السادۃ المتقین	سید محمد بن محمد حسینی زبیدی، متوفی ۱۲۰٥ ھ	دارالکتب العلمیہ، بیروت
المستطرف	شہاب الدین محمد بن ابی احمد ابی الفتح، متوفی ۸٥۰ ھ	دارالفکر، بیروت ۱٤۱۹ ھ
الامر بالمعروف والنھی عن المنکر	ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون الخلال، المتوفی ۳۱۱ ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت ۱٤۰٦ ھ

www.dawateislami.net

الھدایۃ	برہان الدین علی بن ابی بکر مَرغینانی، متوفی ۵۹۳ھ	داراحیاء التراث العربی، بیروت
الفتاوی الھندیۃ	علامہ ہمام مولانا شیخ نظام، متوفی ۱۱۶۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
الحاوی للفتاوی	جلال الدین سیوطی الشافعی، المتوفی ۹۱۱ھ	دارالفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
درالمختار	محمد بن علی المعروف بعلاء الدین حصکفی، متوفی ۱۰۸۸ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
ردالمحتار	محمد امین ابن عابدین شامی، متوفی ۱۲۵۲ھ	دارالمعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
البحرالرائق	علامہ زین الدین بن نجیم، متوفی ۹۷۰ھ	کوئٹہ ۱۴۲۰ھ
مراقی الفلاح	الشیخ حسن بن عمار الشرنبلالی الحنفی، المتوفی ۱۰۶۹ھ	ملتان، پاکستان
المدخل	علامہ محمد بن محمد ابن الحاج، متوفی ۷۳۷ھ	دارالکتب العلمیہ بیروت، ۱۴۱۵ھ
فتاوی رضویہ (مخرجہ)	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن، لاہور ۱۴۱۸ھ
بہارِ شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
المناقب للموفق	الموفق بن احمد المکی، متوفّٰی ۵۶۸ھ	کوئٹہ پاکستان
جہانِ مفتی اعظم	علامہ محمد احمد مصباحی اعظمی، علامہ عبدالمبین نعمانی مصباحی، مولانا مقبول احمد سالک مصباحی،	رضا اکیڈمی ممبئی
صدرالشریعہ نمبر	مبارک حسین مصباحی	الجامعۃ الاشرفیۃ، اعظم گڑھ، یوپی
بحرالعلوم نمبر	مولانا حنیف خان رضوی	امام احمد رضا اکیڈمی، یوپی
جنتی زیور	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی رحمہ اللہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
بہشت کی کنجیاں	شیخ الحدیث حضرت علامہ عبدالمصطفٰے اعظمی رحمہ اللہ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
اشکوں کی برسات	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
غصے کا علاج	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
ذکر والی نعت خوانی	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
ابلق گھوڑے سوار	امیر اہلسنت علامہ محمد الیاس عطار قادری مدظلہ العالی	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
فیضانِ سید احمد کبیر رفاعی	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
حقوق العباد کی احتیاطیں	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
تعارف امیر اہلسنّت	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی
خوفِ خدا	المدینۃ العلمیۃ	مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فہرس

عنوان	صفحہ نمبر
دُرُود شریف لکھنے والے کی مغفرت	1
گندم کی بالی (حکایت)	1
اچھا کون اور بُرا کون؟	4
مسلمان کا خون، مال اور عزت مسلمان پر حرام ہے	5
جس نے مسلمان کو تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی	6
کس قدر بدترین جرم ہے!	7
قیامت کا خوف دلانے پر بے ہوش ہوگئے (حکایت)	8
دوسروں کو ایذا دینے والو خبردار!	8
بداخلاقی کی دو علامتیں	9
خوش خلقی کے درجات	9
سزا کا مستحق ہے	10
بُرے خاتمے کے چار اسباب	10
چھڑی باغ میں واپس رکھ آئے (حکایت)	11
دو اچھی اور دو بُری خصلتیں	11
عبادت کا طعنہ دینے کا انجام (حکایت)	12
لوگوں کو تکلیف دینے والا ملعون ہے	13
لوگوں کو تکلیف دینے والے کا عذاب	13
آگ میں پھینک دیا جائے گا	14
خارش مُسلّط کر دی جائے گی	15
کھال تک اُتار لیں گے	15
کیا اب بھی باز نہیں آئیں گے؟	16
(1) مسلمان کو گھور کر دیکھنا	16
آنکھ سے تکلیف پہنچانا جائز نہیں	17
(2) احسان جتا کر ایذا دینا	18
نیکی کر دریا میں ڈال	19
جنت میں نہیں جائے گا	20
احسان جتانا کب بُرا ہے؟	20
احسان جتانے کی بنیاد	20
نقصان اُٹھانے والے تین افراد	21
بھلائی نہیں رہتی	22
احسان کے بدلے میں دعا بھی طلب نہ کرتیں (حکایت)	22
چیز واپس کرکے احسان کیا ہے (حکایت)	23
کوئی چیز ہاتھ میں نہ دیتے (حکایت)	23
تھیلی تو ملتی مگر دینے والے کا پتا نہ چلتا (حکایت)	24
(3) تیسرے فرد کی موجودگی میں سرگوشی کرنا	24
(4) میزبان کو تکلیف دینا	26
خواہش نہ ہوتی تو چھوڑ دیتے	27
نعمتوں کو عیب نہیں لگایا جاتا	28
اپنے گھر میں بھی کھانے میں عیب نہ نکالیں	28
میرا لوٹا گروی نہ ہوتا (حکایت)	29
پوچھ گچھ نہ کرے	30
کھانے کے بارے میں تفتیش نہ کی جائے	31
حلال کو حلال ہی جانو	32
یہ حرام ہے (حکایت)	33
مُردار اونٹ (حکایت)	33
(5) مل کر کھانے میں تکلیف نہ دیجئے	35
انوکھا دسترخوان (حکایت)	36
اپنی ضرورت کی چیز دینے کی فضیلت	37
(6) مریض کو تکلیف نہ دیجئے	38
انہیں مریض کی عیادت کرنا سکھا (حکایت)	39
دروازہ بند کردو (حکایت)	39
تمہیں تکلیف کیا ہے؟ (حکایت)	40
مریض کے پاس زیادہ دیر مت بیٹھو (حکایت)	40

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
عِیادت کے 7 مَدَنی پھول	40
بے وقوفوں کا عِیادت کرنا	41
(7) بلا اجازت کسی کا خط دیکھنا	41
(8) پڑوسی کو تکلیف نہ دیجئے	43
وہ ایمان والا نہیں ہوسکتا	44
تم ہمارے ساتھ نہ بیٹھو (حکایت)	45
40 گھر پڑوس میں داخل ہیں	46
ہمسائے کی بکری کو بھی تکلیف نہ دو (حکایت)	46
پڑوسیوں کو تکلیف دینے کی مختلف صورتیں	47
پڑوسی کے حقوق	47
پڑوسیوں کی خاطر شوربہ زیادہ پکالو	48
پڑوسیوں کے لئے بھی گوشت خرید لیتے (حکایت)	50
(9) تکلیف دینے والا مذاق نہ کیجئے	50
مزاح اور تمسخر میں فرق	52
لوگوں کا مذاق اُڑانے والے کا انجام	52
مذاق میں بھی ڈرانے سے روکا (حکایت)	52
اپریل فول	53
غلط خبر نے جان لے لی (حکایت)	55
اپریل فول کا دھوکا (حکایت)	55
اپریل فول کیسے شروع ہوا؟ (حکایت)	55
فرسٹ ائیر فول	57
(10) نام بگاڑنا	58
فرشتے لعنت کرتے ہیں	59
کسی کو بے وقوف یا اُلّو کہنے کا حُکم	60
محبت بھرے نام سے پُکارا	61
جب گلہری بڑی ہوئی (حکایت)	62
(11) راستوں کو تنگ کردینا	63
بند نالیاں کھلوادیں (حکایت)	64

عنوان	صفحہ نمبر
حقوقِ عامہ کے احساس کی حکایت	65
راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹاؤ	65
عام راستے کی طرف بیت الخلا وغیرہ بنانا	66
راستے پر خرید و فروخت کرنے کے تین مسائل	67
راستہ پر کسی کو تکلیف نہ دو!	67
کھیتی کے مالک کی شکایت (حکایت)	69
رسی کھلوادی (حکایت)	71
(12) ورثاء کو تکلیف نہ دیجئے	71
60 سال عبادت کے باوجود دوزخ کا فیصلہ	73
(13) اولاد سے یکساں سلوک نہ رکھنا	74
میں ظلم پر گواہ نہیں بنتا (حکایت)	76
(14) بچوں کو تکلیف نہ دیجئے	77
لڑکے کے ختنے میں بھی خیال رکھئے	78
(15) دعوتِ ولیمہ وغیرہ میں غریبوں کا خیال نہ رکھنا	78
بدترین کھانا	79
کیڑوں کو کھانا کھلا رہا ہوں (حکایت)	80
(16) ذخیرہ اندوزی نہ کیجئے	81
احتکار کیا ہے؟	81
اِحتکار صرف غلے میں ہوتا ہے	82
مسلمانوں کی تکلیف پر خوش ہونے والا	82
غلہ مہنگا ہونے کا انتظار کرنے والے کی تفہیم (حکایت)	83
جتنے کا خریدا ہے اسی میں بیچ دو (حکایت)	84
پانچ دینار واپس کردیئے (حکایت)	85
(17) بلا اجازت کسی کی چیز استعمال نہ کریں	86
لاٹھی بھی بلا اجازت نہ لے	86
خوش دلی کے بغیر دوسرے کی چیز حلال نہیں	86

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
جنت سے روک دیا گیا ہے (حکایت)	87
درخت کی چند پتّیاں (حکایت)	88
کسی کی دیوار کا سایہ لے لینا کیسا؟	88
وقف کی چیزوں کا استعمال	88
ذاتی چراغ جلا لیا (حکایت)	89
(18) تلاوت کرتے ہوئے تکلیف نہ دیجئے	91
تلاوت آواز سے کرنا بہتر ہے مگر کب؟	91
حاجت سے زیادہ بلند آواز کرنا کیسا؟	92
(19) مقتدیوں کو تکلیف نہ دیجئے	92
نماز مختصر کر دیتے	93
طویل قراءت نہ کرے	93
(20) استاذ کو تکلیف دینا	95
علم کی برکت سے محروم رہے گا	95
استاد کے حقوق	95
استاذ کو دھوکہ دینا زیادہ برا ہے	96
(21) بزرگوں کو تکلیف دینا	97
ولایت کا معیار (حکایت)	98
بات نہ ماننے کا انجام (حکایت)	99
(22) توبہ کے بعد گناہوں پر عار دلانا	100
خود بھی اسی گناہ میں مبتلا ہوگا	101
(23) طنزیہ اندازِ گفتگو اختیار کرنا	102
زبان سے تکلیف دینے والی کا انجام	104
(24) گزرگاہ کے بیچ یا کنارے پر بول و براز کرنا	106
(25) مسجد میں تکلیف نہ دیجئے	107
غسلِ جمعہ کی ابتداء کیسے ہوئی؟ (حکایت)	107
(26) گردنیں نہ پھلانگیں	109
جہنم کا پل	110
(27) نوک دار چیز احتیاط سے لے کر چلیں	110
(28) مُنہ میں بدبُو ہو تو دوسروں کو ایذا پہنچتی ہے	111
بدبُو دار مرہم لگا کر مسجد میں آنے کی مُمانعت	112
کچّی پیاز کھانے سے بھی مُنہ بدبُو دار ہو جاتا ہے	112
مسجد میں کچّا گوشت نہ لے جائیں	113
کچّی پیاز والے کچومر اور رائتے سے مُحتاط رہیے	113
بدبُو دار مُنہ لیکر مسلمانوں کے مجمع میں جانے کی مُمانعت	114
گوشت، مچھلی بیچنے والے	114
(29) فرشتوں کو تکلیف نہ دیجئے	115
فرشتوں کو ایذا	116
مسواک کر لیا کرے	116
(30) کسی کی جگہ یا سیٹ پر قبضہ جمانا	117
اپنی جگہ کا زیادہ حقدار کون؟	117
(31) گاڑی پر اسکریچ ڈالنا	118
(32) گلیوں میں کرکٹ، فٹبال وغیرہ کھیلنا	119
(33) پان کی پچکاری	119
(34) استنجا خانے کا استعمال	120
(35) غلط پارکنگ	120
(36) بلا ضرورت فون یا sms کرنا	121
(37) اوپر سے کوئی چیز پھینکنا	122

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
(38) کچرا کونڈی بنالینا	122
پالتو بلا گھر میں ہی دفنا دیا (حکایت)	123
(39) بن مانگے مشورے دینا	123
(40) کسی کے گھریلو معاملات میں دخل اندازی کرنا	124
(41) ہجوم میں دھکے مارنا	125
(42) وال چاکنگ کرنا، اشتہار لگانا	125
دیوار کی کیچڑ (حکایت)	126
(43) قربانی کے جانور کے خون وغیرہ سے کسی کی دیوار وغیرہ خراب کرنا	127
جب پڑوسی کی دیوار پر خون کے چھینٹے پڑے (حکایت)	127
(44) نمازی یا سونے والے کے پاس بلند آواز سے باتیں کرنا	128
بلند آواز سے گفتگو کرنے والوں کو سمجھایا (حکایت)	128
اصلاح فرمادی (حکایت)	129
(45) وقت پر دعوت شروع نہ کرنا	129
گوشت بھننے کی آواز (حکایت)	130
(46) ٹرین، بس میں صفائی کا خیال نہ رکھنا	130
(47) گھریلو استعمال کی شے اس کی جگہ پر نہ رکھنا	131
(48) قرض خواہ کو بلاوجہ ٹالنا	131
اب میری رقم بھی لوٹا دو (حکایت)	131
قرض کی ادائیگی میں اچھی نیت کا صلہ	132
(49) مقروض کو دھمکیاں دینا	132
قرض کا ثواب	133
امام بخاری اور ایک مقروض (حکایت)	133
(50) رشتے دیکھنے کا انداز	134
نفسیاتی مریضہ بن گئی (حکایت)	135
رشتے میں نیک عورت کا انتخاب کیا جائے	136
اس نے قطع رحمی کی	137
بیٹی کو کہاں بیاہ رہے ہیں؟	137
تلاشِ رشتہ (حکایت)	137
رشتہ کا اصول	139
رشتہ یوں بھی ہوتا ہے (حکایت)	140
(51) قیمتِ خرید پر تبصرے	141
(52) گھن دلانے والی حرکتیں کرنا	142
(53) ہاتھاپائی کی عادت	142
(54) بات کاٹنا	142
(55) کیلے وغیرہ کے چھلکے پلیٹ فارم پر پھینک دینا	143
(56) محافل میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال	144
عصا توڑ دیا (حکایت)	144
لاؤڈ اسپیکر کا غلط استعمال نہ کریں	145
(57) بے مقصد ملاقات میں وقت ضائع کرنا	145
میں خود ان کے پاس پہنچ جاتا ہوں (حکایت)	146
(58) گاڑی چلاتے ہوئے کیچڑ اڑانا	146
(59) مصافحے معانقے میں کچھ زیادہ ہی زور سے دبانا	147
بے ہوش ہو گیا (حکایت)	147
(60) کسی کو جھوٹا، بددیانت یا رشوت خور قرار دینا	147
(61) سوئی ہوئی زوجہ کو چھوٹے چھوٹے کاموں کے لئے اٹھانا	148
(62) میاں بیوی کو ایک دوسرے کے خلاف بھڑکانا	149
(63) رشتے پر رشتہ بھیجنا	150
(64) بیع پر بیع یا اجارے پر اجارہ کرنا	150

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
(65)قطار توڑنا	151
قِطار میں کھڑے رہیے (حکایت)	151
(66)کسی کا راز فاش کرنا	152
راز فاش نہیں کروں گی (حکایت)	153
یہ راز کسی پر ظاہر نہ کرنا (حکایت)	154
راز نہیں کھول سکتا تھا (حکایت)	155
(67)خوشیاں منانے کے نام پر دوسروں کو تکلیف دینا	156
(68)خادمین کو تکلیف نہ دیجئے	157
غلام کو تکلیف نہ دی (حکایت)	157
خادمہ کی تکلیف کا خیال (حکایت)	158
خادم سے کپڑے پر سیاہی گر گئی (حکایت)	158
یہ میری ذمہ داری نہیں ہے (حکایت)	159
(69)حج کے دوران تکلیف نہ دیجئے	160
حجرِ اسود کو بوسہ کس طرح دیں؟	160
رَمل میں بھی احتیاط	161
تکلیف دینے کی مختلف صورتیں	161
(70)دورانِ سفر تکلیف نہ دیجئے	165
(71)مردے کو تکلیف نہ دیجئے	166
مرنے والے کے پیٹ پر بھاری چیز رکھنے میں احتیاط	167
گھر والوں کے رونے سے میت کو تکلیف ہوتی ہے	167
زیارتِ قبر کا محتاط طریقہ	168
مرنے والے کو راحت پہنچایئے	168
جوتوں کی آواز سے تکلیف ہوتی ہے	169
قبر پر بیٹھنے والے کو تنبیہ (حکایت)	169
قبر پر پاؤں رکھا تو آواز آئی (حکایت)	169

عنوان	صفحہ نمبر
اٹھ تُو نے مجھے ایذا دی! (حکایت)	170
قبر پر پاؤں رکھنا حرام ہے	170
قبر کے قریب گندگی کرنا	171
(72)بداعمالیوں سے تکلیف نہ دو	172
(73)جانوروں کو بھی تکلیف نہ دیجئے	172
جانوروں کو کرسی نہ بنالو	172
اس کے بچے اسے لوٹا دو (حکایت)	173
چڑیا کی شکایت (حکایت)	173
چڑیا کو تکلیف دینے کا انجام	174
نیک بندے چیونٹیوں کو بھی ایذا نہیں دیتے (حکایت)	174
چیونٹیوں کے لئے روٹی رکھا کرتے (حکایت)	175
بے تاب چیونٹی (حکایت)	175
چیونٹیوں کے ہٹنے کا انتظار (حکایت)	176
ذبح کے وقت جانور کو غیر ضروری تکلیف نہ دیجئے	176
جانوروں پر رحم کی اپیل	177
مظلوم جانور مُسلّط ہوسکتا ہے	178
مکھی پر رحم کرنا باعثِ مغفرت ہو گیا (حکایت)	179
مکھی کو مارنا کیسا؟	179
اونٹ والے کو مار کیوں پڑی؟ (حکایت)	180
ایک مچھلی بھی نہ چکھی (حکایت)	180
جانور لڑوانے سے منع فرمایا	181
زخمی گدھا (حکایت)	182
مچھر، ٹڈی اور بلی پر شفقت	180
خارش زدہ کتے کی خبر گیری (حکایت)	183
بلی پر رحم رحمت خداوندی کا ذریعہ	183
گھریلو بلی اور پرندوں کا خیال رکھئے	184

www.dawateislami.net

عنوان	صفحہ نمبر
تکلیف دینے والی بلی کا کیا کیا جائے؟	184
جانور کو چابک یا آنکڑا نہیں مارتے تھے	185
پرندوں کو نشانہ بازی کے لئے استعمال کرنا (حکایت)	185
مگرمچھ نے جان بچائی (حکایت)	186
اجمیری گائیں (حکایت)	186
شہد کی مکھی کا ڈنک (حکایت)	187
(74) جنات کو بھی تکلیف نہ دیجئے	188
جِن نے شہید کردیا (حکایت)	188
بوسیدہ ہڈیوں سے استنجا نہ کیا کریں	189
تکلیف نہ دینے کے فضائل	190
کون سا مسلمان افضل	190
تکلیف نہ دینے والے کا ثواب	190
جیسا کروگے ویسا بھروگے	190
تکلیف دہ چیز سے بچانا ایمان کی ایک شاخ ہے	191
ایک نیکی کا بدلہ جنت	191
بھلائی کا انعام	192
بارگاہِ رسالت میں پیش کئے جانے والے اعمال	192
تکلیف دہ درخت کاٹنے پر انعام میں جنت ملی (حکایت)	194
تکلیف دہ چیز ہٹانا صدقہ ہے	195
جنت میں داخل کیا گیا	196
راستے کا کانٹا ہٹانے نے بخشش کرا دی (حکایت)	197
اللہ کا پیارا کون؟	198
کھوٹا درہم ضائع کردیتے (حکایت)	200
لوگوں کو اپنے شر سے بچاؤ	200
فقرِ اکبر کیا ہے؟	201
قبر کی تکلیف سے بچاؤ کا نسخہ	201
طلبہ کو زحمت نہ دی (حکایت)	202
کسی کی دل شکنی نہ ہو (حکایت)	202
ظُلماً ایذا دینے کی قسم کھا لی تو کیا کرے؟	203
تکلیف پر صبر کا ثواب	204
کلیمی عرض اور ارشادِ الٰہی	205
عورت کی بداَخلاقی پر صبر	206
کسی کی تکلیف پر تکلیف دینا	206
احسان کیا ہے؟	207
مُعافی مانگ لیجئے	207
بدمعاش نے توبہ کرلی	208
ماخذ ومراجع	210

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے ''**مَدَنی اِنْعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافِلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

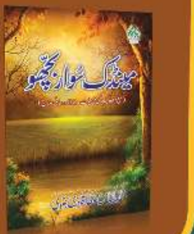

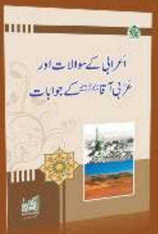

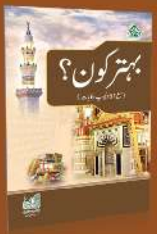

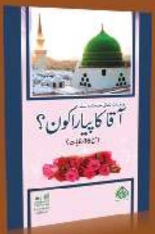

ISBN 978-969-631-679-4
0125429

مکتبۃ المدینہ
MAKTABA TUL MADINAH
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net